ان اللہ خلق آدم علی صورتہ
الحمد للہ والمنۃ کہ دریں زمان اختر اقتران کتاب مستطاب خواص الحروف مسمّٰی
۱۳۱۵ھ
اکسیر حیات
ترجمہ اردو
۱۱۸۰
الحیات
مصنفہ زبدۃ العالمین اسوۃ الکاملین حضرت محمد غوث رحمۃ اللہ گوالیاری
اسلامیہ پریس دہلی میں چھپکر شائع ہوا
بار دوئم
جملہ حقوق محفوظ ہیں
قیمت
۱

مختصر فہرست کتب کارخانہ احسن التجارت دہلی زیر جامع مسجد

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
اسرار الاولیا	۲ر	تحفۃ العشاق	۱۰ر	سیر الاقطاب	۷ر
افضل الفوائد	۸ر	تحفۃ الاحرار جامی	۳ر	سلک السلوک	۶ر
ارشاد الطالبین	۲ر	تصفیۃ القلوب	۴ر	سفینۃ الاولیا	۶ر
آداب الطالبین	۲ر	جمال العارفین	۱ر	سلطان الاذکار	۱۰ر
اربعہ انہار	۲ر	جواہر غیبی	۱۲ر	شرح تحفہ نصائح	۸ر
اخلاق جلالی	۱۴ر	جہاد اکبر	ار	شفاء العلیل	۵ر
اخبار الاخیار	عہ	حکایت الصالحین	۵ر	صد پند لقمان	۲ر
انیس العاشقین	۴ر	حدیقۃ الاولیا	۵ر	ضیاء القلوب	۳ر
انیس الغربا	۴ر	حدیقہ حکیم سنائی	۶	طے الفراسخ	سے ر
انیس الارواح	۱ر	حسنات العارفین	۴ر	فوائد السالکین	۴ر
اکسیر ہدایت	۱۲ر	جان سخن	۲ر	فوائد سعدیہ	۷ر
اخلاق ناصری	۱ر عہ	دلیل العارفین	۴ر	فتوح الغیب	۱۲ر
ارشاد رحمانی	۳ر	درالمعارف	۴ر	کرامات محبوب سبحانی	ار
پندنامہ خواجہ عبدالشہید		دیوان خواجہ میر درد	۸ر	کلمات الطیبات	عہ
نقشبندیہ	۲ر	دیوان حضرت خواجہ		کشف المحجوب	۱۰ر
اخلاق محسنی	۵ر	قطب الدین رح	۱۰ر	کنز الاسرار	ار
ارشاد محمدی	۲ر	راحۃ القلوب	۴ر	کلمۃ الحق	۴ر
تذکرہ تمیم انصاری صحابی	۳ر	رسالہ ستہ ضروریہ	۳ر	ایضاً کشوری	۵ر
اخبار الاخبار	۹ر	رسالہ حق نما	ار	کیمیائے سعادت	۱۴ر
بحر الحقیقت	۲ر	رسالہ توحید	ار	کشف العلوم فی صد	۱ر
بحر المعانی	عہ	رسالہ سوال وجواب	۱ر	گلزار ابراہیم	۲ر
تحفہ نصائح	۱ر	رشحات	۱۰ر	گلزار معرفت	۲ر
تذکرۃ الاولیا	۱۴ر	رموز العارفین	ار	لب لباب	عہ
تذکرۃ المعین	۲ر	رباعیات سرمدی	۴ر	لطائف قدوسی	۵ر

۱ر

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
مثنوی تحفۃ العاشقین	۱؍	مکاشفات رضوی	۱؍	ہدایۃ الطالبین	۱۲؍
مثنوی مولانا روم	للعہ	مطلع الانوار	۷؍	منہاج العابدین	۴؍
مذاق العارفین	۳؍	مقامات الاولیا	۴؍	لطائف رشیدیہ	۱؍
مجالس الابرار	۳؍	مقاصد الصالحین	۱۰؍	صفات الاولیا	۱؍
ملفوظات حضرت خواجہ		مخزن اسرار	۵؍	بستان العارفین	۱۲؍
عبداللہ انصاری	۲؍	مصباح الہدایت	۱۱؍	اعجاز غوثیہ	۲؍
مکتوبات امام ربانی	۱۰؍	عوارف المعارف		ریاض العارفین	۲؍
مبدا و معاد	۲؍	مثنوی شیخ بہلول	۱؍	سلاسل فخریہ	۱؍
لطائف خمسہ	۹؍	لمعات	۳؍	کلمات صوفیہ	۱؍
مناقب تاج الاولیا	۵؍	مجموعہ انوار احمدیہ و رہبریہ مجددیہ		در یتیم منظوم	۲؍
مکتوبات قدوسی	۶؍	وکلام المنجی		فصوص الحکم	
مفتاح العاشقین	۱؍	مجموعہ رہبر راہ حق	۶؍	سبیل الارواح	۳؍
مکتوبات حضرت شیخ		مجموعہ تصوف	۳؍	بدور السافرہ عربی	۴؍
شرف الدین یحییٰ منیری	۱؍	مجموعہ سہ جہہ بوجہہ	۱؍	رموز خمریہ	۲؍
مکتوبات جوابی	۱؍	محامد غوثیہ	۲؍	نقد النصوص	
مکتوبات حضرت معصوم	۳؍	مونس الذاکرین		نصوص الحکم	عہ
مقالات صوفیہ	۱۲؍	مجموعہ ملفوظات خواجگان		حقیقت روح انسانی	۶؍
مطالب رشیدی	۹؍	چشت ہہ	۱۲؍	گلدستہ کرامات	۶؍
مجموعہ رسائل سلوک	۳؍	نفحات الانس	۱۲؍	تاریخ الاولیا	۳؍
مسئلہ سماع	۱؍	نافع السالکین	۲؍	مکتوبات شاہ عبدالقدوس	
مکتوبات کلیمی	۷؍	نظام القلوب	۳؍	گنگوہی	
مرقعہ شریف	۳؍	نکات احسانی	۱؍	سفرنامہ	۳؍
مثنوی بوعلی شاہ قلندر	۱؍	وجود العاشقین	۱؍	**تذکرہ صابریہ یعنی**	
مقالات الاحسان	۱۲؍	وقائع شاہ معزالدین چشتی	۲؍	سوانح عمری خواجہ علاءالدین احمد صابر	۴؍

المشتہر سید ظہور الحسن - دہلی کٹرہ نظام الملک زیر جامع مسجد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بے شمار حمد اور ان گنت تعریف خاصکر اُس خدا کو سزاوار ہے جسکی صفت کمال وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے اور وہ ایسی قدرت والا ہے جسکی بے مثال قدرت پر آسمان بدون ستون وٹھونی کے اودھر رکھا ہوا ہے - اس عالم کی بیاسست کا وجود اُسکی توحید اور افضال کا اونے نمونہ ہے اور مخلوقات کی وجھکی فنا اوسکی فردیت جلال کی چھوٹی سی نشانی ہے ذات ہمہ آیت توحید اوست - موت ہمہ غایت تفرید اوست +

بعد درود اور بے انتہا تسلیمات خواجہ مُطہر خاتم پیغمبر صاحب جود وسخا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس وپاک رُوح پر ہو - حمد وصلوٰۃ کے بعد رحمت پروردگار کا اُمیدوار بندہ عرض کرتا ہے کہ یہہ عجیب وغریب نادرالوجود کتاب پہلے زبان ہندی میں تھی - ازاں بعد عربی زبان کا لباس پہنکر شائع ہوئی پھر ایک برادر دینی محب روحانی (خدا انھیں تمام دُنیاوی آفات وبلیات سے محفوظ رکھے اور اس کتاب کے مخفی بھید اور عجائبات پر عمل کرنا آسان کرو ے) کی فرمایش سے شیخ علیہ الرحمۃ نے فارسی زبان کا روغن چڑھایا تاکہ عوام لوگ بھی بسہولت کیساتھ سمجھ سکیں - چونکہ سابق کے زمانہ میں ہندی زبان کا رواج زیادہ تھا اور ہند کے علماء وحکماء اس کتاب کو بڑی وقعت و اعتبار کی آنکھ سے دیکھتے تھے لہذا ایک زمانہ تک ہندی زبان میں اسکا رہنا مناسب سمجھا گیا - یہ اُس زبان میں ابنرت کے نام سے شہرت رکھتی تھی اور فارسی میں خواص الحیوٰۃ کے نام سے پکاری جاتی تھی -

مسلمانوں میں اس کتاب کے ظاہر ہونے کی اصلیت یہہ ہے کہ جب سلطان

علاؤ الدین نے بنگالہ فتح کیا اور اسلام کے ڈھونکے وہاں بجنے لگے اور علی مردان نے بلادِ لکھنوتی کو فتح کر کے اندر کے
گنوؤں کو مشتعل کیا تو کامروپ میں اسکی خبر پہونچی۔ اس ولایت کے معتبر علماء
میں سے ایک شخص مکا نامی جوگی جو علم جوگ میں کامل مہارت رکھتا تھا
مسلمانوں سے مناظرہ کے لیئے شہر لکھنوتی میں آیا جمعہ کے دن جامع مسجد میں جاکر
مسلمانوں سے دریافت کیا کہ یہاں علماء کی مجلس کہاں ہے اور تمہارا سب سے
بڑا مولوی کون ہے سب نے جناب قاضی رکن الدین سمرقندی علیہ الرحمتہ کو بتایا
جوگی قاضی صاحب کی مجلس میں پہونچکر کہنے لگا تم لوگ کس کی بندگی کرتے ہو۔
قاضی صاحب نے جواب دیا ہم بے عیب اکیلے خدا کو پوجتے ہیں۔ کہا تمہارا امام
کون: فرمایا جناب پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفٰے صلعم۔ کہا بھلا تمہارے امام نے
روح کی بابت کیا فرمایا ہے۔ کہا روح کو امرِ ربی ارشاد فرمایا ہے جوگی بولا واقعی بات
یہی ہے۔ کیونکہ بیٹے برہما بشن مہیش کی کتابوں میں یوں ہی لکھا پایا ہے۔
پھر جوگی سچے دل سے مسلمان ہوا اور دینی علوم کی تحصیل کرنے لگا طبع وذہن
رسا تو رکھتا ہی قاضی صاحب کی حسن توجہ اور دلی کوشش سے سونے پر سہاگہ کا
کام دیا تھوڑے دنوں میں ہر علم میں طاق۔ ہر فن کا مشاق اور مرجع انام بن
گیا حتٰی کہ فتوے کا اہم کام انجام دینے لگا۔ ازاں بعد اس کتاب کے تمام اعمال قاضی
صاحب کے آگے بیان کیئے۔ انہوں نے ہندی زبان سے عربی میں ترجمہ کر کے
تیس باب قرار دیئے پھر ایک اور شخص نے فارسی میں ترجمہ کر کے دس باب
رکھے مگر اسکے اوکھڑے ہوئے لفظ و بے ربط عبارت میں کچھ ہندی الفاظ
بھی ایسے شامل تھے جسکا مطلب سمجھنے میں لوگوں کے ذہن عاجز تھے اور الفاظ
سے تجاوز کر کے معانی و مطالب کی ڈراونی اور بھیانک میدان میں دو دو قدم
پر ٹھوکریں کھاتے تھے۔

چونکہ حضرت شاہ محمد غوث (مصنف کتاب) ولایت کامروپ میں تشریف رکھتے
تھے اور چند سال تک اس علم کی تحقیق پورے طور پر کی تھی لہذا قصبہ بہروچ
کے بعض باشندوں کے التماس و درخواست سے حضور نے بندہ کو ارشاد کیا کہ
اس کتاب کے اکثر علوم قلم انداز کر دیئے گئے اور اکثر الفاظ بے ربط و بے موقع ہو گئے

تم اسے از سر نو ترتیب دیکر لکھو۔ پس جو کچھ گوہر فشاں زبان سے نکلتا گیا میں اُسے قلم بند کرتا گیا۔ تمام ہونے کے بعد اسکا نام بحر الحیوۃ رکھا گیا۔

مقدمہ۔ قدم کے موجود، فہود کے معدوم اور ظہور و بطون کی حقیقت کے بیان میں۔ انہ یبدؤ الخلق و یعید وہی پہلے پیدا کرتا ہے وہی دوبارہ کریگا۔ شامل ہے۔ جاننا چاہیئے کہ عالم علم معلوم قریب قریب بالکل ایک ہی معنے ہیں لیکن غیب و شہادت کو دونوں حقیقت میں ایک ہی چیز ہے مگر بظاہر تھوڑا سا فرق ہے جیسا کہ کسی بزرگ نے فرمایا ہے سہ زان سوے لامکان وزین سوے سبحانات = چھوندا ہیں دو واسطہ کا مگا رچیست + مالک ملک عدم نے ملکہ کو اسکی قابلیت کے موافق عالم امر میں اشارہ امر کن کا فرمایا وہ جھٹ بسبب ستعداد خود امر فیکون ہوگیا اور عالم کے انتظام کے لیئے وزیر کو پیدا کیا۔ پھر ملکہ کو حکم ہوا کہ ان ظاہری چیزوں میں سے جب کا حکم میرا وزیر کرے اُسے خود بجالا وزیر نے اُسے سراچہ لاہوت منزل جبروت وحدت تصرف خاص کی حدی شبدی کیفیت بیان کی۔ اور ہر ایک کو ظاہر کرکے کہا مجھے یہاں رہنا صواب نہیں ہے۔ مگر جب بیت المعمور کے سفر سے فراغت پاکر واپس آئے سو تو بیت المعمور کی طرف آ کیونکہ ازل سے ابد تک تیری قرارگاہ ہے۔ اُسکی تمام ماہیت کی خبر ستر ؒ اور علانیۃً دیگئی ہے۔ اس میں آٹھ منزلیں ہیں اور ہر منزل میں ایک گھاٹی ہر گھاٹی میں بیشمار سختیاں اور محنتیں ہیں۔ تجھے چاہیئے کہ تشویشات کی وجہ سے عہد قدیم کو فراموش نہ کرتے اگر بھولے گا تو فراق ابدی میں مبتلا ہو جاویگا۔ بےبسی کا کیا پوچھنا اُس نے ان باتوں کو اختیار کر لیا۔ پھر فرمایا کہ جسوقت آخر سلوک پر پہونچے گا ایک جڑاؤ اور مرصع بہشتی خرقہ دیکھے گا اُسے پہن لیجیو۔

۔ یہ صورت ابوالاجساد ہے کہ خلق آدم علی صورتہ علیہ اخبار ہے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا فتبارک اللہ احسن الخالقین خدا بڑی برکت والا ہے جو تمام خالقوں سے بہتر ہے"

پس جب وجود قدرت اور صانع کی ہر صنعت سے اُسکی پشت قوی ہوئی تو وجود حکمت کو اس کے ضمن میں تمام مراتب کے ساتھ مہیا کرکے ہر ایک فرد

کی افرادسے علحدہ علحدہ دنیا دھن میں رکھی ہے۔ حقیقت انسانی وزیر ثانی کہ وجود عام ہے جب شال کے ساتھ عیاں ہوا تو پھر حکم ہوا۔ کہ تجھکو شہر معمور کی طرف سفر کرنا چاہیئے کہ وہ تیرے آباؤ اجداد کا مسکن ہے۔ اُس نے عرض کیا کہ اُس شہر کی تعریف اور اُسکی راہ بتفصیل بیان فرمایئے۔ فرمایا کہ اول عالم نفس ہے اور دو دریا بڑے دشوار گزار اور سات پہاڑ اور تین شہر ہیں اور چار طبقے ہیں کہ اُسکا رستہ چیونٹی کی آنکھ سے بھی زیادہ باریک ہے۔ چونکہ اس میں اکثر آفتیں بہت سی ہیں اسلیئے اُس کا رستہ قطع کرنا نہایت مشکل ہے۔ کیونکہ آنا سالک کا اسمائے کونی کی راہ سے ہے اور جانا اسمائے آلہی کی راہ سے ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک بزرگ نے فرمایا ہے۔ ؎ طریقش بے قدم بے پر جہاتش بے بصر بے ہیں ۔ کلامش بے زباں بخواں شرابش بے دہن درکش + اول جب تو شہر معمور میں پہونچے تو دونو جانب نظر کر ایک ظاہر دوسری باطن۔ ظاہر کی طرف پانچ دروازہ ہیں۔ ہر دروازہ پر ایک شخص بیٹھا ہے۔

پہلا دروازہ لمس ہے اُس میں ایک شخص خون کے دریا پر کرسی بچھائے بیٹھا نظر آئیگا وہ شہر معمور کا حاکم ہے۔ اِس شہر کی غور و پرداخت بُرائی بھلائی اُس کے اختیار میں ہے۔

دوسرا دروازہ بینائی کا ہے اس میں ایک شخص پانی پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے وہ اِس شہر کا ناظر ہے۔

تیسرا دروازہ سمع کا ہے۔ اِس میں ایک شخص آگ پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے وہ اِس شہر کا مخبر و جاسوس ہے۔

چوتھا ذوق کا دروازہ ہے اس میں ایک شخص تخمیر طینت پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے یہ اِس شہر کا وکیل ہے۔

پانچواں شم کا دروازہ ہے اس میں ایک شخص ہوا پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے۔ یہ مُنیر شہر ہے۔ اہل ہند اسکو کبھی اندری بھی کہتے ہیں۔

یہ پانچوں دروازے جانب ظاہر کے ہیں۔ اور دوسری جانب یعنی باطن اسکے بھی پانچ دروازے ہیں۔

اول دروازہ حس مشترک کا ہے - یہاں ایک شخص پانی پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے
اسکی طبیعت مائل برطوبت ہے - فراموشی غالب رہتی ہے - جو مشکل اور جو عقدہ
تو اس سے پوچھے گا وہ اسکو اسیوقت حل کر دیگا مگر اسکو پھر کچھ یاد نہیں رہتا ہے
دوسرا دروازہ خیال کا ہے یہاں ایک شخص خاک پر کرسی بچھائے بیٹھا ہوا
ہے اسکی طبیعت مائل بخشکی ہے وہ فہم نہیں رکھتا مگر جو کچھ سمجھ لیتا ہے پھر نہیں
بھولتا اسکو ذاکرہ بھی کہتے ہیں - ۲
تیسرا دروازہ وہم کا ہے یہاں ایک شخص ہوا پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے
اسکی طبیعت مائل ببرودت ہے یہ بہتان اور افترا پرداز پہلے درجہ کا جھوٹا ہے
اسکی شناخت محال ہے اسپر التفات نہ کرنی چاہیئے - ۳
چوتھا دروازہ فکر کا ہے یہاں ایک شخص آگ پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے
اس کی طبیعت مائل بہ حرارت ہے - کبھی بصفت ملک موصوف ہوتا ہے کبھی
صفت شیطانی پر آجاتا ہے - جملہ چیزوں کو فراہم کرتا ہے اور جدا بھی کرتا ہے
اس کے پاس بہت سی چیزیں عجائبات وغرائبات سے ہیں سیمیا ہیمیا شعبدے
سحر غرض تمام غرائبات سے واقف ہے اس سے بچنا چاہیئے - ایسا نہ ہو کہ دھوکہ
میں ڈالدے -
پانچواں دروازہ حافظہ کا ہے - یہاں ایک شخص تخمیر طینیت پر کرسی بچھائے
بیٹھا ہے معتدل طبیعت رکھتا ہے - اسپر مکر و حیلہ غالب رہتا ہے محافظ
دروازہ ہے دربان میں جتنے شرائط ہونے چاہئیں سب اس میں موجود ہیں -
جب تو یہ دروازہ کھول کر شہر میں پہونچے تو اول ایک شخص نظر آئیگا کہ بیٹھا آگ
جلا رہا ہے اور پکے کو جلاتا ہے - پھر دوسرا شخص نظر آئیگا کہ جس چیز کو وہ
لیجاتا ہے پک جاتی ہے - پھر تیسرا شخص نظر آئیگا کہ ہر ایک چیز کو باز رکھتا ہے -
پھر چوتھا شخص نظر آئیگا کہ وہ تقسیم کر رہا ہے اور حصے لگا رہا ہے - لطیف شے لطیف
کو دیتا ہے - کثیف شے کثیف کو دیتا ہے - پھر پانچواں شخص نظر آئیگا کہ جو چیز
اس تک پہنچتی ہے اپنا اسکو اپنا سا کر لیتا ہے - پھر چھٹا شخص نظر آئیگا کہ ہر چیز
کو مہیا و مرتب کرتا ہے اور عمارت و بنیاد شہر کی اس سے ہے - پھر ساتواں

تفحص نظر آدیکھا کہ مثل شیر کے مہیب ہے اور نکو رو حیا یہ بھی دونوں صفتیں رکھتا ہے (شیخ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں) جب میں تمام طبقات و منازل جو وزیر سے سنتے تھے ایک ایک کر کے قطع کر لیے تو پیر کی طرف پہونچا کہ وہ اس شہر کا شیخ ہے جاتے ہی میں نے سلام کیا جواب کے بعد مکالمہ کی نوبت آئی میں نے بھی کلام کیا اور جو کام میں نے کیا وہ اس نے کر لیا تھا۔ جب میں نے غور کی کہ کیا ماجرا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ میں ہی تھا اور شیخ میرا ہی عکس تھا مجھکو انتہا حاصل ہوگئی اور عہود سابقہ سب یاد آگئے۔ جب میں نے یہ حال دیکھا جان میں جان آگئی۔ اور حیات ظاہر ہوئی۔ اسوقت میری نظر وزیر پڑی وزیر نے کہا خوب پہونچا۔ آ تاکہ ملک اعظم وزیر اعظم سے تیری شناسائی کرا دوں۔ جب میں نے وزیر کے طفیل سے تفحص کیا تو شاہ و وزیر دونوں کو اپنے ہی میں پایا۔ اور تمام اشیاء موجودہ کو اپنے ہی میں معائنہ کیا۔ اور ان علامات اور اشارات و رموزات سربستہ سے واقف ہو کر مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا کے اسرار کو سمجھا۔ (آمدیم بر سر مطلب) اس کتاب کے دس باب ہیں۔

پہلا باب

عالم صغیر کی معرفت کے بیان میں

واضح ہو کہ آدم عالم صغیر ہے۔ جو کچھ عالم کبیر میں ہے وہ تمام و کمال عالم صغیر میں موجود ہے۔ اس ترکیب اور صورت کے ساتھ کہ ناف مثل مرکز پوست مثل عرش مغز مثل کرسی دل مثل عقل کل کا و علی ہذا ہفت اعضا مثل ہفت آسمان ہفت صفات مثل ہفت کواکب ہفت استخوان مثل ہفت اقلیم گوشت مثل زمین خون مثل دریائے محیط کے رگیں مثل ندیاں اور نہروں کے بال مثل اشجار۔ آنکھ آدمی کا مثل آبادی اور پیچھا مثل ویرانہ بھوک مثل بخارات۔ تلو مثل حیات بطون مثل ممات دو سوراخ بینی مثل آفتاب و ماہتاب۔ اور یہ آیت من آیات اللہ اور نور من نور اللہ ہے۔ عالم ضیا میں ماہتاب آفتاب سے فیض حاصل کرتا ہے۔ اگر آفتاب نہ ہوتا تو تمام عالم ظلمات ہوتا اگر ماہتاب

نہ ہوتا تو اٹھائیس منزلیں بیکار رہتیں اور اُن میں کوئی تاثیر نہ ہوتی - اسی طرح اگر چاند اور ستارے نہ ہوتے تو رات بالکل تاریک رہتی اس میں ہرگز نمایش و آرایش نہ ہوتی - مگر نور ان میں بھی آفتاب ہی سے ہے اگر سوال کیا جائے کہ آفتاب گرم اور ماہتاب سرد ہے اسکا انعکاس اور فیض کسطرح درست آیا ہے جواب جو چیز کہ کسی واسطے سے ظاہر ہوتی ہے وہ صورت عینی ہی قبول کرتی ہے - بے عین متعین اثر پذیر نہیں ہوتی - اسکی مثال مثل عکس چراغ ہے کہ پانی میں پڑتا ہے اور پانی گرم نہیں ہوتا -

دوسری بات یہہ ہے کہ عالم میں جسقدر رطوبت پیدا ہوتی ہے اسکو آفتاب خشک کر دیتا ہے اگر آفتاب نہ ہوتا تو غلبہ رطوبت کرہ زمین کو بوسیدہ کر دیتا - اگر چاند نہ ہوتا تو بالکل خشکی ہو جاتی - چونکہ بالکل خشک ہونا بھی اچھا نہ تھا اسلیے جب بہت خشک ہونے کو ہوتا ہے تو چاند اپنے اندازہ ماہیت کے قدر اس میں کچھ استعداد رطوبت بخشتا ہے - غرضکہ آفتاب و ماہتاب دونو کرہ خاک میں ایک چیز ہیں کہ بغیر ان کے سب حکمت بیکار ہے - اگر آفتاب و ماہتاب نہ ہوتے تو تمام حکمت درہم برہم ہوتی جیسا کہ بروز قیامت آفتاب اور چاند کو اب اپنے اپنے کام سے بیکار ہو جاوینگے اور صفحہاے آسمان کطی السجل للکتب لپٹ جاویں گے - الحاصل جو کچھ وہاں ہے وہی یہاں ہے یہ ایک لطیف نکتہ ہے جسکو ہم بالتفصیل بیان کرتے ہیں - یعنی جیسے چاند سورج کے بغیر کرہ خاک بے نور و بے رونق ہے اور کل کام اسکے درہم برہم ہیں ایسے ہی جسم انسان میں بھی چاند اور سورج ہیں - اگر یہ نہیں تو اس کے سب کام درہم برہم ہیں - حرارت کی ضرورت ہو تو کہاں سے آئے اور رطوبت کی خواہش ہو تو کہاں سے پیدا ہو - انسان کا دم راست مثل آفتاب ہے - اور دم چپ مثل ماہتاب اگر یہہ نہیں ہے تو اسکا حکم مثل قیامت کے ہے - بموجب حدیث شریف کے من مات فقد قامت قیامته جو مرگیا اُسکے لیے قیامت قایم ہو گئی اُسکی اور بہت باتیں ہیں جو اُستاد کامل سے معلوم ہو سکتی ہیں اس جگہ ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ عالم کبیر میں ماہتاب کو نور بذاتہ نہیں ہے

آفتاب اُسکو جسقدر نور دیتا ہے اُسی قدر پاتا ہے اور انسان میں دونوں دم برابر ہیں۔ جواب شبانہ روز آفتاب کی سیر عرش کی حرکت سے ہے بذاتہ اُسکی سیر ہر برج میں ایک ماہ کی ہے اور ماہتاب کی سیر اٹھائیس منزلوں میں ایک ماہ کے اندر ہے جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ اور جسوقت سانس آتا ہے تو تین قسم پر ہوتا ہے۔ دو قسم اول کہ دائیں طرف سے آتا ہے آفتاب کی تاثیر دیتا ہے۔ اُس سے جسد قرار پکڑتا ہے اُسکو ہوا کہتے ہیں اور قسم ثالث کہ کمر میں پہنچتا ہے اور کرہ کمر سے پس پشت تا بہ حلقوم کہ کل ۲۸ کرے ہیں بمناسبت منازل قمر اُس راہ سے گذر کر بائیں طرف سے باہر آتا ہے اُسکو قمر کہتے ہیں وہ تاثیر سرد دیتا ہے۔ دوئم بہ سمت آفتاب نیچے کو جاتا ہے جو حکمت اُس جگہ ہے وہی اس جگہ ہے۔ مگر اس جگہ یہہ سوال ہے کہ عالم کبیر میں آفتاب کی سیر دن کو ماہتاب کی سیر رات کو ہوتی ہے۔ اور انسان میں دونوں دم ساعت بساعت متغیر اور کبھی دونوں برابر چلتے ہیں کبھی اپنے وقت معینہ سے بدل بھی جاتے ہیں۔ یعنے یہ اختیاری امر ہے کہ اگر دایاں نتھنا چلتا ہے اور کسی غرض سے اُسکو روکنا منظور ہے تو دائیں کروٹ دبانے سے فوراً بایاں چلنے لگتا ہے اس طرح بائیں سے دایاں ہوجاتا ہے پہلا جواب عالم عادی محض طبعی ہے مزاج کے ساتھ بدلتا جاتا ہے اُسکو اپنے مزاج کے ساتھ احتیاج ہے اور قیام بجود نہیں ہے اور عالم سفلی عناصر ہے اور ترکیب انسان عناصر اور طبائع سے ہے اگر حکم مزاج لیں تو وجود عناصر سوختہ ہو اس جگہ ایک ذرہ بھی ذات اعتدال سے تفاوت کرے تو ساری حکمت باطل ہوجائے حق سبحانہ تعالےٰ شانہ نے اپنی دست قدرت سے طبائع اور عناصر میں اعتدال رکھا ہے اس سبب سے اُنکو ساعت بساعت تبدل ہوتا رہتا ہے کیونکہ اگر ایک دوسرے پر غالب ہوجائے تو حکمت فوت ہوجائے اور تقاضائے حکمت اسپر ہے کہ یہ آٹھوں چیزیں جمع ہوں اور کسر و انکسار ہو کر کیفیت اعتدال ظاہر ہو دوسرا جواب یہ چھوٹا کرہ ہے اس

سبب جلد بچھڑ جاتا ہے۔ مگر اس ماہیت کو کامل اشخاص معلوم کر سکتے ہیں۔ دونوں آنکھیں مثل زحل اور مشتری کے ہیں جو باہم اشتراک رکھتے ہیں اور دونوں گوش مثل مریخ اور زہرہ کے ہیں۔ یہ بھی آپس میں متفق ہیں۔ اور دہن مثل عطارد ہے۔ اور بیداری مثل روز کے اور خواب مثل شب کے ہے۔ خوشی مثل بہار غم مثل خزاں۔ حرارت مثل گرمی۔ برودت مثل سردی۔ رطوبت مثل برسات گریہ مثل مینہ۔ خندہ مثل برق۔ وہم مثل بادشاہ۔ عقل مثل رسول۔ عقل معاش مثل وزیر۔ فکر مثال کتاب۔ خیال مثل لوح کے ہے پس عالم کبیر ایک نفس ہے اور عقل کل اس کی روح ہے۔ یہ عالم صغیر میں ہے اور نہ داخل میں ہے نہ خارج ایسے ہی حضرت جل جلالہ نہ عالم کبیر میں ہے اور نہ داخل میں اور نہ خارج میں اُنکی شناخت اپنی شناخت پر موقوف ہے جیسا کہ وارد ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ یعنے جس نے اپنے کو پہچانا اُسنے اپنے رب کو پہچانا۔

دوسرا باب

عالم کی تاثیرات کی معرفت میں

جاننا چاہیئے کہ آفتاب اور ماہتاب جیسے کہ عالم کبیر میں ہیں یعنی خاص عالم صغیر میں بھی موثر ہیں۔ چنانچہ عالم صغیر میں آفتاب و ماہتاب دو سوراخ بینی ہیں آفتاب جانب راست ماہتاب جانب چپ۔ اور سانس کبھی جانب راست اور کبھی جانب چپ سے چلتا ہے نوبت بنوبت اسواسطے وہ چند جمع نہیں ہوتے دوسرے دونوں جہت سے باہر نہیں جاتے مگر حالت خوف اور وقت جماع یا بلندی پر چڑھنے یا ورزش کرنے یا بھاری بوجھ اُٹھانے یا کھانے میں تصدیق اس کلام کی یہ ہے کہ جانب راست آفتاب اور جانب چپ ماہتاب ہے اگر کسی کو حرارت غالب ہوا اور وہ سوراخ بینی راست کو روئی سے بند کردے اور ایک شبانہ روز بند رکھے کہ سانس اس میں سے بالکل نہ نکلے تو حرارت زائل ہو جائے گی اور ایسے ہی اگر کسی کو رطوبت زیادہ ہو اور وہ بائیں نتھنے کو بدستور روئی سے بند کردے تو رطوبت جاتی رہے گی۔

ایضاً اگر کوئی چاہے کہ کسی مجلس میں عمل مذکور کرے تو مربع بیٹھ کر سخت تکیہ پر
پہلو دیکر بیٹھے اور کف دست زمین پر جما کر انگلیوں کو پھیلا دے مگر اسطرح کہ زانو
ان سے کسیقدر جدا رہے۔ پس اگر دایاں سانس چلانا ہو تو جانب چپ رکھے اور
اگر بایاں چلانا ہو تو جانب راست رکھے الغرض جس طرف سے دبائیگا اس کے
مخالف نتھنے سے دم جاری ہو جائے گا۔ اس ترکیب میں روئی سے بند کرنے
کی کچھ حاجت نہیں۔ ایسے ہی اگر دائیں کروٹ سوویگا بائیں نتھنے سے
سانس جاری ہوگا اگر بائیں کروٹ سوویگا دائیں نتھنے سے سانس جاری ہوگا
فائدہ اور جو شخص یہ عادت کرے کہ دن کو بایاں نتھنا اور رات کو دایاں نتھنا
جاری رکھے وہ کبھی بیمار نہو سستی درد استخوان دردسر درد دندان حرارت
رطوبت برودت یبوست سحر زہر مار کژدم وغیرہ سب سے محفوظ رہے گا
اگر جوانی میں کریگا ضعیف نہ ہوگا بال سفید نہ ہونگے اور اگر پیری میں کریگا تو کیا
عجب ہے کہ پھر بال سیاہ ہو جاویں۔
ایضاً اگر کوئی سفر کو جائے تو اس کو چاہیے کہ اپنی سانس کو دیکھے کہ کونسا دم جاری
ہے پھر جس طرف کا دم جاری ہو اسی طرف کا قدم پہلے رکھے خدا چاہے بخیریت
تمام اپنے گھر کو واپس آئے۔
ایضاً اگر کوئی شخص کسی بادشاہ یا امیر یا کسی بزرگ کی خدمت میں جانا چاہے تو
اس کو چاہیے کہ اسمار مذکورین کے نام کے حروف شمار کرے اگر طاق ہو تو دم
راست چاہیے تین قدم اسمیں آگے رکھے اور اگر جفت ہو تو دم چپ چاہیے کہ
اس طرح وہاں تک پہونچے پس جب منزل مقصود پر پہونچے تو خیال کرے اگر دم
راست جاری ہے تو خود کلام میں سبقت کرے اور اگر دم چپ جاری ہے تو
خاموش ہو جائے خود پہلے بات نہ کرے۔
ایضاً۔ اگر دو لشکر مقابل ہوں اسوقت سالار لشکر ملاحظہ کرے اگر اسکا دم راست
جاری ہو تو پیشدستی کرے اگر دم چپ جاری ہو تو دشمن کو حملہ کرنے دے
اس کو فتح اور اسکو شکست ہوگی۔
ایضاً اگر کوئی شخص گھوڑا ہاتھی بیل وغیرہ جانور خرید نا چاہیے تو اسکو لازم ہے

کہ جب دائیں نتھنے سے دم جاری ہوا سوقت خرید کرے اور دم چپ جاری ہو تو فروخت کرے

ایضاً- اگر کوئی شخص نکاح کرے یا نیا کپڑا پہنے تو وقت دم چپ کرے اور حجامت حمام کھانا دائیں سانس چلنے میں کرے-

ایضاً- اگر لڑکا یا لڑکی کا کان چھدانا ہو یا مکتب میں بٹھانا ہو- یا عمارت شروع کریں یا باغ لگاویں یا زراعت کریں تو چاہیے کہ بائیں طرف کے دم چلتے وقت یہ کام کریں-

ایضاً اگر علاج شروع کریں یا گم شدہ کی تلاش کرنا حجامت نہلانا داغ دینا گھوڑیگا نعل لگانا یہ سب کام دائیں سُر میں کرنے چاہئیں- (واضح ہو کہ اہل ہند سانس کو سُر کہتے ہیں-

ایضاً ہر صبح سوتے اٹھکر سانس کو دیکھے جس طرف کا سانس چلتا ہو اس طرف کا قدم پہلے زمین پر رکھے بحکم خدا وہ شب و روز بفراغت گزارے اگر تین قدم پہلے اس طرف کا پاؤں اٹھا کر رکھے تو بہتر ہے- اگر صبحکو دونوں دم برابر جاری ہوں تو دونوں قدم برابر رکھنا مفید ہے- مگر اس دم شوریدہ میں اس روز کوئی کام نہ کرے عبادت الٰہی میں گزار دے-

حکماء کا قول ہے کہ تقسیم ایام بھی نگاہ رکھے- یعنی بروز جمعہ و دوشنبہ بائیں نتھنے سے دم جاری رکھنا چاہیے کیونکہ یہ دونوں دن قمر سے متعلق ہیں اور بروز شنبہ و یکشنبہ سہ شنبہ و پنجشنبہ دائیں نتھنے سے دم جاری رکھنا چاہیے کہ شمس سے متعلق ہیں- اور چہارشنبہ کو دونوں برابر جاری رکھنے چاہئیں-

ایضاً اگر کسی پر دعویٰ کرنا یا دشمن کی مجلس میں جانا ہو تو دائیں سُر چلنے میں جائے بلکہ بائیں طرف اس کے کھڑا ہو یا بیٹھ جاوے-

ایضاً- اگر کسی شخص کو ایک شبانہ روز یہ معلوم نہ ہو کہ کونسا دم جاری ہے تو یہ مژدہ پروردگار عالم کی طرف سے ہے یعنی اس گھر میں اگر حاملہ عورت ہے تو اسکا فرزند نیک بخت ہوگا- یا جو فرزند کہ موجود ہیں اُن میں ایک بزرگ ہوگا

ایضاً اگر بائیں نتھنے سے چار ساعت دم جاری رہے تو معلوم کریں کہ غیب سے کچھ فتوح ہو- اگر آٹھ ساعت اس طرف سے دم جاری رہے تو یقین ہے

کر خلعت ملے اگر نو ساعت چلے تو خوش ہوں اگر ایک شبانہ روز برابر دوڑ رہے تو اپنے اہنائے جنس اور عزیزوں میں بزرگی پاوے۔

ایضاً اگر دائیں طرف سے چار ساعت دم جاری رہے تو امید ہے کہ غیب سے کچھ پاوے اور اگر دو ساعت چلے تو دشمنوں سے رنجش ہو اگر آٹھ ساعت جاری رہے تو اپنے عزیزوں میں سے کسی کی خبر بد سنے اگر دس ساعت چلے تو دلیل بیماری کی ہے جو بارہ ساعت چلے معلوم کریں کہ کوئی دشمن پیدا ہو کر نقصان پہونچاویگا۔ اگر ایک شبانہ روز برابر جاری رہے تو معلوم کرے کہ موت نزدیک ہے۔

ایضاً۔ اگر جانب مشرق و شمال جانا ہو تو دم راست میں جاوے اگر جانب غرب و جنوب جانا ہو تو دم چپ میں جانا بہتر ہے۔

فائدہ اگر کوئی سوال کرے کہ لشکر دشمن نے قلعہ کا محاصرہ کیا ہے کیا کیا جاوے تو اسوقت عامل اپنے دم کو دیکھے اگر دم راست جاری ہے تو حکم دے کہ نکلکر جنگ کرو فتح ہوگی۔

ایضاً اگر کوئی سائل کسی سے سوال کرے خواہ وہ کسی قسم کا ہو اسوقت عامل اپنے دم کو دیکھے۔ اگر اُس نے سوال جانب دم جاری کیا ہے تو حکم دے کہ جلد کام ہوگا اگر جانب بند آکر سوال کیا ہے تو کہدے کہ ابھی توقف ہے۔

ایضاً اگر سائل دم جاری کی طرف سے آکر مریض یا مجروح کے واسطے دریافت کرے تو حکم دے کہ علالت رفع ہوگی اور دم راست میں پیش و پس آکر پوچھنا بھی نیک ہے۔

اگر سلامتی غائب کا سوال ہو اور جانب دم جاری آکر سائل ہوا ہو تو امید سلامتی کی ہے اگر جانب دم بند آکر سوال کرے تو سمجھے خیر نہیں ہے اگر جانب دم بستہ آکر جانب دم جاری پہونچکر سوال کرے تو امید سلامتی کی ہے اگر دم جاری کی طرف سے آکر جانب دم بند سوال کرے تو خیر نہیں۔ اگر مار گزیدہ اور زہر خوردہ کا سوال جانب دم جاری ہو تو جلد اچھا ہو برعکس اس کے برا ہے۔

ایضاً اگر سوال حاملہ کا زائد دختر جنے گی یا پسر اگر جانب دم ماہ چہ ... دم شمس آ کر سوال کرے تو پسر پیدا ہو۔

دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ اگر سائل بائیں طرف کھڑا ہو کر سوال کرے اور سائل کا دم راست جاری ہو تو حاملہ پسر جنے گی اور دختر اسکے برعکس۔

ایضاً۔ اگر سائل پوچھے کہ خبر آمد آمد لشکر دشمن ہے یہ سچ ہے یا جھوٹ پس اگر سائل نے جانب دم راست آ کر پوچھا ہے تو سچ ہے اگر جانب دم چپ آ کر سوال کیا ہے تو جھوٹ ہے۔

ایضاً اگر سوال دو آدمیوں یا دو بادشاہوں کے باہمی جنگ کا ہو کہ کس کی فتح ہوگی تو خیال کرے کہ اگر دم جاری کی طرف جا کر جسکا اس نے پہلے نام لیا ہے اسکو فتح ہوگی اور دم بستہ کی طرف جسکا نام پہلے لیا ہے اسکو ہزیمت ہوگی۔

ایضاً جب کسی کا ایک شبانہ روز دم راست جاری رہے تو نتیجہ اسکا بد ہوتا ہے اگر پانچ شبانہ روز جاری رہے تو دلیل ہے کہ تین سال عمر سے باقی رہے اگر دس شبانہ روز برابر ایک دم جاری رہے تو معلوم کریں کہ ایک سال اسکی عمر سے اور باقی ہے۔ اگر چھبیس ۲۶ شبانہ روز برابر ایک سانس جاری رہے تو دو ماہ باقی ہیں۔ اور اگر ستائیس ۲۷ شبانہ روز ایک دم چلے تو پندرہ دن اگر اٹھائیس ۲۸ شبانہ روز ایک دم برابر چلے تو گیارہ دن تیس ۳۰ شبانہ روز سے دو دن۔ تینتیس ۳۳ شبانہ روز سے کل ایک دن کی عمر باقی سمجھنی چاہیئے۔ اگر ۳۵ شبانہ روز ایک دم برابر چلے تو معلوم کریں کہ اُسی روز انتقال ہوگا۔

ایضاً اگر سائل کسی مہم کے سر ہونے کا سوال کرے اسوقت عامل کا دم اگر اندر جاتا ہو تو کہدے کہ فتح ہوگی اگر باہر آتا ہو تو دیر میں کام ہوگا۔

ایضاً۔ اگر دائیں طرف کے دم چلتے وقت کوئی جماع کرے تو اسکی عورت کو لڑکے کا حمل رہے اور جو بائیں طرف کے سانس کے چلتے وقت جماع کرے تو لڑکی کا حمل رہے اور لڑکی پیدا ہو۔

ایضاً۔ اگر مرد و عورت دونوں باہم دوستی چاہیں تو اسکی ترکیب یہ ہے کہ عورت و مرد دونوں ... ہوں دونوں کی ناک کے نتھنے ایک دوسرے کے

مقابل ہوں عورت اکیس بار مرد کے داہنے نتھنے کا سانس اپنے دم چپ سے
اندر کھینچے اور مرد دم راست سے نفس چپ اسکا اکیس بار کھینچے اس عمل سے
سے دونوں ایک دوسرے کے والہ و شیفتہ ہوں۔

ایضاً اگر واسطے حاجت روائی اور دعوت عمل کے کوئی عمل شروع کرے تو
بروز پنجشنبہ عروج ماہ وقت فجر میں آغاز کرے جلد کام انجام ہو۔

ایضاً واسطے قہر دشمن کے بروز شنبہ یا سہ شنبہ وقت برآمد آفتاب آخر چاند
میں عمل شروع کرے۔

ایضاً دم چپ جاری کے وقت صحبت کرنے سے رطوبت بڑھتی ہے اس میں
دو یا تین بار جماع کرنا نہایت ہی مضر ہے۔ البتہ دم آفتاب میں اخراج منی
مضایقہ نہیں۔

ایضاً اگر دم راست جاری ہو تو جنگ کے وقت جانب غرب اور جنوب پشت
رکھے اور اگر بایاں سانس جاری ہو تو شرق و شمال کی جانب پشت رکھے
انشاء اللہ اس کی ضرور فتح ہوگی۔ اگر دونوں ہی ایسا کریں تو دونوں کو نفع ہو۔

ایضاً اگر دونوں نتھنوں سے سانس جاری ہو تو اسکو اہل ہند سکھمن کہتے
ہیں اس میں سوائے عبادت حق کے اور کوئی کام نہ کرنا چاہیے۔

ایضاً دوسری ترکیب یہ ہے کہ جب دونوں سانس برابر جاری ہوں سانس
کو تھوڑی دیر اندر کھینچ کر پھر چھوڑ دے اور غور کرے اگر دم آفتاب غالب ہو
تو بہتر اگر دم ماہ غالب ہے تو نیک ہے۔

ایضاً کھانا کھانے میں دایاں سانس جاری رکھنا چاہیے بلکہ پہلوے چپ
پر تکیہ دیکر بیٹھے کہ کھانا تمام ہو اس صورت میں غذا جلد ہضم ہوتی ہے اور
اب کھانا کھانے کے پانچ ساعت کے بعد پانی نہ پیئے بعد اس کے تھوڑا تھوڑا
نوش کرے تجربہ ہے اسکا نفع ظاہر ہوگا۔

ایضاً واسطے اسقاط حمل کے جانب دم بستہ آکر سوال کرے تو حمل برقرار رہے
اور جانب جاری میں ساقط ہو جائے۔

ایضاً انزال کے وقت جتنا سانس کو روکے اتنا ہی لذت پاوے۔

ترتیب تصویر و ماہیت آفتاب و ماہتاب

جاننا چاہیئے کہ عالم کبیر میں جب دونوں جمع ہوں تو نتیجہ بد ہوگا ویسے ہی عالم
صغیر میں بھی۔ چنانچہ آغاز قیامت میں آفتاب و ماہتاب جانب غرب سے
ایک جگہ نکلیں گے۔ کرہ زمین درہم برہم ہو جائیگا اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا
عیاں ہوگا۔ افلاک بھی مثل صحف کے لپٹ جاویں گے۔ قرآن مجید میں
کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ قبضے میں آویں گے۔ اسیطرح قریب موت آفتاب و ماہتاب
یعنے دونو سانس برابر آنے لگتے ہیں اور وہ صورتوں میں مثل تجلی حاضر آتے
ہیں۔ بعض اولیائے خدا شمس و قمر کو ملک کہتے ہیں روحانیت سے جدا کہتے
ہیں جب تک یہ دونوں ایک جگے باہم نہیں ہوتے فساد بدن پیدا نہیں ہوتا۔
جو چیز کہ جسد میں ہے سب میں انکا اثر برابر ہے۔
جب سعادتمند سالک چاہے کہ آفتاب و ماہتاب کو باختیار خود ایک فایرہ
میں لائے اور تمام اذکار کا پورا فائدہ ظاہر ہو اور ثمرات مترتب ہوں تو تینوں
وصف معلوم کرے اور جب شغل کرے تو اکیسا خلوۃ اختیار کرے کہ وہ جگہ
مفرح و دلکشا اور فراخ ہو جامہ و جایگاہ اور تن پاکیزہ رکھے خلق سے بالکل
نہ ملے مگر بضرورت اشد تھوڑی دیر کے لیئے مضائقہ نہیں۔ غذا برنج سفید کا
کی چھاچ کافی نمک ڈالکر کھائے۔ لیکن یہہ خیال رہے کہ چھاچھ کھٹی نہو اگر بالکل
میسر نہو تو خیر پانی زیادہ ملالے کہ ترشی کا اثر جاتا رہے ایک سال تک اسکے
سوائے کوئی اور چیز نہ کھائے مگر شیر برنج کا مضائقہ نہیں۔

طریق چلہ یہہ ہے

واضح ہو کہ اس شغل میں دو چلے ہیں ایک مربع دوسرا دوزانو جو سالک سے
ہوسکے عمل میں لائے۔ مگر منہ طرف آفتاب و ماہتاب کے رکھے یعنی دونوں پردہ
بینی کو سر بینی پر خیال کرکے نظر جمائے اس شغل میں پہلے آنکھوں سے اشک
جاری ہوتے ہیں۔ درد سر ہونے لگتا ہے آنکھوں میں بہت درد رہتا ہے اور
دونوں طرف کنپٹیوں میں بھی درد رہتا ہے جب ایک چلہ اسپر گذر جاتا ہے
تو یہ عوارضات سب دور ہو جاتے ہیں پہلے ایک چیز مثل شراب کے دکھائی

دیتی ہے اسکے بعد اُسکا انجماد سا معلوم ہوتا ہے پھر وہ ایک صورت پکڑتا ہے
اُسکے بعد مثل چودھویں رات کے درخشان معلوم ہونے لگتا ہے اُس سے
اکثر معنیات ظاہر ہوتے ہیں بعد اُس کے نسخ سے تا موئے سر آفتاب ہو
جاتا ہے۔ پھر آفتاب و ماہتاب دونوں نظر آتے ہیں۔ اگر اس حال میں جانور
مُردہ یا آدمی بیجان اُسکے مقابل ہو اور عامل اپنی نظر اُسکے سر پر ڈال کر تھوڑی
دیر توجہ کرے تو وہ زندہ ہو اور جنبش کرے باقی کیفیت اور الفاظ آمد و رفت
اپنے مرشد سے معلوم کرے۔ پھر اُس تصویر کو پیشانی سے سر کی طرف لے
جائے سا یہ معلوم ہوگا جب تالو تک پہنچیگا از سر عرش تا فرش جملہ مکشوف ہو
جاویگا کوئی چیز بعید نہ معلوم ہوگی۔ اگر پشت کی طرف نظر کریگا تمام حال معلوم
ہو جائیگا یعنی عرش سے فرش تک کوئی چیز کوئی حال اُس سے پوشیدہ نہ ہوگا
جملہ علوم و حکمت اُسپر مکشوف ہو جاتے ہیں - دوئی و خودی دُور ہو کر محویت
پیدا ہو جاتی ہے آفتاب ناب تیا ہے آخر خودی سے دُور ہو کر واصل حق
ہو جاتا ہے ہستی نیستی پر بموجب آیہ کریمہ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک
ذوالجلال والاکرام جلوہ کرتی ہے معناً اُسی کی ذات ہو جاتا ہے
ثمرات اس عمل کے بہت ہیں سالک کو ایکسال کے بعد یہ عمل حاصل ہوتا ہے
اس کے حاصل ہونے کے بعد ہر مہینے میں ایک بار اس شغل کو کیا کرے پھر اپنے
کاروبار میں مشغول ہو جائے۔

اکثر حکمائے ہند نے یہہ عمل کیا ہے اور اپنی ماہیت کو پہونچے ہیں اور بعض
اہل اسلام نے بھی اس عمل کو کیا ہے اور وہ بھی کامیاب ہوئے ہیں اور معرفت
کا فائدہ کماینبغی حاصل کیا ہے اس شغل میں یہ احتمال بالکل نہیں ہے کہ آیا
ہو گا یا نہو گا بلکہ ضرور ہو گا ایک ہی جلسہ کے بعد اسکو حظ وافی حاصل ہونے
لگیگا ⦶ اس شکل کا متصور ہو یا جیسا اُسکا پیر و مرشد کہے اُسپر عمل کرے
الیضاً اگر کوئی حالت معاشرت میں پردہ بینی پر نظر رکھے تو نزول دیر میں ہو
مگر اول و آخر تصور کو فراموش نہ کرے تاکہ تاثیر باقی رہے اور عمل باطل نہو
ایضاً اگر کسی کی بصارت کم ہوگئی ہو تو وہ آنکھوں کو شش جہت پھیر کر تصور پر

بینی پیکر سے روشنی آنکھ کی زیادہ ہو۔

ایضاً اگر ڈھلکے کی بیماری ہو تو بقوت تمام کشادہ رکھے اور شکم باریک یعنی معدہ اندر سے خالی کر کے ہمراہ گردن اور کمر کو برابر رکھے دوزانو بیٹھے اور اکیس بار ہرہ بینی پر تصور کرے انشاء اللہ تعالے فائدہ کامل ہو اور بیماری دور ہو۔

ایضاً اگر چاہے کہ آنکھ دکھنی نہ آوے۔ ایک سبز تختی پر سیاہ نقطہ دیکر ایسے مکان میں بیٹھکر کہ جس میں روشنی برابر ہو اور اندھیرا نہ ہو اس نقطہ پر نگاہ جمادے اور پلک نہ جھپکائے آنکھ کا رُخ ہوا کی طرف ہو پہلے تو سرد پانی بہت سا نکلے گا اسکے بعد گرم پانی پھر گرم اور گدلا پانی برآمد ہوگا اسوقت سمجھ لے کہ اب آرام ہو گیا۔ لیکن عامل کو لازم ہے کہ ہر سال اس عمل کو لازم کرلے۔

ایضاً اگر کوئی دانتوں کی مضبوطی چاہے تو صبح کو اوٹھے اور دانتوں کو دانتوں میں مضبوط دابے اور منہ کی بھاپ نکلنے نہ دے اور منہ کو بند رکھے تاکہ منہ لعاب سے بھر جائے پھر اس کو نکالدے اور وضو کے ساتھ مسواک خوب کرے۔ خدا چاہے یہ حکمت موثر ہوگی اور دانت مضبوط ہوجاوینگے۔

یہی فوائد صاحب رسالۂ محیط معرفت نے بھی اپنی نظم میں لکھے ہیں جن کو ہم بجنسہ لکھتے ہیں۔

تصور کن ز چشم خویشتن اے دل بہ پیشانی — درآید در نظر تا جلوہ معشوق پنہانی
اگر در چشم گل افتد علاجے نیست زیں بہتر — مزن مژگان خود برہم شود زایل بآسانی
چو خواہی تا دم آخر نگردد نقص در تو دم — ببیں بر ترہ بینی ز چشم دل بگردانی
برائے رفع علتہائے چشم خود علاج از من — شنو از گوش جان دیگر ز قدر تہائے ربانی
بکش از پنبہ گوش خود کدورت را بچشم ایجاں — بکف ز آب من ہر صبح مالیدن چو بتوانی
اگر زیں نوع تا یکسال قصداً در عمل آری — نیفتد حاجتے تا زیست با کحل صفاہانی
سخن دیگر شنو از من پئے مضبوطی دندان — چو بر خیزی ز خواب ناز وقت صبح نورانی
بہم آمیز دندان را بدندان باز محکم کن — دہانت تا شود پُر از لعاب ہر مایہ جانی
بینداز از دہاں آنرا و دیگر باز ہم اینساں — عمل کن پیشتر از غرغرہ اے عین انسانی

چو پروازی بدستور بیاں ایں حکمت محکم   شود مفید طوفہ انت از خوردن گرچہ درمانی
برائے دفع ہر بار ورم از چپ بود بہتر   شود از سست ورم زایل بقدرت ہائے جسمانی

ایضاً- اگر کسی کے زنبل یا ورم یا سوزش ہو تو اسکو چاہیئے کہ علے الصباح نہار منہ اپنے منہ کا لعاب اُسپر لگایا کرے - ایسے ہی منہ کے سقل کے بیئے ناک کا پانی لگانا مفید ہے اور کان کا میل نہار منہ کھوک میں ملکر آنکھ میں لگانا تمام آنکھ کی بیماریوں کو مفید ہے

ایضاً غلبہ رطوبت کے دفعیہ کے بیئے کان کی روئی ناک میں رکھکر اس کی بو دماغ میں پہونچائیں تاکہ حرارت پیدا ہو - اگر بچہ ہو تو اسکے گلے میں ڈالے -

فائدہ آدمی کو جو ترشی ضرر کرتی ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان کی زندگی چونکہ اکل و شرب کی وجسے نبات کی ماہیت رکھتی ہے جس سے کہ انسان نمو پاتا ہے تو انکی مثال ایسی ہے جیسے کہ درخت کی جڑیں چند روز ترش پانی دیا جائے تو وہ جانار رہتا ہے اور اس میں قوت نمو نہیں رہتی -

ایضاً واضح ہو کہ یہہ چند الفاظ باہمدیگر برابر واقع ہوئے ہیں - کیمیا ہیمیا ریمیا لیمیا

کیمیا سے مراد تبدیل دینا ہے مثل ماہیت معدنیات زیبق گوگرد نسل گمس مرخ - آتش - اور جو حقیقت پارہ اور مس پر واقف ہو اور ایک دوسرے کے مزاج میں موافقت کر سکے - خواہ نباتات کا جز شامل کرے - وزن آتش حسب استعداد مزاج کم و بیش کر کے ان چیزوں کو قایم النار کرنے سے اسکو شمس و قمر حاصل ہو جاتے ہیں یعنے چاندی سونے کا بنانا جب تک ماہیت اور خواص اور اوزان معدنیات اور وزن آتش اُستاد سے نہیں پہونچتا اور اس کے روبرو چند مرتبہ اپنے ہاتھ سے نہیں کر لیتا نفع نہیں اٹھاتا -

ہیمیا سے مراد اپنے کو غائب کرنا بذریعہ دعوت اسماے اربعین اسم یا جلیل المتکبر سے حاصل ہوتا ہے - چنانچہ اس درویش نے جواہر خمسہ میں اسکا ذکر کیا ہے اور بعض افسون ہائے ہندی اور بعض تراکیب سے جو درختوں اور جانوروں سے مرکب کر کے بوقت معین ستر بناتے ہیں اور بعض تکیں آگ پہ بناتے ہیں - حاصل ہوتا ہے -

ریمیا وہ علم ہے کہ جسکو حاصل ہو جاتا ہے وہ قالب کو چھوڑ کر اپنی روح کو کسی مردے

میں پہنچا سکتا ہے۔ یعنی جب دیکھا کہ جسم ضعیف ہوا اسکو چھوڑ کر جوان کے وجود میں
قرار کیا اس طرح قیامت تک زندہ رہ سکتا ہے۔
سیمیا کے تین رکن ہیں۔ پہلے رکن کی ترکیب اشیاء سے ہے جو تمام اشیاء بوقت
تنفس سعد جمع کرے تو وہ موثر ہوں۔ دوسرا رکن اسکا طلسم ہے اسماء باریتعالے
سے (خواہ وہ بزبان عربی یا فارسی یا ہندی ہوں) حاصل ہوتا ہے۔ تیسرا رکن
دائرہ خط ہے کہ جو عوث لفظی سے حاصل ہوتا ہے۔ اسکو کسی مرشد کامل سے حاصل
کرے اور جب حاصل ہو جائے تو اسکو بہت چھپائے اور کسیکو خبر نہ ہونے دے
اور نہ کسی کے آزار و تسخیر کے درپے ہو کہ دونوں جہان کی سعادتمندی اسی میں ہے۔

تیسرا باب

دل کی معرفت اور تخیلات و واردات کی اہمیت کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ جو کچھ عالم کبیر میں گذرتا ہے وہ سب بارہ برجوں کی تاثیر سے
ہوتا ہے اور جو برج سعد ہے وہ نیک پھل دیتا ہے۔ جو نحس ہے وہ برا پھل دیتا
ہے۔ اور تمام بروج عرش میں ہیں اور عرش ہفت افلاک پر محیط ہے اور تمامی
عرش منقسم ہے بارہ برجوں پر اور ہر برج منقسم ہے چند کواکب پر اور فلک کرسی
پر ۲۸ منزلیں ہیں اور انھیں کواکب کی ترکیب سے ہر منزل کی جدی صورت ہے اور
کرسی جو کچھ اسمیں ہے برجوں کی تاثیر سے ہے ہر فلک دوتا ثیر دیتا ہے مگر یہ افلاک
بالذات اختیار نہیں رکھتے جتنا بروج سے ان کو فیض ہوتا ہے اتنا پاتے ہیں اور
عرش کی حرکت شبانہ روز گردش کرتی رہتی ہیں۔ ان میں چھ بروج لیلے ہیں اور
چھ برج نہاری۔ بعض بڑے اور بعض چھوٹے ہیں بعضے نر بعضے مادہ ہیں اور حرکت
شمس کی بارہ برجوں میں ایک مہینے میں تمام ہو جاتی ہے۔ کبھی شمس جب بڑے
برجوں میں رات کو آتا ہے رات بڑی ہو جاتی ہے ایسا ہی جب دن میں آتا ہے
تو دن بڑا ہو جاتا ہے اور جوزا میں اسکے برعکس۔ اور مساوی میں مساوی یعنی اعتدال
لیل اور اعتدال نہاری دونوں ہوتے ہیں اور نقشہ خانہ کیفیت دوازدہ بروج
کا جواہر خمسہ میں دیکھو یہ سب آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ انکی تاثیرات کرہ خاک پر

حیات رنگ دیکھتے ہیں ۔ اور ان کا چلنا ظاہر ہے انہیں سے سمجھ لیتے ہیں حرکت کواکب سے ایک
دوسرے سے ساتھ ملتے ہیں ۔ یا برابر ہوتے ہیں یا پیچھے یا آگے ہوتے ہیں یا تثلیث
یا تربیع یا قران ہوتے ہیں یا مقابل یا نزدیک ہوتے ہیں یا دور اپنی اپنی جگہ پر تاثیر دیتے ہیں ۔ اگر منجم
غور و فکر کرے تو تاثیر دریافت کر سکتا ہے خلاصہ اس تقریر کا یہ ہے کہ جو کچھ تاثیرات عالم کبیر میں ہیں وہی
تاثیرات عالم صغیر میں ہیں ۔ دانائی اور فہم اسکے دریافت کرنے کے لیے درکار ہے ۔ یہ
ایک لطیف اسرار ہے جس سے موجودات سے یہ ایک شجرۃ المنتہیٰ ہے ۔ جو زمین و آسمان
میں جتنا ہے وہ سب اس انسان میں موجود ہیں چنانچہ حمل مثل سر ثور
مثل گردن جوزا مثل دونوں ہاتھ سرطان مثل سینہ اسد مثل شکم سنبلہ
مثل کمر المیزان مثل ناف عقرب مثل اندام نہانی لینے آلہ تناسل قوس
مثل دو زانو حوت مثل ساق ۔ دلو مثل قدم جملہ اس کا تعلق گوشت
اور رگوں سے ہے ۔ ہر برج ہر عضو سے تعلق رکھتا ہے ۔ اس جگہ فقط صورت
ہے یہاں صورت باطنی معاینہ ہو سکتی ہے جیسا کہ وہ بروج خاک پر اپنی تاثیر ڈالتے
ہیں جس سے موالید ثلاثہ ظاہر ہوتی ہے ۔ اس جگہ یعنی صورت قلب انسان
میں سعد و نحس سے حرکت خیر و شر و نفع و ضرر نشان دیتے ہیں اور قلب کو قلب
اسلئے کہتے ہیں کہ اس کو گردش سے قرار نہیں پکڑتا اور ہر لمحہ معنی بروج دل میں آکر
صورت پکڑ کر واقع حال ہوتے ہیں ۔ بیقراری اس کی اسی وجہ سے ہے کہ عرش
کو بھی قرار نہیں ۔ اگر اس کو قرار ہو دل بھی سکون پذیر ہو ۔ چونکہ عرش کو قرار نہیں ہے
دل کو بھی قرار نہیں ہے ۔ اسی وجہ سے قلب انسان کو عرش کہتے ہیں کہ قلوب
المومنین عرش اللہ تعالیٰ

دوسرا طریق اس قلب کے دریافت کرنے اور معنی حاصل کرنے میں ۔ جاننا چاہیے
کہ عالم میں سعد و نحس کیا کیا گذرتا ہے اور کس کس طرح گزرتا ہے ۔ جس کسی کو اللہ تعالیٰ
توفیق نیک دیوے نصیب ور کرے کہ حال گردش دل کا معلوم کرے بہر حال وہ آگاہ
وقت ہو جاتا ہے ۔ مگر ترکیب اسکی یہ ہے کہ ایسے خانہ تاریک میں کامل ایک سال خلوت
اختیار کرے کہ جہاں کسی کی آواز نہ آئے اور نہ اس عرصہ میں کسی سے ملے نہ کسی غیر کا
اندیشہ دل میں لاوے نہ کسی کام کی فکر کرے جسم کو ساکن رکھنے اور سوا اسکے حاجت

پشتی اور وضو کے اپنے بیٹھنے سے نہ اُٹھے اور اپنے میں یہ تفحص رکھے جو شے پیدا ہوتا ہے کہاں سے ہوتا ہے اور کیا کیا ظاہر ہوتا ہے اور کہاں جاتا ہے اور آنا اس کا آیا سعد ہے یا نحس ہے دونوں وجہوں کا متلاشی رہے اور وہم کو سویدا تو قلب میں جا کر خوب فکر کرے اور خیال کو دل کے دونوں پردوں میں مقرر کرے۔ جو کچھ بے نشان سے آواز آنے اس کو نشان میں یاد سے اور اس کو مظہر اور سے خاصیت ہائی بروج کو دریافت کرے جیسا کہ وہاں سعد ونحس ہے یہاں صفات حمیدہ وذمیمہ ہیں اور ان کے دو راستے ہیں۔ ایک جانب جلال عظمت۔ دوسرا جانب جمال کبریا۔ جو وسوسہ جانب جلال عظمت سے آتا ہے اس کو وسوسہ شیطانی سے منسوب کرتے ہیں اور جو جانب جمال کبریائی سے آتا ہے اسکو روح الامین کہتے ہیں کہ ارواح ملکیہ سے سرزد ہوتا ہے۔ پس جو کچھ بروج عالم کبیر میں ہے وہی اس میں ہے۔ جب مبتدی اسکی شناخت میں مشغول ہوتا ہے حرکت قلب اور حرکت عرش اعظم کو ایک دیکھتا ہے جو متوسط ہوتا ہے اس کو یہ شغول ہوتی ہے کہ عرش قلب انسان میں ہے۔ جو منتہی ہے کہ عرش اس کے نزدیک ایک زاویہ ہوتا ہے اس کی نظر میں کچھ ڈر نہیں رہتا عالم کبیر عالم صغیر اس کا قلب ہو جاتا ہے۔ جو کچھ پاتا ہے حس ملاحت سے پاتا ہے بروج سے منسوب کر کے سعد ونحس سے مقابلہ کرتا ہے اور آگاہی پاتا ہے مرشد کامل کو لازم ہے کہ مرید کو اس حال سے آگاہ کر دے تاکہ وہ اپنے حال پر واقف ہو اور بینائے راہ ہو جائے مگر یہ مرتبہ بغیر معاینہ و مکاشفہ و مشاہدہ دل کے حاصل نہیں ہوتا اس کا حاصل ہونا منزل گاہ سبحانی اور لطیفہ ربانی کا حاصل ہونا ہے اس کے شغل کا طریق پہلے باب میں لکھا گیا ہے وہاں معاینہ کرے۔

چوتھا باب

معرفت ریاضت اور اسکی کیفیت کے بیان میں

جاننا چاہیئے کہ حکمت جسد انسان کی فراست ہی اور بنیاد و نہاد اسکی خاک پر ہے اور تلوین و فیض و جذب قوت آتش سے ہے۔ اور قیام و تحلیل و حرکت و قوت و قسمت و تنفس جس ہوا سے ہے اور ادراک کلیہ اور ماہیت جزیہ اور ناطق انسانیہ

اور دریافت الہیت اور شناخت حقیقت اور روح لغخیہ اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے فیض سے ہے۔ جب یہ سب آپس میں ملکر دبدبۂ وجود کو نیست کرکے عالم صغیر میں موجود و مہیا ہوا تو گوشت۔ خون۔ استخوان۔ رگ و پے۔ صورت نقشہ۔ ماہیت عالم کبیر سے ایجاد پایا۔ اب حرکت و حرفت اور قیام عالم کبیر معلوم کرنا چاہیئے کہ تمام افلاک اور کواکب کو عرش کی حرکت سے شبانہ روز ایک دورہ ہوتا ہے اگر وہ دور تھم جاوے تو تمام عالم معطل ہو جاوے کرۂ خاک کہ مرکز دوائر افلاک ہے تھوڑی مدت میں منتشر اور پراگندہ ہو جاوے اور کل عالم درہم و برہم ہو کر خراب و تباہ ہو جاوے گویا قیامت ہو جاوے۔ اسیواسطے خدا تعالے کہ وہ صانع حقیقی ہے اپنی حکمت بالغہ اور قدرت کاملہ سے اُن کو حرقت وحرکت دی ہے کہ اپنے واسطہ دراابطہ سے گردش و دورکریں اور ایک دوسرے پر غالب نہ ہو سکیں اور یہ عالم کبیر قائم رہے۔ یہی حکمت عالم صغیر میں رکھی ہے۔ چاہیئے کہ کسب ریاضت و حرکت کی عادت ڈالے کہ عالم صغیر خراب نہ ہو جاوے۔

واضح ہو کہ بدن مثل شہر کے ہے اور روح مثل بادشاہ کے۔ یہ ظاہر ہے کہ جب ملک خراب ہوتا ہے تو بادشاہ بھی اُس کو چھوڑ دیتا ہے اگر درست ہوتا ہے تو وہ بھی دانائی سے کام کرتا ہے ملک کو معمور رکھتا ہے کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ ایسے ہی جب انسان غفلت اور شوق مباشرت اور لذات دنیوی میں پڑجاتا ہے اور نفع و نقصان کو مدنظر نہیں رکھتا اور شوق مستولی ہو جاتا ہے تو اُسکی بھی پریشانی کی نوبت ہو جاتی ہے۔ جیسے سلطان ظالم طامع کا حال کہ اُس کی خرابی کی وجہ سے ملک خراب ہو جاتا ہے رعایا برباد ہو جاتی ہے۔ تھوڑی مدت میں کئی ہوتے ہوتے ملک اُس سے چھوٹ جاتا ہے۔ ایسے ہی جو شخص اپنے جسد کی حفاظت نہیں کرتا گوناگوں امراض میں مُبتلا ہو کر ضعیف ہو جاتا ہے اور پھر آخر کو مرجاتا ہے غرضکہ ہر کام حکمت سے کرنے چاہئیں کہ حق تعالے خود فرماتا ہے۔ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا اللہ تعالے اپنی عنایت سے تم کو عالم نیستی سے وجود میں لایا۔ تم کو یہ لازم نہیں کہ اپنے آپ کو برباد کرکے ہوا و ہوس میں ڈالو تجھکو چاہیئے کہ تن کو ریاضت میں فکر کو تصور باطن پر متعین کرکے اعتدال پر رکھے۔

جاننا چاہیئے کہ وجود کو بالذات حرکت نہیں اور دل انسان ایک دلیل رحمانی اور
لطیفۂ ربانی ہے جب اس سے غیریت جاتی رہتی ہے اسوقت کوئی حجاب نہیں
رہتا۔ ہر دم قدم پر کسیکو ظاہر کسی کو وہی طور پر ترقیات و تجلیات کا مشاہدہ
ہونے لگتا ہے۔ الحاصل یہ تن مثل مشک پُرآب ہے۔ یا مشک پُر از باد۔ لیکن
پڑی ہیں وہ دوسرے کام کی نہیں ہوتی۔ اس طرح جب یہ تن کھانے اور پینے سے
پُر ہو جاتا ہے کسی کام کا نہیں رہتا کسل و کاہلی بڑھجاتی ہے۔ عمل کرنا ناممکن ہو
جاتا ہے۔ اس لیئے چلہ کشی کے ذریعہ سے آہستہ آہستہ ترقی کے ساتھ اسکو
پاک کرتے ہیں کہ ضرر نہ پہونچے۔ تباہ نہ ہو۔ اور وہ پانی و باد کسیقدر ریاضت سے
سب جذب ہوکر بجائے اُسکے بدن کی صفائی حاصل ہو۔ کثافت دور ہو لطافت
اس کی جگہ قایم ہو۔ مگر یہ لطافت اُن چلون سے حاصل ہوتی ہے جنکی ۸۴
تعداد ہے۔ ہر ایک چلہ کے فوائد اور خواص جُدے جُدے ہیں مگر یہاں پر
چند چلے بیان کیئے جاتے ہیں کہ اُن سے بھی پورا ہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔
پہلی شرط یہ ہے کہ آغاز میں کمی طعام اور خلوت اختیار کرے اور اپنی نظر کو
نظرون سے بچائے۔ اگرچہ اوایل میں سخت مجاہدہ کا بھی اندیشہ نہیں مگر تاہم
اول سختی نہیں چاہیئے۔ بتدریج مجاہدہ کرکے ہر موسم کے موافق مشغولی کیلیئے
ایک معتدل وقت مقرر کرے اور سستی کو چھوڑ کر بلا ناغہ کرے ایک روز کا
ترک کئی روز تک حیران کرتا ہے۔

ذکر ہنس

یہ وہ ذکر ہے کہ جوگی لوگ اپنے چیلون کو تعلیم و تلقین کرتے ہیں۔ اُن کی اصطلاح
میں اس ذکر کو کرم کہتے ہیں تہد عبادت کو دھرم عبادت۔ یا ذکر کو کرم کانڈ کہتے
ہیں۔ ذاکر کو کوئی کرمی عابد کو دھرمی و دھرماتمان بولتے ہیں۔ ان کا تعلق ہر
رہتا ہے۔ یہ لوگ تمام علایق کو چھوڑ کر مجرد رہتے ہیں اور سر اور چہرہ منڈاک
لگا کر صرف ایک لنگوٹی سے رہتے ہیں۔
جو موحد اور خدا پرست ہوتے ہیں وہ ہستی کو نیستی۔ اور نیستی کو ہستی سمجھکر

بحر توحید میں غرق رہتے ہیں۔ جو معشوق حقیقی سے پہونچتا ہے اسکو رحمت بان
کرینزشی قبول کرتے ہیں۔

طریقہ چیلہ

اس کرم کو سہج آسن کہتے ہیں ترکیب اسکی یہ ہے کہ سر اور کمر اور پشت برابر رکھے
اور ساق پر ساق رکھے۔ ٹخنا پائے چپ زیر انتہائے زانوئے راست اور ٹخنا
پائے راست انتہائے زانوئے چپ پر رکھے دونوں ہاتھ باہم ملاکر مشغول ہو۔
جو سانس آئے اسکو ہنسو کہتے ہیں۔ ہن سے مراد رب روحی ہے اور سو
سے مراد نفس کا اندر کھینچنا ہے۔ اس کو رب الارباب کہتے ہیں۔ جب رب روحی
رب الارباب کی صورت قبول کرلیتا ہے اسوقت وہ محل تجلی و مشاہدہ و مکاشفہ
و معاینہ کا پہنچتا ہے۔ چاہیئے کہ اس ذکر کی مواظبت کرے کہ فتح باب غیب الغیوب
حاصل ہو۔

ذکر الکہہ

جب اس کرم میں مشغول ہو تو پہلے شروع کرے یعنی دو زانو بیٹھکر بائیں ہاتھ
کی مٹھی بند کرکے اسکو سر زانوئے راست پر رکھے پھر دست راست کی کہنی اس
مٹھی پر لاکر دست راست کی مٹھی باندھکر نیچے تکیہ کرکے دونوں چوتڑوں کو ایک
جگہ مضبوط کرکے ناف کی پشت پر پہونچائے ناف کی تحت سے دم کو کھینچے اور
الکہہ کا تصور کرکے اسی خیال میں گم ہوجائے کہ کچھ خبر نہ رہے۔
الکہہ اسکو کہتے ہیں جو نظر نہ آوے اور وہم اور گمان سے باہر ہو۔ الکھہ نرنجن
لکھے نہ کوئے۔ جو ان لکھے تو رہے لنو ئے۔

ذکر کھیکتی

جب سالک اس کرم کو شروع کرے تو گرنجہ آسن بیٹھے۔ گرنجہ آسن یعنی
نشستگاہ باخدا۔ طریق۔ اسکے جلسے کے دو ہیں۔ ایک یہ ہاتھ پر سر باہم ملاکر
بفراغت بیٹھے۔ دوسرے یہ کہ بپائے چپ ایک زانو ہو کر کف پا زیر سرین
رکھکر زانوئے راست استادہ رکھے اور انگشتان پائے چپ انگشتان پائے
راست سے ملاکر دست راست و دست چپ زانوئے چپ پر رکھے رہے

اٹھاتا ہوا زانوے راست چپ پر لیجاوے اور سر کو نیچا کرکے ہونٹ سے کو ٹیڑھا
کرے پھر اسی طرح سیدھا ہوکر گردن کی رگیں کھڑی ہو جاویں اور سر کو ولب
بقدر ایک انگشت جدا ہوں - دانت باہم چسپیدہ رکھکر سانس کو سختی سے لے کہ
از خود رفتہ ہوکر یکجو واصل ہو - فائدہ اس ذکر کا یہ ہے کہ ذاکر کی عمر زیادہ ہوجاتی ہے

ذکر نرنجن

جو طالب اس ذکر کو کرے اس کو چاہیئے کہ گرنبہ آسن بیٹھے اس ہیئت سے کہ جیسے
بچہ شکم مادر میں بیٹھتا ہے - پائے چپ پائے راست پر رکھکر دونوں سُرین دونوں
پیروں پر رکھکر سر کو برابر دونوں زانوؤں میں دیکھے کبھی تھیگاہ پر رکھکر دونوں
ہاتھ دونوں پاؤں پر رکھکر ناف کو پشت پر پہنچائے - ناف سے جو رمق پیدا ہوتی
ہے اس کو نرنجن کہتے ہیں - اور نرنجن عبارت لاتعین سے ہے - دم کو حبس کرے
اور شکم کے اندر اس طرح پھراوے کہ کبھی نیچے سے اوپر لیجائے اور کبھی اوپر سے
نیچے لے آوے اور ایسا اس شغل میں مصروف ہو کہ چشم باطن و وہم طیران و فکر
سیران اور جنازہ بے نظیر بند ہوکر شہر جال پر اکر ایک ہوں -

ذکر چکری

جو چاہے کہ عالم کو مثل ایک نقطے کے دیکھے تو اس کو چاہیئے کہ ذکر چکری میں مشغول
ہو - چکری کہتے ہیں گردش کو چونکہ روشنائی تفرقہ میں ہے اس ذکر سے ٹھہر
جائے گی اور اس آنکھ کے نقطے میں کہ سرعت سیر کا ایک دائرہ ہے تمام عالم
مثل نقطہ یا مثل ذرہ نظر آئیگا - دونوں زانو باہم ملاکر بیٹھے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر
نشیمن گاہ کو برابر رکھے چشم کو شش جہت پھرائے - اس کا فائدہ عمل سے معلوم ہوگا

ذکر بنولی

ترکیب اسکی یہ ہے کہ چہار زانو بیٹھکر دونوں ہاتھ دونوں زانو پر رکھکر سر اور کمر
اور پشت کو برابر رکھے ناف کو بحال خود چھوڑکر انگلا پنگلا دونوں کو حرکت میں
لاوے - انگلا یعنے آفتاب پنگلا یعنے ماہتاب - مطلب یہ ہے کہ دونوں سانس
برابر جاری کرے اس ذکر سے سیر انتہائی حاصل ہوتی ہے -

ذکر گورکھی

اس ذکر سے باطن صاف ہوتا ہے فقرائے ہنود اسکو گورکھی کرم کہتے ہیں۔ چاہیے
کہ جلسہ بزم آسن کے ساتھ اس طرح کرے کہ دونوں کف پا کو ایک جگہ کر کے انتہائے
کفین زیر خصیتین رکھکر دونوں ہاتھ پشت پر لپیٹ کر مشغول ہو اور سر کو کج کر کے
تھوڑا تھوڑا جنبش دے زبان کو دانتوں میں بند کرکے سخن کے ساتھ ناک سے
سانس لے مگر جتنا سانس چھوڑے اس سے دگنا اندر کھینچے جسقدر مشقت کریگا
اُتنا ہی جلد نفع پاویگا اس ذکر کا وقت بعد نماز فجر یا بعد نماز عصر ہے۔

ذکر اکوجن

معنے اس کے کشش کے ہیں یعنی باصطلاح صوفیہ مقعد کو نیلوفر کہتے ہیں طریق
اسکا یہ ہے کہ شدہ آسن بیٹھے و نیلوفر خانۂ آتش ہے اور دم کے باہر آنے
کی جگہ ہے چاہیے کہ دونوں سرین ایک جگہ سخت کرکے نیلوفر کو پاپے اوپر کھینچے
کہ آتش پیدا ہو کر تمام کثافت کو جلا دے۔ جو کچھ سر غیر ہو خاکستر ہو جائے۔
پھر چند روز کے بعد اسکا نفع ظاہر ہو۔

ذکر الندسہید

اسکو شغل لانہالی کہتے ہیں۔ طریق اسکا یہ ہے کہ دو زانو بیٹھکر دونوں سرین کو
کف پا پر رکھے۔ ہر دو دست دونوں کانوں پر رکھے دونوں انگشت شہادت
دونوں کانوں کے سوراخوں میں دے اور انگشت پس گوش۔ باقی تینوں
اونگلیاں برابر کھڑی رکھے۔ اس طریق سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ نشان اُسکا
بے نشان سے ہو اسکی مزاولت کرے۔ اس شغل کے نہایت منافع ہیں۔ اگر بوجہ
استغراق کانوں میں انگلیاں نرکھ سکے تو سفوف فلفل میں تنبہ آلودہ کرکے دونوں
کانوں میں رکھے۔ جیسی آواز انگلی رکھنے سے ہوتی ہے ویسی ہی اس سے ہوگی
اہل سلوک اس آواز کے منتظر رہتے ہیں۔ اس شغل کے فوائد کثیر ہیں عمل سے روشن ہونگے

ذکر نصیر

اس کی ترکیب یہ ہے کہ سر اور کمر اور پشت برابر رکھکر ہر دو دست برابر کرکے
ہر دو انگشت ملا کر زیر شخ رکھے اور دونوں کہنیاں شکم پر بالائے ناف رکھکر
اپنے فکر کو اُم الدماغ میں لیجائے۔ ام الدماغ ایک سوراخ ہے اسکو فقرائے

اہل ہنود برہمنہ رند کہتے ہیں۔ اور مطلق رند کے معنی ہندی میں سوراخ کے ہیں
وہ روزن محل حیات و ممات و نوم و قرارگاہ تجلی و تعین عین ذات و فنا کے لکھے ہیں

ذکر سیتلی

سیتلی عبارت باد سرد سے ہے چاہیئے کہ پہلے کنول آسن بیٹھے اس صورت پر
نشستگاہ زمین پر رکھے۔ پائے راست زانوئے چپ پر نزدیک تہیگاہ کے رکھے
ہاتھ اوپر بالائے ناف ساقین زیر ناف نگاہ رکھے اور کرم سیتلی شروع کرے
دونوں لب کھلے رکھے اور پشت پائے چپ زانوئے راست نزدیک تہیگاہ کے
رکھے اور دانت بند کرکے اُن کے سوراخوں سے ہوا کھینچے کہ تمام شکم و اعضا ہوا
سے بھر جائیں۔ جیسے جانور کہ جب ہوا سے بھر جاتا ہے چونچ بند کر لیتا ہے اس
وقت سالک کو مناسب ہے کہ ہوا کو ناک سے آہستہ آہستہ نکالے اور شغل کی ایسی
کثرت بڑھائے کہ آخر کو ہوا کانوں سے نکال سکے۔ جب زیادہ عمل کریگا تو آنکھ
سے ہوا کو نکال سکیگا اور شکم صاف ہو۔ فوائد اسکے عمل سے ظاہر ہونگے۔

ذکر بھجنگم

معنے اس کے سانپ کے ہیں۔ جیسا کہ سانپ دم کھینچتا ہے۔ چاہیئے کہ ہر سالک
بھی اس طریق سے عمل کرے۔ یعنی دو زانو بیٹھے منہ کو بند رکھے اور ناک سے دم
کھینچے اور ناف کے نیچے تک پہونچا کر پھر بقوت کھینچکر اوپر کو لاوے اور ام الدماغ
تک پہونچاوے وہاں سے بتدریج چھوڑے اور تحت ناف تک پہونچا کر زور
سے اوپر کو لاوے اسطرح چند بار کرے اور سانس کو نگاہ رکھے ناک اور منہ سے
نہ نکلنے دے۔ جب بے طاقت ہو جائے ناک سے باد ورقیق نکالے پھر پیستور
شروع کرے۔ بعض عامل اس شغل کو یہاں تک پہونچاتے ہیں۔ ایک روز دو
روز تک برابر ایک سانس پر رہتے ہیں۔

ذکر بورکھ

جب سالک چاہے کہ اپنے جسم کو مثل پنبہ سبک کرے تو اسکو چاہیئے کہ معمولی جلسہ
سے بیٹھکر نفس کو کھینچکر شکم کو تھوڑی حرکت دے کہ تمام ہاتھ پاؤں میں ہوا
بھر جائے۔ پھر پاؤں کی راہ سے سانس کھینچتا ہے اور ہاتھ پر ہاتھ ملے

کہ ہوا اُن میں آجائے یہانتک عمل کرے کہ تمام اعضا مثل مشک کے پُر ہوجاویں اور پانی پر چلنے کی قوت پیدا ہوجاوے۔ مگر یہ کیفیت سال بھر کی محنت و مشق میں پیدا ہوگی۔

ذکر تراوت

مربع بیٹھکر دونوں ہاتھوں کی اونگلیاں باہم پیچ پیچ کرے جب ہوا تالو کے نزدیک پہونچے قدرے سخت کرے اور جانب ام الدماغ ناک کو زانگشت سے اندر کھینچے اور باقی انگلیوں سے ناک کی جلد پکڑے کہ ام الدماغ تک سیران ہو۔ پھر فتور سر برطرف ہو اور مکاشفہ علوی وسفلی حاصل ہووے۔

ذکر کنجری

معنی اس کے در بند کرنے کے ہیں۔ جب سالک اس شغل کو شروع کرنا چاہے تو اول سفوف نمک سنگ و پیپل زبان کو باہر نکال کر دو وقتہ ملے کہ زبان بڑی ہو جاوے۔ دو امل کر کپڑے سے صاف کرے برگ تنبول اصلا نہ کھائے۔ ناخن انگشت شہادت و ناخن انگشت بڑے رکھے اور نیچے زبان کے جو دو رگیں ہیں ایک سیاہ دوسری لعل اُن کو نرم کرے اور زبان کو حلق کی طرف ایسا مائل کرے کہ زبان سوراخ تالو میں آجائے اور دم بستہ ہو یعنی زبان ایسی ہوجاوے کہ اُدہر تو تالو کے سوراخ میں جانے لگے ادہر بینی کو چھوے اسکے بعد سدہ آسن جاسہ بیٹھکر بدستور نشستگاہ زمین پر رکھے زانو اور ساق باہم چپکالے کف پا سے چپ زیر خصیتین رکھے کہ مجرائے بول و منی بستہ ہو ہر دو دست ہر دو زانوں پر دراز کرکے نہ رکھے اور تالو کے روزن کو زبان سے بند کرے جیساکہ اوپر ذکر ہوا اس ذکر کے کرنے سے انسان خواب غفلت گرسنگی حرقت سستی کاہلی سردی گرمی موت حیات عزمکہ جابہ کردہات و تصدیعات بشری سے منزہ اور مبرا ہوجاتا ہے۔ سلوک اس سالک کا افلاک تک ہوتا ہے۔

جوگیوں کی اصطلاح میں کنجری افلاک کو کہتے ہیں۔ جب یہ ذکر کمال کو پہونچ جاتا ہے جملہ عالم اس کے تصرف میں آجاتا ہے۔ باقی فوائد عمل سے روشن ہونگے۔

ذکر بلیکا

صبح اوٹھکر وضو کرے مشرق کی جانب بیٹھ کر کے منہ آسمان کی طرف کرے اور آنکھیں
کھولدے بند نہ کرے ہوا کی خنکی سے آنکھوں میں فیض لیکر بند کرکے اپنی طرف کھینچے
پھر آنکھ کھول کر ہوا سے چند بار اس طرح کرے اور طلوع آفتاب تک مشغول رہے
ایک عشرہ میں اسکا نفع معلوم ہوگا۔

ذکر کھنبہ

جو ہوا کہ اعضا پر لگے اوس کو بتدریج ام الدماغ میں لیجائے زور نہ کرے ورنہ اعضا
شکستہ ہوجائیں گے۔ آنکھیں کھلی رکھے زبان تالو سے چپکائے سانس بینی کے
رستہ سے آہستہ آہستہ باہر نکالے اس طرح بدستور بالا چند عرصہ تک عمل کرے
سانس کے اندر کھینچنے کو پورکھ کہتے ہیں اور باہر لانے کو کھنبہ اور سانس کے چھوڑنے
کو سجاک کہتے ہیں۔

ذکر بہان آسن

برائے قوت رگ و پے و گردن و پشت و ہضم طعام و خشکی و رطوبت پنہانی۔
چاہیئے کہ پائے راست ساق ران چپ پر رکھے اور پائے چپ ساق ران راست
پر نرمی و آہستگی سے رکھے تاکہ عادت ہوجائے اسکے بعد پشت استوار رکھکر
ہاتھ زانو پر رکھے اور دونوں بازو استادہ رکھے اور موئے اندام کو ہلائے جو اس
مقام تک پہونچتا ہے اس میں دو باتیں ہوجاتی ہیں ایک کم بولنا دوسرے کم کھانا

ذکر جگر آسن

مربع بیٹھکر سیدھا ہاتھ جانب کتف چپ گردن پر رکھے اور دست چپ جانب
کتف راست رکھکر لب استوار رکھے سر کو بدن سمیت چاروں طرف حرکت دے
اور دل سے ذکر کرے۔ جب ساکن ہونا چاہے ہاتھ زانو پر رکھکر بازو قایم رکھے گا
ذکر سے غافل نہو۔ جب اس نشست سے مشاہدہ عین حاصل ہو شوق بڑھنے لگتا
ہے اس مقام پر پہونچنے سے وہ امراض جو لا دوا ہوتے ہیں جیسے جذام برص
باسور ناسور دق وغیرہ سب زایل ہوجاتے ہیں۔ یہ عمل مجربات سے ہے۔

ذکر کھنیسہ

مربع بیٹھکر دونوں ہاتھ پنڈلیوں اور رانوں میں دیکر معلق ہوا اور ذکر فراموش

نہ کرے جب اس مقام پر پہونچے مادہ آب و خاک کم ہوا اور مادہ ہوا و آتش زیادہ ہو

ذکر بجیر آسن

دونوں ہاتھ پنڈلیوں اور رانوں میں دیکر سجدہ کرے اور دونوں ہاتھ گردن پر اسطرح رکھے کہ انگشتان ہر دو دست گردن پر باہم ملی رہیں اور ذکر کو فراموش نہ کرے جو شخص اس ذکر کو بکمال پہونچا لیتا ہے اس کو خوف جن و بشر و زمین و زمان و پریاں و حیوانات نہیں رہتا۔ یہ بہت بڑا مرتبہ ہے۔

ذکر سن آسن

اول دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں باندھکر زمین پر رکھے اور معلق ہوا اور انگشت ہائے پاسے راست و چپ بائیں کہنی پر رکھکر ذکر کرے اس طریقے سے ذکر کرنے والا ہوا میں اڑنے لگتا ہے اور روحانیات سے ہوجاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

پانچواں باب

معرفت ایجاد انسان اور انواع دم اور اسکی ماہیت او کیفیت میں

واضح ہو کہ انسان میں از روے قیام جسد سب چیزیں پوشیدہ ہیں۔ اس کے حضایل اور فنا و کا معلوم کرنا غامض و طولانی ہے اور فیض پکڑنا اور فیض ہونا بھی اسی سے ہے۔ نطفہ جب پشت پدر سے (مثل تخم زمین) رحم مادر میں آتا ہے تو منہ اس کا بند ہوجاتا ہے۔ دس روز کے بعد وہ خون سیاہ ہو کر بشکل دانۂ بادام سخت ہوجاتا ہے۔ جوگیوں کی اصطلاح میں اسکو سکہ کہتے ہیں پچاس روز کے بعد اسمیں چار رشتے پیدا ہوتے ہیں دو جانب فوق توجہ رکھتے ہیں یہانتک کہ بشکل پشت منعقد ہوجاتے ہیں اور جو باقی رہجاتے ہیں وہ مثل خرد صورت پذیر ہوتے ہیں۔ اور دو رشتہ جانب تحت تا بخصیتین راجع ہوتے ہیں جیسے کہ گھاس زمین پر اگتی ہے۔ ایسا ہی شکم میں تمام جسد مہیا ہوتا ہے علامات پسر و دختر کی ظاہر ہوتی ہے۔ بعض حکماے ہند کہتے ہیں کہ مرد کی منی غالب ہونے سے لڑکے کا حمل قرار پاتا ہے اور عورت کی منی غالب ہونے سے لڑکی کا حمل بعض کہتے ہیں کہ پسر و دختر دونوں پدر سے ہیں۔ عورت کا اس میں کچھ دخل نہیں بعض کہتے ہیں کہ اگر مرد کا آفتاب غالب ہوتا ہے تو تخم بصورت پسر ہوتا ہے

برعکس اس کے دختر- اور عورت حکم کشت کا رکھتی ہے اس سے مثل نباتات بالیدگی حاصل ہوتی ہے- غرضکہ تخم شئے دیگر ہے-

بعض حکماء کہتے ہیں کہ منی رحم میں پڑتے ہی شگفتہ ہو جاتی ہے جیسے کہ شکر کٹھالی میں پگھل جاتا ہے- اس میں اگر عکس مرد کا پڑتا ہے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے اگر عورت کا عکس پڑتا ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے-

بعض حکماء کہتے ہیں کہ یہ فضائل سبب اربعہ عناصر سے ہیں- اگر آتش و باد غالب ہو تو پسر پیدا ہوتا ہے اگر آب و خاک غالب ہوں ہو تو دختر-

سالک کو چاہیئے کہ ماہیت دم معلوم کرے جیسا کہ اوپر لکھا گیا کہ دو رشتہ سکر سے بجانب خصیتین رواں ہوتے ہیں اور سکر جانب صلب رہتا ہے اس سے کمر مستحکم ہوتی ہے اور ہر ایک بند اپنی استعداد کے موافق مستحکم ہوتا ہے- سکر سے مراد شعبہ و رشتہ ہے- اور دو رشتہ مذکور باہم ملے چلے ہیں- اور ایک رگ مجوف یعنی خالی پُر از خون سیاہ و درخشندہ مثل خراطین ابہیات فراج سے مخلوط ہو کر مثل طنابوں کے مہیا ہوتی ہے اسجگہ دو رشتہ اور ظاہر ہوتے ہیں کہ وہ محل بول و غایط ہیں- پھر دو بند اور ظاہر ہوتے ہیں کہ وہ ران اور بازو ہوتے ہیں- اور وہ رگ درخشندہ کہ انتہائے بطن و فوق خصیتین ہے ایسی حرارت رکھتی ہے کہ کوئی چیز مثل اس کے نہیں- اس سے ایک بند اور ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا پیوند ناف سے ہے اور گرد اس کے معدہ گردندہ ہے کہ وہ ماسکہ آب و طعام ہوتا ہے اور سر معدہ وپیوند اس رگ درخشاں کا زیر ناف ایک درجہ اور تمام معدہ سر رگ درخشندہ گرد پھرنے والا ہوتا ہے- اس کی آگ سے آب و طعام مثل کشک ہو جاتا ہے اس سے جو بخار اٹھتا ہے وہ چار قسم پر ہوتا ہے-

اول کثیف رخ جانب سفل رکھتا ہے سو وقت حاجت نگاہ رکھنا اسکا مفید ہے-

دوم اعضا کی تین سو ساٹھ رگوں میں محیط ہے-

قسم سوم لطیف ہے اسکے بخارات صعود کر کے ام الدماغ تک پہنچتے ہیں اور قلب میں بھی منتشر ہوتے ہیں اس کو نفس ناطقہ کہتے ہیں- جو کی رگ اسکو ہنس کہتے ہیں- اسجگہ ہیاست فوق الحد ہے- مرشد کامل سے معلوم کرے-

قسم چہارم - قمرین جبکہ دو نجارات سوراخہائے بینی سے باہر آتے ہیں شوراخ راست کا تعلق آفتاب سے ہے اور سوراخ چپ کا تعلق ماہتاب سے ہے - دم آفتاب کو انگلا دم ماہتاب کو پنگلا کہتے ہیں - دراصل یہ دونوں لفظ اڑا اور پنگلا ہیں - جو دم دونوں نتھنوں سے برابر چلتا ہے اسکو سکھمنا کہتے ہیں - غرضکہ اہل ہند میں اسکو ناڑی بولتے ہیں - اور اسرار سربستہ ۲۸ منازل قمر استاد کامل سے معلوم کرے اور شکلہائے کواکب کہ انسان نے صورت پائی ہے اسجگہ یاد رہے - (باب ششم میں بھی ذکر آویگا) جو شخص کیفیت دم اور تینوں ناڑیوں کو معلوم کر لیتا ہے جو چیز کہ انسان میں ہے اسکی کیفیت اور ماہیت اسپر بخوبی منکشف ہو جاتی ہے -

واضح ہو کہ رات دن میں ایک[1] ہزار چھ سو ساٹھ دم جاری ہوتے ہیں - سوتے اور جاگتے - مگر حالت صحت اور سکون معتدل میں اور بیماری اور مشقت میں کمی و بیشی ہو جاتی ہے - پیمانہ سانس کا بارہ انگل کا ہے - یعنی ناک کے نتھنے سے انگشت سبابہ لگا کر باقی تینوں انگشت اس سے ملا کر بدستور معروف ماپیں یعنی بمقدار بارہ انگل کے دم باہر آتا ہے - مگر آٹھ انگل . . . . عود کر جاتا ہے چار انگل گرم اور چار انگل سرد - جسوقت دم اندر جاتا ہے بدن کو قوت دیتا ہے اور جب باہر آتا ہے تو فرحت بخشتا ہے - اور چلنے کے وقت بدستور سرد و گرم بارہ انگل باہر آتا ہے - اور حالت زور کرنے اور جماع کرنے کے ۲۴ انگل باہر آتا ہے - ۴ انگل تو اپنے محل پر پہونچتا ہے باقی ضائع ہو جاتا ہے - کیونکہ پروردگار عالم نے مقدار زندگی تعداد انفاس پر رکھی ہے - اس لیئے حیات کی بنیاد دم پر ہے جب سانس پورے ہو جاتے ہیں جسد عبث ہو جاتا ہے - اس لیئے ہر شخص کو لازم ہے کہ انفاس کی کمال حفاظت کرے -
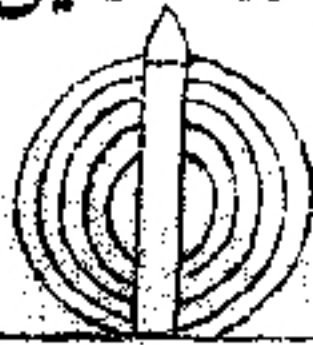
گورکھ کو اہل ہنود اپنا امام مانتے ہیں - بعض اہل تحقیق کے نزدیک گورکھ سے مراد خضر علیہ السلام ہیں - وہ اس طرح فرماتے ہیں کہ بچہ شکم مادر میں نفس کی نہایت احتباس رکھتا ہے اور کم چھوڑتا ہے بلکہ اوپر کو سانس کھینچتا ہے

[1] بالکل غلط ہے صوفیہ کرام نے اسکا ضبط کیا ہے اور کہا ہے کہ رات دن میں ۲۴ ہزار دم آتا ہے ۱۲ مترجم

ایسے ہی وہ شخص کہ بے کلام و بے زبان ہے مگر نفس کو نہیں چھوڑتا ہے باطن میں نگاہ رکھتا
ہے۔ چشم و گوش و بینی و دہن وغیرہ سے ہوا کو جذب کرتا ہے۔ وہ باہر نہیں چھوڑتا ہے۔
جیسا کہ ماہی و نہنگ کہ بہت دیر کے بعد پانی سے سر نکال کر دم کو چھوڑتے ہیں ایسا
ہی انسان کو بھی کرنا چاہیئے۔ اسکو چاہیئے کہ بتدریج عادت ڈالے اور اتنا کرے کہ
رات دن میں تین سو ساٹھ سانس لے۔ مگر یہ مرتبہ بغیر مشق حاصل نہیں ہو سکتا اور
مشق بغیر خلوت نہیں ہو سکتی۔ شکم سیر ہو کر کھانا بھی نفس کو ضائع کرنا ہے بہت سونے
سے بھی نقصان ہے۔

سدھ ناتھ سے روایت ہے کہ اپنی ٹھوڑی کو ہنسلی سے ملا کر زبان کو تالو کے سوراخ
میں دے کہ سانس باہر نہ جاوے یہ ترکیب بہت سہل ہے وہ کہتا ہے کہ کثرت شغل
کھیچری جو چوتھے باب میں بیان ہوئی اس اسبارہ میں نہایت موثر ہے اور قیامت
تک کو کافی ہے۔ جیسا کہ مہادیو نے بھی فرمایا ہے۔

اور گکھا دیوی الیہ مہادیو کہتے ہیں کہ دم کی حفاظت اسواسطے ہے کہ جو تن خالی
ہوتا ہے یہ اسکو پیدا کرتا ہے کہ وہ کاروبار میں مشغول ہو۔ جس نے اس کو سمجھ لیا اور
اسپر کاربند ہوا اس کو دوسرے عمل کی حاجت نہیں اور وہ مشتاق جہاں کوشش سے
نقل کرتی ہیں کہ قرار حیات نفس ہے تو نفس عالم کبیر کو عالم صغیر میں لے جا
سکتا ہے اور قرار دیکھا ہوا اسطرح کہ صبح کو بیدار ہو اپنے کو پاک و صاف کر کے نفس بیرونی کو ناک
سے اندر کھینچے یہانتک کہ تمام اعضا میں سناٹا پیدا ہو جائے اور ہاتھ پیر لینے لگے
جب سانس لے اسی طرح کرے یہانتک کہ تمام جسم میں سانس بھر جائے۔ وہ گھنٹے
روز مزاولت کرے اور لگے کہ حبس دم کی مقدار بڑھتا جاتا ہے۔ سہل یہ ہے کہ
گھڑی روبرو رکھے ہر دفعہ میں کئی کئی منٹ زیادہ کرے یہانتک کہ گھڑی سے
گھنٹوں پر نوبت پہونچے۔ جب اس کار سے فارغ ہو آہستہ آہستہ دست و پا کو
جنبش دے پھر دراز کرے پھر آہستہ آہستہ کھڑے ہو کر حجرہ کے صحن میں ٹہلے
زیادہ ہوا سے بھی بچے پھر آرام سے قدرے آب سرد نوش کرے اس کے بعد اور کارو
بار میں مشغول ہو۔ اگر عین مشغولی میں ہاتھ پیر تھکے سے معلوم ہوں تو بدستور
دم لے لے کر عمل کرے یعنی تھوڑی دیر دم لے کر ٹہل کر قدرے پانی نوش کرے

طبیعت کو سنبھال کر بیٹھے پھر آکر اپنے کام میں مشغول ہو۔ اگر عمل کو تمام کرے اور تمام
دن میں بستہ طبعی سانس کو جاری رہنے دے جب نماز کا وقت آئے بعد نماز
بار دیگر مثل سابق صبح پہر عمل کرے چند روز میں عوارضات نفس دور ہونگے اور نفس
اصلی برقرار ہو کر انقیاد پا جائیگا۔ جیسا کہ فرمایا ہے لا یستوی الزمہ ذانها من نفس الرحمن

ترکیب دریافت کرنے خصائل مادہ عناصر

یعنی شناخت نفس از روئے خاکی آبی بادی آتشی۔ جاننا چاہیئے کہ جو کچھ
آدمی کے خیال میں آتا ہے وہ فیض عالم کبیر سے خالی نہیں ہوتا۔ چار بسیط
پانچ جوہر اور جو کچھ کہ موالید ثلثہ سے ہے وہ سب خاک سے نسبت رکھتا ہے
اور جو جنس آب سے ہے وہ پانی سے منسوب ہوا اور جو اجناس آتش سے ہے وہ
آتش سے۔ اور ان کے سوا جو خیال پیدا ہو وہ روح سے منسوب ہے۔ جب اسکو
نقطوں کے ساتھ کسب کرے۔ علم رمل حاصل ہو جیسا کہ دانیال علیہ السلام نے دوستوں
کے دریافت حال کے لیئے کیا۔ سالک ایک گوشہ میں بیٹھکر ایک سطر کھینچکر دو طرح کرے
جو فرد یا زوج رہے اسکو دیکھے رمل حاصل ہوا جو سائل سوال کرے موافق قرین کے اس
میں ملاحظہ کرے۔ اگر خاطر جانب موالید ثلثہ اور مشغول اس کے مائل ہو سانس روک کر
نقطوں کی ایک سطر کھینچے اور دو دو طرح کرے اگر ایک بچے تو کشود کار ہو۔ اگر خطرہ
آبی ہو تو دو بار حبس نفس سے سطر تیار کر کے دو دو طرح دے اگر دو باقی رہیں تو کشود
کار ہو ورنہ نہو۔ اگر خطرہ بادی ہو تو تین بار حبس نفس کے ساتھ تین سطر بنا کر
تین پر تقسیم کرے اگر تین بچیں تو وہ کار ہو جائے۔ دولت و سعادت حاصل ہو
اگر خطرہ آتشی ہو تو حبس نفس کے ساتھ چار سطر بنا کر چار پر تقسیم کرے اگر چار بچیں
تو فائدہ بیشمار حاصل ہو۔ اگر خطرہ علوی یا ملکی ہو تو پانچ سطر مستور تیار کر کے پانچ
پر طرح دے اگر پانچ بچیں تو پردہ غیب سے نفع اور بہبودی اور بزرگی حاصل ہے۔
اگر ایسا بار بار ہستہ نہ آئے تو وہ ایک سے نقطوں کی تعداد ۶۴ تک ہے جو دو طرح
کرے دو پر قائم رکھا جائے تین طرح کرے تین پر ۔ ہذا القیاس اس طرح عمل
میں لائے تفصیل اس فن کی بہت زیادہ ہے یہ ایک فن مستقل ہوگا نہ ہستہ

بڑی کتابوں کو دیکھنا چاہیئے۔ یہاں چند باتیں اشارۃً بیان کی گئیں ہیں۔ جو دانشمند کے لیئے کافی ہیں۔ ہاں اتنی بات یاد رہے کہ اس علم کی بنیاد سوال پر ہے اگر سوال غلط ہوگا جواب بھی غلط ہوگا۔

چھٹا باب

معرفت جگونکی جسد اور اسکی ماہیت کے بیان میں

واضح ہو کہ ترکیب روح جسد کیساتھ ایجاد معاف سے ہے یا تقدماً یا تاخراً اور قیام جسد بنا بر کسی حکمت کے ہے یا انکی خلقت اسکے ساتھ رکھی ہے سب کو شرح بیان کیا جائیگا۔ تاکہ طالبان صادق اور مریدان واثق نفع اوٹھائیں۔ صاحب شرع فرماتے ہیں کہ بعد ازمدت معہود جسد میں او خال روح ہوتا ہے اور جوگی کہتے ہیں کہ بلا روح کوئی چیز قرار نہیں پکڑتی بلکہ فاسد ہوتی ہے خاصکر نطفہ و گوشت و پوست ایک دن بھی بلا روح قایم نہیں رہ سکتے۔ چونکہ اس جگہ حکم شرع اور جوگیوں کے کلام میں نزاع ہے جواب شافی چاہیئے کہ جوگیوں کے کلام سے شبہ پیدا نہ ہو چونکہ یہ ایک باریک بات ہے اسکی تحقیق و تصدیق ایسی ہونی چاہیئے کہ جانبین کے دلوں میں راسخ اور واثق ہو جاوے اور حقیقت جسد من الازل الی الابد عیان ہو اور ترتیب و تنزل بیان ہو تاکہ ہر خاص و عام کو اچھی طرح معلوم ہو جائے واضح ہو کہ یہ وجود موجود ہے خاصۃً عجیب ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ نقطہ جو پہلے پیدا ہوتا ہے وہ قلب ہے اور قلب جانب چپ ہوتا ہے۔ بعض کے نزدیک دماغ الغرض جوہر خاص ہر شخص کا بعروض نقطہ صورت جماشے نام پاتا ہے جب نشو حاصل ہوتا ہے تو جزو نباتی ہو کر اس کا نام روح نباتی ہو جاتا ہے۔ جب اوہام باجسام پہونچے حصول حرکت بارادہ خود ہوئی تو اسکا نام روح حیوانی ہوا جب جسد اعضا کی مقدار درست ہوئی صفت نطق سے موصوف ہوا۔ جب شکم مادر سے باہر آیا انسان ناطق سے موصوف ہوا فَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي اس دم سے ہمدم ہوا روح انسانی نام پایا۔ مگر انسان جب تک بدرجہ بلوغ نہیں آتا روح انسانی کے کمال کو نہیں پہونچتا۔ اس سبب سے صاحب شرع نے ماہیت اسکی بیان فرمائی ہے۔

جو چیز کہ بنائے انسان ہے وہ چیز اُن کے سخن کے (کہ ماہیت مذکورہ مسطورہ سے
ہے قیام طلعت جان جانان کہ اُن کی شان میں شایان ہے) بیان کا بیان ہے
جس وقت کہ وصف حیوانی سے باہر آوے اور حقیقت انسانی پیدا ہوا در محل بدرجۂ
مہیا و موجود ہو اُسوقت طلعت وجود حقیقی میں درکات لطائف ظاہر ہو کر لباس
شال میں گرفتار ہو کر حسن شہادت حاصل کریں اور باطن کو مزاج سے ملائیں کہ
کسی کو اس میں دخل نہ ہو۔ اور نے تجاوز سے بڑا تفاوت ہو جاتا ہے اور تمام
حکمت درہم برہم ہو کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ پس جب اجسام و ارواح باہمگر
گرفتار ہو کر باحوال اجسام روح حیوانی کے ساتھ متفق ہوں اوسکو روح مزاجی
کہتے ہیں قیام اُسکا قیام جسد ہے (اسکو حکما بخار کہتے ہیں۔ جب ماہیت روح
حیوانی کو باب وجود حقیقی میں فصل و وصل ہی نہیں ہے تو محل مقادیر کہاں
ہو۔ ہر جگہ وہی تاباں ہے۔ اُسی کا جلوہ ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎
نہ گوہر میں وہ نہ ہے سنگ میں۔ ولیکن چمکتا ہے ہر رنگ میں۔

شعر جم — کہتا ہے

جملہ کائنات قایم از وست — ایں جہان وجہانیاں ہمہ اوست
ذات واجب بہر صفت موجود — صورت خاص در بشر بنمود
قلب انسان ہیت او معبود — نحن اقرب الیہ ہم فرمود
عین حق جملہ جہاں یا اوست — او ہمہ در ہمہ ہمہ ہمہ اوست

اِن اشعار سے اہل دل بحث بالا کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ یعنی نقطہ و ہیولیٰ و ہوا
و روح وغیرہ وغیرہ ہر ایک اپنے موقع و محل و وقت کے ساتھ ہیں
اصل کچھ اور ہی ہے یہ سب حجاب ہیں۔
دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ جو صانع قدرت نے ایک حکم کن سے ہجدہ ہزار
عالم کو بالوان متنوعہ و بافرجۂ مختلفہ کتم عدم سے ظہور میں لایا اُسکو نطفہ۔ گوشت
پوست کو بلا روح قایم رکھنا کیا بڑی بات ہے۔ جو چاہا سو کیا اور جو چاہے
سو کر سکتا ہے۔ کسکی مجال نہیں کہ کوئی اُسکے امر میں دم مار سکے۔ یا اُس کی صنعت
و حکمت کو معلوم کر سکے (چنانچہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎
تو ان در بلاغت بہ سحبان رسید۔ نہ در کنہ بیچون سبحان رسید) آدم بر سر مطلب

تاہم صورت انسانی سے انس رکھتا ہے۔ اُسکی طلعت جملہ معنی کی مدرک ہے علم اولین و آخرین او سپر پہنچ دیتا ہے اور وہ متصف بالتصاف۔ ذات و صفات ہو جاتا ہے۔ جو کچھ کہ اطلاق میں ہو وہی بقیہ صورت ہو جاتا ہے۔ جس نے یہ اسرار معلوم کر لیا وہ مقرب حضرت صمدیت ہو گیا۔ جو نہ سمجھا ہمیشہ کے لیئے محجوب رہا نعوذ باللہ منہا۔ اُس شاہد لاہوت نے ساتھ کسوت جبروت کے کہ قل الروح من امر ربی ہیں اُس کا وسیلہ ہے حکم فرمایا کہ مکان و مکین کو ایک دائرہ میں لا اور الوہیت و ربوبیت کو بصورت واحد تصور کر کہ الوہیت اُس کی ظاہر نہیں ہوئی۔ گو انسان کے ساتھ گو جلوہ اُسکا ہر ذرہ میں ہے مگر جو فیض کہ جسد انسانی سے ہے وہ دوسرے سے نہیں ہے کہ ایک کی صحبت سے دوسرا تقرب حاصل کرتا ہے۔ مطلب علی کو سمجھتا ہے۔ اسی وجہ سے پروردگار عالم نے اپنی طلعت اور تجلی طلعت انسانی میں ڈالی۔ گویا اپنی صورت صورت انسانی میں دیکھی جیسا کہ فرمایا خلق اللہ آدم علی صورتہ سچ تو یہ ہے کہ انسان ہی اس اصلیت سے واقف ہوا۔

دوسری مثال کوزہ پانی اور ماہ کی ہے تینوں باہم لازم و ملزوم ہیں۔ ماہ عبارت وجود حقیقت سے ہے کہ اُس کو کسی جگہ کسی حال سے انفکاک نہیں۔ پانی مرکبات لطیفہ کہتے ہیں۔ کوزہ سے مراد جسد ہے۔ اگر کوزہ ہوا اور اُس میں پانی نہ ہو تو اُس میں طلعت ماہ نہ ہو نہ صورت دکھائی دے اگر پانی ہو اور کوزہ نہ ہو تو پانی بے کوزہ کے کیونکر ٹھیرے۔ جب یہ دونوں بصورت انسانی منجر ہوئے اُسوقت طلعت ماہ حاصل ہوئی پھر قرب حقتعالے نصیب ہوا۔ اور اُس وجود حقیقی نے لباس وجود مجازی لیا جس اُس کا صورت جسم لباس مرکبات لطیفہ ہوا۔ جو کچھ کہ نشانی طلعت انسانی میں تھی سو وہ معرض بیان میں آئی۔ اب قدرت و حکمت میں جو اشکال ہیں وہ سننے چاہئیں جوگیوں کا کلام کسی طرح درست نہیں مگر بہرحال تاویل کرنی چاہیئے اور تطبیق دینی چاہیئے کہ واقع حال ہو اور اُن کا کشف و ورزش اور عمل موجب حال پیدا ہو جوگی سدہ کہتے ہیں کہ ہم ماہیت روح میں درویشوں کے ساتھ متفق ہیں

جیسا کہ اسپنشیار تنزل طلعت ترقی کرتی ہیں - حق ہے - مگر یہ حقیقت کو پہچانتے ہیں
وسیلہ کو چھوڑ دیتے ہیں - جوگیوں کی جماعت وسیلہ کو پاکر نگاہبانی و تتبع کرتی ہیں -
کیونکہ جسد سے معرفت حقیقی پیدا ہوتی ہے - اور آدمی کہاں سے کہاں پہونچ
جاتا ہے - جب اسکو کمال احتیاط سے نگاہ رکھتے ہیں - اس کے وسیلہ طلعت
حاصل ہوتی ہے - غرضکہ جو کچھ ہے اور ہوتا ہے وہ سب جسد کے وسیلہ سے ہے
اور جو تحقیق اگلے لوگ کر چکے ہیں اس سے زیادہ تحقیق نہیں ہے -
جوگی کہتے ہیں کہ جتنی دیر جسد رہتا ہے اس کا وصف بدلتا رہتا ہے اسواسطے
نگہبانی بدن کی لازم آئی مگر عام لوگ باوجود جاننے فضیلت جسد انسانی کے اسکے
حفاظت نہیں کرتے اسی واسطے ہیئت وطلعت بگڑجاتی ہے جیسا کہ فساد شیر
فساد خون ہے - اسجگہ مراد مؤلف کی یہہ ہے کہ حفاظت جسد حفاظت روح ہی
اسیواسطے نگاہبانی جسد کی فرض ہے - وسیلہ معرفت ہے قائم دائم ظاہر اور باطن
اتفاق کرنے والا ہے ساتھ اجسام کے - اصلاح اور فساد کو یوں معلوم کریں یعنی
خاک یابس - آب بارد - آتش میں حرارت ہے - پس اگر یبوست غالب آجاتی
ہے تو تمام اعضا موصوف بصفت خاک ہوجاتے ہیں اور پریشانی خاطر اور تو
رنجیدہ پیدا ہوتے ہیں - ہاتھ پیروں کی انگلیاں سخت ہوجاتی ہیں - غفلت
پیدا ہوجاتی ہے اور ایسے ہی دوسری صورتیں ظاہر ہوتی ہیں - اگر رطوبت غالب
آجاتی ہے تو کھانسی اور کثرت بلغم و خواب طویل و رطوبت دہن اور زکام و
کسل و کاہلی وغیرہ علامات رطوبت ظاہر ہوتی ہیں - اگر برودت غالب ہوتی ہے
تو الفاظ درست نہیں نکلتا قوت گویائی کم ہوتی ہے اور تغیر چشم اور علامات
برودت ظاہر ہوتی ہیں - اور جب آتش غالب ہوتی ہے تو درد سر لیجیئی
بیخوابی خشکی تشنگی زبان وغیرہ علامات حرارت ظاہر ہوتی ہیں - پس جب
اس قسم سے فساد ارکان ہوا تو حکمت اجسام اور اس کا قیام اور بقا دفع ہوا -
الغرض جب ایک ان میں سے پریشان ہو یا دو باہم جمع ہوں تو ان کو اسطرح
سے شناخت کرنا چاہیئے - اگر آتش و آب باہم ممتزج ہوتے ہیں تو تپ
پیدا ہوتی ہے - اگر آتش و خاک مزاج میں ایک جا ہوجاتے ہیں تو تپ

سخت پیدا ہوتی ہے۔ طبیب اس کے علاج سے عاری ہو جاتے ہیں یا باد زنگ
و آبلہاے بدن وغیرہ... پیدا ہوتے ہیں۔ جب آب و خاک کا مزاج میں
امتزاج ہوتا ہے تو قصور سستہ ضروریہ میں پیدا ہوتا ہے عجز اور ماندگی ظاہر
ہوتی ہے۔ امراضہاے گوناگون ظاہر ہوتے ہیں۔ آخر میں جسکا نتیجہ مرگ ہوتا ہے
ہے۔ جب مزاج خاک و باد کا امتزاج ہوتا ہے تو تر و تازگی جب جاتی رہتی ہے
جسد مثل ریگ خشک کے معلوم ہوتا ہے خارش وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں
آخر میں چہرہ کی ہیئت بگڑ کر جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ حالت ہو جاتی ہے کہ
جس کا نتیجہ مرگ ہوتا ہے۔ تجلی ذاتی و صفاتی بند ہو جاتی ہے۔ اور پھر یہ
حضوری و معنوی نہیں پاتا۔ علت فساد کو سعدہ وجگی مکاشفہ سے معلوم کر لیتے
ہیں اور اسکا تتبع کرتے ہیں نطفہ انسان میں جوہر لطیف ہی جب اوس پر نقطہ عارض
ہوا نقطہ مقام انجماد پہونچا پھر وہ انتقال کر کے حیوان ہوا اس نے وظیفہ
اپنا طلب کیا اور وہ وظیفہ اسکو تا اختتام رحم مادر پہونچتا ہے جسکی وجہ سے
جسد انسانی بڑھتا ہے اور باطن سے فیض پاتا ہے اس مثال بے مثال کو یوں
سمجھنا چاہیے کہ مثلاً درخت ہی کہ بظاہر اسکو اکل و شرب نہیں ہے ولیکن
باطناً اپنی کام میں قابض ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ کے فیض پاتی
ہیں اگر یہ نہو تو تری و تازگی و طراوت و حلاوت و نرمی جاتی رہی خاصکر انسان
کو مگر وہ دو وجہ کے ساتھ برقرار ہے۔ ایک از روے روغن روحی دوم از
روے معاش یا معیشت کے ترکیب لگا تا بانی جسد کی از روغن تجلی جسدی ست
کہ ارواح اور اجسام سے مشترک ہیں معلوم کرے کہ جسد انسانی مثل ظرف کے ہی
اور مزاج مانند روغن۔ مثال اسکی مثل چراغ پر از روغن ہے اور بتی بھی اُسمیں
اچھی ہے تو روشنی اسکی پوری پوری ہوگی اور اگر ان میں سے ایک میں بھی قصور
ہوگا تو روشنی بھی ناقص ہوگی۔ یہ مثال کافی ہے۔

ورنہ یوں سمجھنا چاہیے کہ حفاظت بدنی حفاظت آب منی پر موقوف ہے کسواسطے
کہ مدار جہانیاں کا پانچ چیز پر ہے۔ وہ پانچ یہ ہیں۔ اول حفاظت آب منی دوم
اعتدال ارکان سوم اعتدال مزاج اخلاط۔ چہارم حسن معاشرت پنجم اصلاح

اکل و شرب - لطافت لطافت سے اور کثافت کثافت سے پتلی نہیں ہوتی جب
تک ایک کیفیت کے مقابلہ میں دوسری کیفیت نہو اور فساد کا بھی یہی سبب ہے
کہ لطیف برعکس کثیف کے ہے۔

عالم صغیر چار طبایع سے مرکب ہے۔ عالم کبیر اصل منشا تمام اشیا کا عالم صغیر میں
صورت بند ہوا ہوا بند اخلاط اربعہ ہیں۔ اور اصل تخم ہے کہ وہ منی ہے کہ جو
پشت پدر سے آتی ہے اور جب وہ باہر آتی ہے تو نفس ناطقہ بھی بسبب تعلق
باہمی کے اس کے ہمراہ آتا ہے اور قوت حیات پیدا ہوتی ہے جیسا کہ چراغ
جلاتے وقت ہوتا ہے ایسے ہی نفس ناطقہ آب منی سے تعلق رکھتا ہے اور بنیاد
اس کی قایم کرتا ہے جیسا کہ زمین میں جب تخم پڑتا ہے تب اوگتا ہے۔ ہو مزاج
پیدا کرتا ہے استعداد تنہ اور شاخوں اور پتوں کی ظاہر کرتا ہے ایسا ہی کہ
اس کو رحم مادر مزرعہ منی ہے کہ اس کو جذب کرتی ہے وہ اعتدال قبول کر کے
بواسطہ گرمی رحم نطفہ خون ہوتا ہے بعد اس کے حرارت اور یبوست اسکو لاحق ہوتی ہے اس
سبب سے پھر وہ منجمد ہو کر صورت گوشت قبول کرتا ہے اور رگیں پیدا ہوتی ہیں ناف سے فیض لیتی ہیں یعنی
خون حیض براہ ناف شکم جنین میں پہونچکر غذا ہوتا ہے جس سے بالیدگی حاصل ہوتی
ہے۔ ہیئت جنین کی یہہ ہے کہ مثل درخت سرنگوں تن اس کا بالا شاخیں
کھنچی ہوئیں پیر اوپر پیر راست کے رکھے دونو چوتڑ دونوں پیر دونیر رکھے
کف دست دونوں کانوں پر ناف معلق دونوں پیر دو سرین بالائے سر
دونوں رانوں میں اگر پسر ہوتا ہے تو پشت اس کی جانب شکم مادر ہوتی ہے -
دختر اسکے برعکس قوائے اربعہ سے اول ذوق یعنی ذائقہ پیدا ہوتا ہے - بعد
اس کے بینائی بعد اوسکے لمس بعد اسکے شنوائی - بعد اس کے حس شم -
اہل حکمت کثرت سے جماع نہیں کرتے صرف برائے حمد و ثنا حق تعالی و توالد
و تناسل - مگر بعد تیس سال کے جماع کرنے کو منع کرتے ہیں - انتہا بعد چالیس
سال کے حکما حرام کہتے ہیں اسواسطے کہ زیادہ ضعف لاتا ہے - بلکہ صحبت عورت
کی نزدیک حکما کے بمنزلہ موت کے ہے کیونکہ مثال اس کی مثل چراغ کے ہے
یعنی جسقدر تیل چراغ میں سے خرچ ہوتا جاتا ہے اتنی ہی روشنی اس کی کم

ہوتی جاتی ہے۔ اگر مدادا اس میں اور تیل پڑتا رہے روشنی بدستور رہے گی
پس جسوقت کہ منی نکلتی ہے برودت غالب ہوتی ہے رطوبت کم ہوجاتی ہے
حرارت معطل ہوجاتی ہے۔ کسی شے کو اس حال میں قوۃ نہیں رہتی کہ خاک کو
تروتازہ رکھے تمام مغلوب ہوجاتی ہیں۔ یبوست و بلغم غالب آجاتے ہیں قیام
صورت کا بواسطہ اعتدال اخلاط اربعہ ہے جب یہ صرف ہوجاتی ہیں موت
حاصل ہوتی ہے۔ جاننا چاہیئے کہ یبوست خاک کی کسی طرح دفع نہیں ہوسکتی
جب تک منی زیادہ نہو۔ اور اگر خون بحرارت و برودت زیادہ ہو دوسری اشیاء
کہ مقوی جسد ہیں ان سے اصلا تازگی پوست وقبض پوست حاصل نہیں ہوتا
جب منی زیادہ ہوتی ہے تروتازگی بھی بڑھتی ہے اسکی کمی کےساتھ برودت
و یبوست ایک ہوکر مزاج موت پیدا ہوتا ہے البتہ واسطے حفاظت کے
گندم وگھی وگوشت گوسپند و مرغ و برنج اس امر میں نخود اور زردی بیضہ مرغ
نیم برشت نہایت موثر ہیں یا اور دوسری اشیاء مولد منی تناول کریں اور
حفاظت منی سے غافل نرہنا چاہیئے جب یہ نہیں رہتی یا کم ہوجاتی ہے تو
ضعف ہوجاتا ہے عبادت الٰہی بھی نہیں ہوسکتی درہائے حسن تجلیات و
معرفت بند ہوجاتے ہیں۔ اسواسطے ضرور ہے کہ جس سے منی زیادہ ہو وہ
چیز کھائے اور اس کی بہت محافظت کرے بعضے جاہل غافل ہوکر شہوت
میں پھنس جاتے ہیں اور اس کی خاصیت کو نہیں جانتے کہ منی کے نکل جانے
سے آدمی کمزور اور افسردہ دل ہوجاتا ہے۔

دوسری ترکیب حفاظت کی یہہ ہے کہ بھوکھ و گوشہ نشینی اختیار کرے اور
ترک صحبت مردمان و زنان بلکہ ذکر زنان سے بھی پرہیز کرے اکثر اوقات روح
حیوانی کی طرف نظر رکھے کہ مسکن اسکا معدہ ہے انتہا ام الدماغ تک اسمیں
فکر کرے اور نفس کو اس جگہ جگہ دے اور ایسا معلوم کرے کہ خون بدنی بصورت
آب سوکھے درخت کو پانی دیتا ہے اور اپنے تن کو آب حیات کے ساتھ
قوی کرتا ہے باقی فوائد مرشد سے معلوم کریں۔

ساتواں باب

وہم کی معرفت میں

جاننا چاہیئے کہ وہم سلطان ہے بے نشان کا آشیان غیب کا نشان ہر معنی کا برہان اور مرکب عشق ہے اور مخبر صادق اور ہر مکان وہر غیب کا بیان کرنے والا جو چیز کہ دال ہواس کے نزدیک حصول اشیا محال اس کے نزدیک آسان ہر کسی کے گمان کا یقین بڑھانے والا بعد کا قریب دکھانے والا۔ جاننا چاہیئے کہ عالم کبیر یہاں یا معنی عالم صغیر کا بیان عیاں ہے۔

جب بغور دیکھے اپنے میں پاوے سَنُرِیهِمْ آیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اس سے غافل نہوں ورنہ محجوب ہو یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا گویا ہوا نَدَامَتْ بِحَیَاتِیْ حزین رہے۔ چاہیئے کہ عالم کبیر وصغیر کو پہچانے اور واصل حقیقی ہو از روے علم اجمالی و از روئے علم تفصیلی ایک ایک کرکے پاوے تمام دوائر کا ایک دائرہ آرام کے ساتھ قربت اور اگر یہ نہیں ہوتا اسکو وہم کرتا ہے اور جو وہ نہیں ہوتا یہ مجرد ہوتا ہے بنیاد نہاد علم مرکز پر ہے وہ چیز ہمیں بھی ہے۔ مگر اس جگہ تاثیر ہے اس جگہ اثر اور وہم کو اصطلاح فقرا میں اعتقاد ویقین وگمان وخیال کہتے ہیں جو کچھ کرنا درنواع ہو اس سے حاصل ہو مثل اجابت دعا وتاثیر افسوں وسیمیا وغیرہ۔ جب یہ حال میسر ہو مقصود حاصل ہو عمل اسکا ہفت شکل پر موقوف ہے چنانچہ کار عالم کبیر موقوف ہے ہفت پیکر پر جب ایک اس میں قبضہ میں آجاوے تعریف اسکا جہاں میں کھلجاوے یہ ہفت پیکر جال میں جب صورت پکڑتی ہیں ایک ہیئت خاص دکھائی دیتے ہیں عالم صغیر وکبیر ایک صورت معلوم ہوں ایک ان شکلوں سے یہ ہے کہ ایک لوح یا چیز سفید بناوے اور جس شکل کا تصور وتفکر کرے اس رنگ کے ساتھ کہ جس کا بیان آگے آئیگا اسپر بناوے اور اسکو بغور دیکھے تاکہ صورت ثابت طور پر نظر آوے بعد اسکے نقش اس صورت ساتھ اس رنگ کے کہ باطن میں ساتھ اس موضع کے کہ ذکر کیا جاتا ہے تصور کرے اور ان صورتوں کو سرعت کیساتھ کھینچنا چاہیئے اور نسبت کلمات کہ ذکر کیئے جاتے ہیں ہر ایک ان اشکال کا تن آدمی میں محل ومقام ہے اور ان کلمات کو کہ کہے جاتے ہیں بنگاہ دیکھے اور معلوم ہو کہ انسان کو حق تعالے نے دو تجلی کے ساتھ آراستہ کرکے

اسمٰعیل

معنی حقیقت اسپر مقرر کرکے جو کچھ کہ عدم تھا وجود کیا اور جو کچھ کہ موجود تھا اُس کو
پستہ عدم کا دکھایا اور جو کچھ کہ تاثیرات علم الٰہی میں تھیں عالم کیانی میں عیاں
کیں۔ اکثر اولیائے خدا اس تاثیر کو کشف کہتے ہیں اور رہبان ہندہ جوگی لوگ
ہیں اُن کا کشف بھی موافق حال مختلفوں سکے ہے اگرچہ زبان دوسری ہے مگر بیان
وہی ہے بندگان اہل ہنود نے کہ جوگی و سنیاسی کہلاتے ہیں چند الفاظ و محل و مقدار
مقرر کی ہے۔ جب اُن الفاظ کو دل میں یاد کرے الفت پیدا ہو اور باختیار ہمدم ہونے
اُسکی بالکل غافل نہو اگر اُس کی نگرانی کرے تھوڑے عرصہ میں صاحب کشف ولایت ہو
احوال اولیائے مقربین کا ظاہر ہو وہ کلمات سات ہیں ہر ایک باہم دیگر پیوستہ
ہیں اگر ایک پر بھی متصرف ہو جائے جہان پر متصرف ہو جملہ کشود کار ہوں۔ حجابات
اُٹھ جائیں۔ کلمہ اول ہوم ہے۔ ہوم کو اصطلاح فقرائے ہند میں یارب و یاحافظ
کہتے ہیں۔ یعنی پروردگار و نگہبان۔ اسم کونی اُسکا زحل ہے۔ بساط اُس کی فلک ہفتم
ہے ماہیت اُس کی فلک حیات ہے۔ اگر عمل مسطور کو تحت تصرف میں کرلے تو
تصور کے ساتھ عین متصور ہو اور صاحب تصرفات ہو کہ دوسرے کی مجال نہ ہو
کہ اُس کے مقام کے قریب بھی آسکے جس کو وہ دوست رکھے آزاد کرے جو اُس کا عدو
ہو وہ مستحق عذاب و عتاب ہو۔ صاحب عمل ایسے مقام پر پہونچے کہ آیات غیب
و شہادت ہو۔ سخن اُس کا حجت متین ہو۔ حال اسکا اہم ہو۔ روشنی اُس کی متجلی
ہو کہ کسی کو اُس میں نظر و دخل نہ ہو نہ اُس شغل و تصور کو پہونچے کہ محل اُس کا مقعد ہے
فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ اُسکی جگہ ہے۔ جب اس جگہ کے حلبہ کو محل فکر میں لاتا ہے اول
تجلی لعل پیدا ہوتی ہے۔ جب چند روز میں اسکو قرار ہو جاتا ہے تو تنور آتش ہو جاتا
ہے۔ یہاں تک کہ تصور کرنے والا عین آتش ہو جاتا ہے بعد اُس کے وہ آتش
مبدل بہ سیاہی ہو جاتی ہے ایسی سیاہ کہ سیاہی کا تو اسمیں دخل نہیں ہوتا۔ مگر
ہمرنگ سیاہی ہوتی ہے دائرہ وار جب ہوتی ہے اُس دائرہ کے چھ در ہو جاتے
ہیں خواہ ہمرنگ خواہ رنگ برنگ سالک سرہنگ نہنگ کے ہمرنگ ہوتا ہے چودہ
طبق روشن ہو جاتے ہیں دائرہ اُس کا شکل چاہ کے ہے دریافت کرنا اُس کا
مانند پانی کے ہی اور تغیر اُسکا شکل ماہ کے ہے کہ ہر رنگ کو پھر اکر آخر سیاہ کرتا ہے اس کے دو خانے اور

ایک اشیا دہے خود گردندہ دائیدہ جے بصورت واحد محل اس کا زیر رگ خم طہین ہے وسط اسکا دورگ کے بچ جائے ران ہے بالا اسکا ڈونگ ہے جو بجنوش عقرب ہے ایک رستہ اسکا فوق دو دیگر تحت ہیں یعنی مذکورہ دونوں کے متعلق رکھے اس وقت کہ فکر کامل ہو جائے محل مجوف کوشش بہت سے حاصل کرنا کہ درجہ نوز علی نور حاصل ہو۔
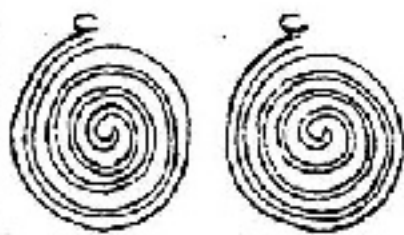
جب سالک یہ حال پیدا کہ ہو جائے چاہیئے دوسرے درجہ پہ قدم رکھے وہ کچھ کراہیت بدایت ونہایت ہو عمل میں لاوے اور حسب طریقہ انکو عمل میں لاوے منجملہ اسماے مذکورہ دوم۔ ثانی ادوم ہے کہ باصطلاح جوگیوں میں اہل قدرت وصاحب قدرت کو کہتے ہیں اور عربی زبان میں یا قاہر۔ یا قدیر کہتے ہیں۔ اسم کوئی اس کا مرجع ہے جس کی بساطت اور تمام حالات اس سے وابستہ ہے جب وہ صورت پکڑ لیتا ہے کیونکہ یہ سیرت نہیں چھوڑتا وہ یعنی کبیر عالم صغیر میں بعین تصرف متصرف ہے کیکوا دسیر آگاہی کی نگاہ نہیں۔ مگر جب حق تعالے اپنے فضل وکرم سے اس علم سے عارف کرے اور وہ قدم سب سے آگے رکھے یاد رہے یہ دولت ونعمت سرمدی ہے جو موہبت الٰہی نہیں پہنچتی ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ حسنہ شغل۔ چنانچہ ترقیات وتجلیات عالم کی آگے بیان کیجاوینگے ان کو معاینہ کرکے محل ان کا پہچانے تاکہ غلط حال نہو اور مشقت جانی نرہے اور وہ دونا رگ کہ رگ خراطین سے باہر آتی ہیں نیچے کو گئی ہیں اور دوسرے باہم ملکر ابھرتی ہیں ان کے سر پہ وسط میں دو گرہ معہود پیدا ہو کر چاروں کی جڑ سے ایک ایک رگ مجوف ظاہر ہو اور جب ظہور پاوے تو بصورت عقرب ہو پس ہر دو گرہ پیش دائرہ مذکورہ کہ وسط اس کا پیچ رگنست ودیا شہہا را نگشت کے سبب برانگشت کی رگ مجوف میں ایک اڑ رہی ہیں متعلق ہے وہ نقطہ واسطہ شغل کرے شب تاب کے سے کبھی دکھائی دیتا ہے اور کبھی

چھپ جاتا ہے جب اسم سالک کا قرار پکڑے اُس جگہ تصور کرے اور وہ رگ جو نت ہے
جگہ اُس کی ہر جانب سے بند ہے سر اُس کا غار مثل سوزن کے جب یہ تصور پختہ ہو کر کمالیت
حاصل ہو جاتا ہے صورت چراغ نظر آتا ہے پھر وہ چراغ ایک رشتہ آتشین معلوم ہونے
لگتا ہے کہ دل اُس تک پہونچے ہفت پیکر سے ایک صورت ظاہر ہوتی ہے جب اُس گرہ
میں سے دو رشتہ ظاہر ہوتے ہیں دونو عرش پر پہونچتے ہیں اُس جگہ ایک سطوت
عرش ظاہر ہوتی ہے۔ دوسرے تمام دائرے مضمحل ہوتے ہیں اُس جگہ ایک نور پیدا
ہوتا ہے کہ جملہ جہان ایک نور دکھائی دیتا ہے۔ جب یہ کیفیت
حاصل ہو جاتی ہے تو نتیجہ اُسکا یہ پاتا ہے کہ خود گم ہو جاتا ہے مالک ملک
خود بنجاتا ہے عامل اِس شکل سے تصور کرے۔
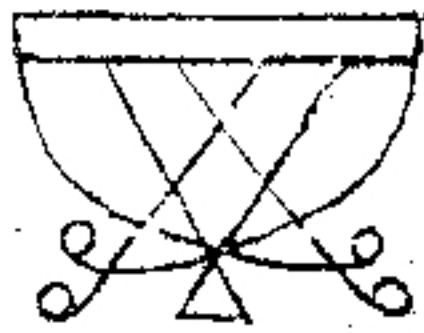
ایضاً جب سالک اس کیفیت اور مقام کو طے کرے چاہیے کہ احاطہ علم قدیم پر
قدم رکھے تا کہ علم اور اپنے کو محیط عالم پاوے ایک اسم اسماے الٰہی سے زبان پر
لاوے جوگیان کا سنگار عمل کر کے منزل مقصود تک پہونچے ہیں وہ اسم یہ ہیں۔
رہیں معنی اس کے جاننے والا سب چیزوں کا۔ خالق کل خلائق کا۔ اول حق تعالےٰ
نے جو تجلی کی اور معادم ہر چیز کا اپنے علم میں پا کر تمامی مخلوقات کو جہت جاقی میں لایا
ترجمہ یا علیم یا خالق اسم کوئی اس کا ہر چیز پہ اشتراک رکھتا ہے بے اس کے ہر چیز
موجود نہیں ہوتی نہ وجود پکڑتی ہے اور کوئی کار مرتب نہیں ہوتا تمامی بنیاد و بہاد
عالم اسیکے ساتھ ہے جس نے اُس کو معلوم کر لیا اپنے کو پایا یعنی عالم کبیر کو صورت عالم
صغیر میں ہے جس نے اسکو سمجھ لیا گویا اُس نے تمام حکمت پرورد گار عالم کا معائنہ
کر لیا من الازل الی الابد واقف ہوا علم اُس کا سب پر غالب آیا۔ فوق کل
ذی علم علیم ہوا جو اُس کو دیکھے اپنے سے افضل جانے علم بھی اسکا کامل
ہو کبھی اپنے وقت میں ایسا کچھ کہے کہ اُس کے سمجھنے میں فضلا و فصحا و حکما ء
حیرت میں رہیں کبھی ایسا ہو جائے کہ اس معلوم ہو مگر علم اُس کا علم لدنی ہے
بطریق شغل کہ انسان میں رکھا ہے بنیاد اُس کی پاوے۔ الانسان بنیان الرب
حاصل آوے۔ محل اُس کا ناف ہو کہ مرکز کرہ انسان کا ہے شکل باطن اُس کی مثلث
ہے۔ اِس صورت پہ ظاہر ہو گا اُس میں ایک خط ہے جو اُس کی حرکت گاہ سے خط

صورت پکڑتا ہے کبھی مانند ہوتا ہے خطر یا حی سے درختاں مثل زر کے ۔ جب سلطان
وہم اس کو صید کرتا ہے مانندہ کرہ حباب ہو کرہ حباب ایسا فراخ ہوتا ہے کہ کرۂ دنیا
کو اپنے تحت میں لاتا ہے جب اس رتبہ کو پہونچتا ہے تمام مخفیات ظاہر ہوتی
ہیں تمام موجودات کا ظہور اپنے علم سے پالیتا ہے کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام
موجودات اسکے پہلو سے عظمت میں ہیں کبھی ہر ایک اپنی صورت میں ہویدا ہوتا
ہے کبھی ہر ایک اپنی صورت پر شیدا ہوتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نہ فنا سے ضرر
نہ بقا سے اثر کبھی دونوں صفت کے ساتھ متصف ہوتا ہے و موصوف بصفت
خود ہو جاتا ہے واردات مذکور اس شکل پر تصور کیجے
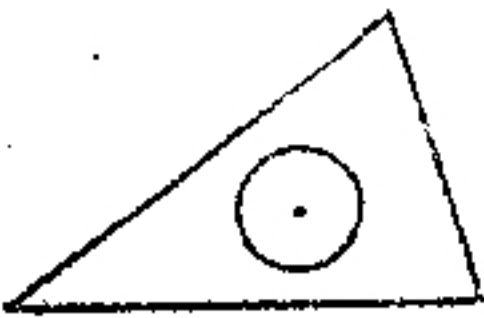
ایضاً جب اس سے گزرے فواد دل پر پہونچے کہ لطیفۂ
ربانی نمونہ آبگینہ حضرت سبحانی ظاہر و باطن ہے جوہر
معنی سے متلون ہے بصفات یزدانی آیۃ من آیات اللہ حضرت ہمدانی ہے
اس کے واسطے سے عالم غیب و شہادت ہمدانی وحجت متبین ہے ۔ برہان سلطان
جو کرہ عرش اور جو کچھ اسمیں ہے مثل دانہ رائی کے دکھائی دے سالک کو چاہیے
کہ اسپر بھی سیر نہ ہو آگے قدم رکھے بعدہ لوگ ان اسمار الٰہی سے کہ ہندی زبان
میں مشغول ہوتے ہیں دل باطنی کا معاینہ کرتے ہیں تعین و تجلی دونہیں پاتے
ہیں اسمیں خوشہ کا کر غواص وار ماہیت ذات و صفات بانصاف خود معلوم
کرکے اپنے سے ایسے بیخود ہوتے ہیں کہ اپنی بے خودی سے گویا خود ہو جاتے ہیں
اور اسم ہندی پر وہ غیب سے لاریب عیاں ہوتے ہیں بدیں تلفظ تریں سریں
بعض محققان کامل اس راہ میں اگر تحقیق کے طور پر خاص و عام سے بیان کرتے
ہیں معنی ہر دو الفاظ کے یہ ہیں یا رحمن یا رحیم رحمان ذکر قطب الاقطاب اعلار
عرش قطب ہی باطن سے فیض لیتا ہے اور یا دو نار عرش فیض دہندہ ہیں وہ نار
عرش کہ عبد الرحیم ہے وہ باذل عالم ملکوت و ملک ہے ہر چیز کی استعداد پیدا کرنے
والا باطنی فیض دیتا ہے ضیار عالم و خاص اس سے ہے بعد ظہور موجودات کہ
اسمار الٰہی بصورت کوئی ہو کر ساتھ اس لباس کے ملبوس ہوا اسم کوئی ہر دو شمس
ہیں آفتاب جہان ہو کر کسی چیز کو ہمار نہیں رکھتے وہ سطار رکاد و نو د سطر ہیں

دل دلیل ہے حال باطن کا پس جو کوئی دل کی معرفت پر پہونچتا ہے وہ عارف ہو
جاتا ہے ۔ یہ مقام سوائے انسان کے کسی کو میسر نہیں جس نے یہ طریق پایا اس نے
دل کو پایا اس کی حالت اور کیفیت اور بزرگی پر مطلع ہوا وہ عارف ہوا شکل
اس کی مخروطی شکل گاجر کے ہے اس میں دو مسکن ہیں ایک مقام روح دوسرا
مقام خون اور شکل گل موزہ کے اس میں پردے ہیں جنکو اہل ہند پنکھڑی
کہتے ہیں وہ چھ ہوتے ہیں یعنی گل کنول ۔ پس جو چھٹے پردہ دل پر پہونچا اس
کی نظر میں شفاف رنگ آتا ہے اس حال میں نمود شیدا و ہویدا ہوتا ہے خود
شاہد حال ہوکر اس کا وصل ہو جاتا ہے جب اس سے گزرے وسط دل میں
آوے کہ سویدا معرفت کا معاینہ کرے کبھی بالکل گم ہو جاتا ہے ۔ اس سے گزر
کر گمان حق آتا ہے اپنے یقین کے ساتھ اس سے گزر کر نہ یقین رہتا ہے نہ گمان
جب اس سے آگے قدم رکھتا ہے ہویت آجاتی ہے اور خود ہوا ر ہویت
جاتا ہے ازل الازل اسکا نشان ابد الاباد اس کا بیان ہوتا ہے ۔ جب اس
سے تنزل کرے کرہ عرشی کو آزادی خود پا دے ۔ جب اس سے تنزل کرے
قالب انسان صورت عرش دکھائی دیتا ہے اسے پیش پس ہر روز رکھے کہ اس عالم اس عالم
دکھائی دیتا ہے اور علم بالذات عالم و معلوم و علم باکدیگر قدم ہے جب اسپر نظر
کرے خود بینا ہوکر حق کو دیکھے عین عین ظاہر ہو کر طرف یہی چاہیے کہ ظاہر باطن
کو باہم ملاوا دیکھے اسرار اس شغل کا عمل سے روشن ہوگا وہ شکل یہ ہے ۔
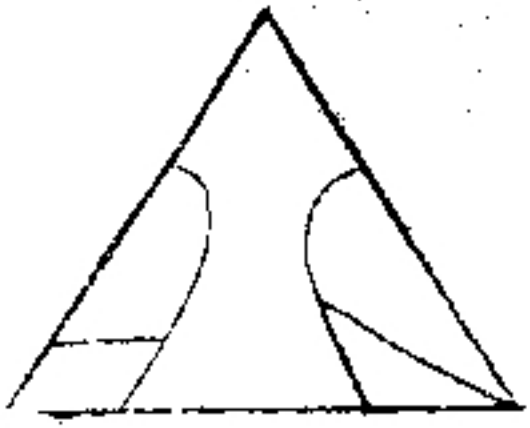
ایضاً جب یہ مقام حاصل ہو جاوے قدم سوز و ساز
میں رکھے سب زمانہ ہر معنی اسکا حسن ہو آئینہ ہر صورت
اسکا خیال ہو جب صورت معنی باہم ایک ہوکر نہایت
اس کی پاکر ہدایت کو چھوڑ کر ابتدا صورت اسما ہو سکے
ہو منتہائے صورت اسکی شکل اپنے حال کے حوالہ ہر حسن سکے رکھے ہر سجدہ جہاں
خودی سے چھوٹے ۔ جو سنتا ہے اسی سے سنتا ہے ہر کہ شنید از وشنید ہر کہ گوید
از و گوید ہر کہ دید از و دید کا مضمون ہو جاتا ہے سالک ہمہ تن مستغرق
ہو جاتا ہے اور شعلہ عشق ایسا دل میں سما جاتا ہے اور ولولہ محبت ایسا اٹھتا ہے

کہ بیخود ہوجاتا ہے ہر لمحہ نظارۂ روئے انور معشوق حقیقی سے مست و سرشار
رہتا ہے پردۂ دوئی کا بالکل اُٹھ جاتا ہے لحجاب لحمی وجسمانی جسمی ہوکر
فرق درمیان سے اُٹھ کر اپنی دید آپ ہی کرتا ہے اس جگہ اسمار آلہی سے ایک اسم ہے
بزبان ہندی کہ فقرائے اہل ہنود بمعنی مصدر بالموجودات مانتے ہیں ساتھ جوہر
خاص کے جب یہ رنگ پکڑتا ہے جملہ جہان رنگ میں آجاتا ہے اگرچہ جو دکرتا ہے
بہرحال پھرتا نہیں بلکہ منکشف ہوجاتا ہے پس حجاب زردی ظہور اسکا ہے خود
تو غائب ہوجاتا ہے مگر اور کوئی چیز اس سے غائب نہیں رہتی عجیب سر ہے اسمار
آلہی میں کہ اُسکا عامل خود غائب ہوکر جملہ موجودات پر آگاہ اور عین ذات میں
ملجاتا ہے وہ ملفظ ہندی یہ ہیں الکھ یعنی خود آیا خود سمایا یہ کہا اپنے کو عین پایا
اور عربی زبان میں اسکے معنی محیط ہیں کہ احاطہ ہر چیز کا اُسکے تحت تصرف میں ہے
جب سالک اس مرتبہ پر پہونچتا ہے خلایق اُس کے دیکھنے سے دلبستہ اور خوش ہوتی
ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تمام خلایق اُس کے حکم عدم میں ہوتی ہے اور وہ سب سے
پاک ہوتا ہے کبھی اثر بشریت سے نکل جاتا ہے طریق اس شغل کا اصطلاح ہے کہ
انتہائے سر ابتدائے صدر وسط عنق کہ حلقوم ہے وضع اُس کی یہ ہے کہ مثل
طاقچہ اس صورت پر کہ نہ سپید ہے نہ لعل شل جو جگہ کے بیٹھا ہو سب سے ہاتھ
دہوئے اپنے حال میں حیران جو کہ اُس تک پہونچے اُس کو پہونچاوے جو اُس تک
نہ پہونچے کہے کہ میں واقف حال نہیں ہوں اس مرتبہ والا اور اپنی جوہر اور کسب
کو پنہاں رکھتا ہے مگر آسمان و زمین کی کیفیت اُس سے پوشیدہ نہیں ہوتی جب
سالک اس شغل کو کرتا ہے حرکت جملہ بروج کی اُسکے کان میں آتی ہے بلکہ سالک کی
یہ کیفیت ہوجاتی ہے کہ ہر تن مو مثل باصرہ و سامعہ کے ہوجاتا ہے اور یہ خوش
و خرم رہتا ہے دونوں جہان سے بے پروا اوقات و واردات عالم اس سے نہاں
نہیں رہتے اور دیگر فوائد اس کے بے شمار ہیں کہ جو ریاضت کرنے سے حاصل
ہونگے جب شکل کی صورت بناتا ہے تجلی صورت پکڑتی ہے۔ اور سالک اُس
میں ایسا گم ہوجاتا ہے وہاں تک گمان بھی نہیں پہونچ سکتا۔ اے سعید
روزگار اپنے کو اس میں ایسا مشغول کر کہ مطلب بر آری ہو اور ساتھ اس شغل

کے اگر سالک عمل کرے مقام مذکورہ بالا پر پہونچکر اُس مقام
کا مالک ہوجائے کہ قدم آگے رکھے وہ شکل یہ ہے۔
یعنی آگے چلکر عالم معانی کو اپنے میں معاینہ کرے تا کہ عالم
غیب و الشہادت اُسکا حال ہو اور وہ چیز کہ اُس میں نہ سمائے فہم کے ساتھ صورت
میں لائے کہ سیرت اُسکی حاصل کرے اپنے مکان میں کین عین پاوے اور جملہ
اُس کے تصرف پر متصرف ہو تعریف اس شغل کی احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے
جب شاغل اسجگہ پہونچتا ہے جملہ جہان اُس تک پہونچتا ہے اور دوسرا اُس کے
حال تک نہیں پہونچتا یہ اُسپر غالب آجاتا ہے تمام خلق اُس سے مغلوب ہو جاتی
ہے اس راہ میں ہدایت اس اسم سے کرے وہ اسم مسمی اُس کی ذات ہے حُسن
محامد اُس کی صفات ہے اکثر اوقات اس ذکر میں ذاکر رہے تا معین مذکور اُسپہ
متجلی ہوں بزبان ہندی وہ اسم یہ ہے برہنہ یعنی وہ ذات ہے کہ تمام ذاتوں
سے منزہ اور دانا ہے تمام داناؤں سے اور حکیم ہے تمام حکماء سے کامل تر
تطبیق اُس کی اسم اللہ اکبر سے ہے۔ برہم گائتری میں اس اسم کو برہی نیم کہا ہے
اور بلسان عربی یا عظیم یا علیم یا حکیم ترجمہ ہے۔ جس شخص نے اس ذکر کا شغل
کما ینبغی کیا اُس نے بالحاق معرفت حق حاصل کیا اور ہر اسم مذکور پر تصرف ہو جاتا
ہے بلکہ دستگاہ بمقام بلندی قاب قوسین ہوتی ہے وسط میں رنگینی ہوتی ہے
وہ صورت ہر صورت سے بےنظیر ہے کبھی جمع ہوکر صورت جمال کھلتی ہے کبھی
کوئی نہیں کہتا کہ زحل ہے بصورت عطارد وارد ہوکر جہان اس کے حوالہ میں
آجاتا ہے۔ حقیقت اُس کے ساتھ معرفت انسانی کی معلوم کرے کہ تمام تفصیل
انسان ہے رنگ اصلی اُس کا سفید ہے کبھی زرد لعل ہوکر بے مثال ہو جاتا
نہ جہان میں کوئی اُس کا مثل ہوتا ہے بلکہ جہان اُسکے ساتھ ہوتا ہے اس شکل
سے جملہ جہانیان کا تصرف حاصل ہوتا ہے۔
ایضاً جب سالک چند مراتب سے گزرے بعدہ
تصرف شکل ہفتم پر آوے کہ سب سے مشکل ہے اور مقام عنقا بے نشان ہے۔
جب اسجگہ آ ملے اسم رنج و بہجہ و رہنما کو ایک جگہ پائے نیک و نیک اطلاع کرے

ایک ایک سے آگے ایک ہر ایک ہوکر ہر ایک دیکھے - غیب وشہادت خود دکھائی دے
کبھی بیچونی وبیچگونی وبے شبہ - بمون کیفیت معاینہ ہو کبھی لباس چونی وچگونی
وشبہ ونمونہ میں آجائے نہ اوس سے اثر نہ اس سے ضرر ہو بودگی نابودگی سے وہ
حضرت منزہ ہے جو کیفیت تھی بیان کی گئی - اب شغل کا طریقہ معلوم کرنا چاہیئے -
واضح ہو کہ جوگیوں کی اصطلاح میں رب روحی کو ہنس کہتے ہیں رب الارواح
کو برہم ہنس بولتے ہیں - جو وقت نطفہ رحم مادر میں پڑتا ہے طلعت رب روحی الارباب
اس نطفہ میں جو وصف پیدا کرتا ہے اس کو ہنس کہتے ہیں اور اصطلاح مشائخ میں
رب روحی کہتے ہیں وہ نطفہ وصفی علقہ ہوتا ہے بعدہ طلعت ہنس ناف میں قرار
پکڑتا ہے براہ ناف شکم مادر میں خون حیض سے فیض پہونچتا ہے اس کی وجہ
سے وہ اپنی تکمیل میں فایض ہوتا ہے تمام علقہ باستعداد خود ہر جانب وہر جگہ
سے ساتھ ہر عضو کے قابلیت پکڑتا ہے بعدہ وہ ہنس کہ رب روحی سے ہے
ناف کو چھوڑ کر سر میں آتا ہے تو سر مہیا ہوتا ہے سر میں پردہ ام الدماغ کو مہیا کرتا
ہے جو مثل پردہ اندرونی بادام کے ہے اوس میں جو ایک کیفیت پیدا ہوتی
ہے اسکو روح دماغی وضمیر وہنس کہتے ہیں زبان عربی میں یا حی بولتے ہیں
جس وقت جسد انسان کامل ہو جاتا ہے وہ ضمیر مثل چراغ روشن کے تجلی دکھائی
دیتا ہے ہوشیاری اور غفلت لایزالی ہوتی ہے الا بوقت خواب کے پیچھے
اس کے ایک تاریکی ہے اس میں طاقچہ یعنی پردہ آجاتا ہے کہ روشنی کو مسدود
کر دیتا ہے پھر وہ تاریکی آنکھ میں پہونچتی ہے اور آنکھ کو غافل کرتی ہے پھر وہ تاریکی
دل صنوبری میں پہونچ کر دل کو مخمول کرتی ہے بعد اس کے وہ تاریکی دل نیلوفری
میں رجوع کر کے اسکو بیہوش وبیخبر کر کے وہاں سے سیر کرتی ہوئی تمام اعضا وشریان
کو غافل کرتی ہے جب عادت پکڑتی ہے اس کو خواب کہتے ہیں اگر یا تجلی ہوتی
ہے تو موت کہتے ہیں یعنی النوم اخ الموت عبارت اس سے ہے - اس طاقچہ میں
طلعت رب روحی ہے ہمیشہ اپنی محل میں روشن اور منور ہے اسی کی روشنی
تمام جسد میں ہے اسی سے تمام جسد ذی روح ہوا - جب اسکی کیفیت کما حقہ جسد
انسان میں حاصل ہو جاتی ہے وہ شعاع اپنے مرکز کی طرف رجوع کرتی ہے - تن

میں تبدیل ہوجاتی ہے جس گھر میں چراغ نہیں رہتا اُس میں اندھیرا ہوجاتا ہے
جب طلعت رب روحی نہیں رہتی تن بیکار و منتشر ہوجاتا ہے جو کچھ کہ ماہیت بدایت
و نہایت تھی ظاہر کی گئی - طریق سیر و سلوک کا معلوم کرنا چاہیے کہ پہلے فکر کو بر قرار کر کسی
جانب متفکر نہو سوا اُس طاقچہ کے اُس میں سلطان وہم ہے حکما فرماتے ہیں کہ
مثل کوکب کے درخشندہ تحت خیال میں تصور کرے کہ ساتھ اُس کے شرارہ نظر آوے گا
آخر کو ایسے ہی اُس جگہ دکھائی دیتے ہیں بعد چند روز کے وہ کواکب متفرق ہو کر کل
ایک ہو کر چاند ہوجاتا ہے روشن تر تجلی ذاتی کے قریب تر جیسا کہ رسول علیہ السلام
نے خبر دی ہے سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ فِي لَيْلَةِ الْبَدْرِ جب یہ تمام مراتب
سالک کو حاصل ہوجاتے ہیں اُس کے بعد تجلی انسانی حاصل ہوتی ہے چنانچہ
حدیث نبوی ہے رَأَيْتُ رَبِّي فِي لَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ شَابٍّ
أَمْرَدَ قَطَطٍ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ
بَرْدًا أَنَامِلِهِ فَعَلِمْتُ بِهَا عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
جب یہ واقع اُس کے حال پر واقع ہوا اُسوقت جاننے کہ پایہ ولایت پر پہونچا اور
سرمایہ توحید بہم پہونچا کہ بحسن عاشق و معشوق جوشیدہ ہو کر پیالہ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ
شَرَابًا طَهُورًا نوش کر کے حال سے بے حال ہو کر دیدہ نامحرمان سے کامل و مکمل ہوجاتا
ہے جو کوئی اس سالک کو اُس وقت کو دیکھتا ہے آزادگی حاصل کرتا ہے اور جو اعتقاد
و اخلاص سے اُسکی صورت دیکھتا ہے گویا تجلی خاص کو دیکھتا ہے - بیت
گر تجلی خاص خواہی صورت انسان ببیں   ذات حق را آشکارا اندر ان خندان ببیں
الحاصل جب سالک اس شغل کو شروع کرتا ہے اُس کے خطرہ میں سفیدی آتی ہے
وہ سفیدی حکم آب منی کا رکھتی ہے مو بمو سر سے ناخن پا تک طلعت ہوجاتی ہے
تمام خون حکم آب منی کا پکڑتا ہے اصطلاح جوگ میں اسکو جبندر کہتے ہیں یعنی
ماہ محیط جسد ہے - جس کسی کا یہ فکر کامل ہوجائے اقسام سموم معدنی و حیوانی و
بادی اوسکو ضرر نہ کریگا اور جو کوئی اوسکو باعتقاد دیکھے علم و فضل و ورع و
کشف و کرامت و اجابت دعا اُسکی اختیار میں آجائے تلون اُسکا شل یقین کے
ہوجائے نعوذ باللہ اگر سالک کسی ظالم بے رحم قاتل اہل اسلام کو گرفتار

کرنا چاہے تو نام ظالم مع اس کی ماں کے اس شکل میں مقرر کرے ساعت زحل یا مریخ میں تصور کرے اول بیل اسکا سیاہی ہوگا سات روز تک کرے کہ خوب سیاہی معلوم ہو بعد اسکے اس کی خانہ خرابی و بربادی ہوگی اگر سرخی تصور کرے بیماری بیقراری وخرابی اور اس کے سلسلہ میں آزاری پیدا ہوگی اگر زردی تصور کرے سستی وضعیفی پیدا ہوا اور اس کے سلسلہ میں تنزل پیدا ہو۔ تا بیا برائے ترقی کاروبار و فائدہ خلایق یا خود بلون ماہتاب مع جگنوگی حاجات اس شکل سے تصور کرے جب وہ مراد بشکل ذرہ آفتاب اس کے کشف میں ظاہر ہو تو معلوم کرے کہ آثار اجابت ہیں اگر کوئی مارگزیدہ یا زہر دادہ رو برو آوے تو سالک تصور کرے اگر اس کے کشف میں کوئی چیز بصورت بد نظر آوے تو سمجھ لے کہ اچھا ہو جائیگا سالک کو چاہیئے کہ بنا کی ہوئی ترقی کے لیئے بوقت طلوع آفتاب شروع کرے اگرچہ حجرہ میں ہو مگر اپنا سینہ آفتاب کی طرف دوپہر تک متوجہ رکھے۔ اگر کسی کے قہر کا خیال کرے تو بوقت زوال آفتاب شروع کرے صورت جانور اس شکل میں تصور کرے جب یہ جانور کا رنگ پکڑے پھر تصور کرے کہ تمام دنیا کو اپنے قبضہ میں لایا۔ اگر صورت مورچہ تصور کرے قوۃ مورچہ پاوے الغرض جس جانور کا تصور ہوگا اسی کی قوۃ پیدا ہوگی وہ شکل یہ ہے۔

ایضًا۔ جب سالک ساتویں درجہ سے گزرے تو قدم عالم قدم میں رکھے ماہیت وجود قدم کو پاوے ہر ذات متشخص کے لیئے وہ ذات ہے کہ بدایت و نہایت نہیں رکھتی ابد و ازل وصف اسکا ہے کون و مکان اس منزل سے تصور کرے وگرنہ ہر منزل سادگی و آزادگی ہو پس جب حق سبحانہ تعالے طلعت جمال و کمال اپنی سے متجلی ہوا و فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ سایہ وجود قدم صورت شہود عدم میں گرفتار ہو کر سراب وار ہر صورت میں نمودار ہو کر بلا کیفیت حسب قابلیت معنی اجمال بصورت اجمالی پیدا ہوا ور سر میں پوشیدہ ہو کر جوہر مہیا میں مستور ہوا و ردائرہ شفافی دو صورت اجمالی دائرہ میں آکر حسب استعداد اس میں سمانے۔ ایک جانب اس کے دائرہ معنی دوسری جانب صورت پکڑ نا اس دائرہ مہیا کا بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ اس سے اشارہ ہے پس وہ دائرہ بیک دائرہ با تمامی معنی مہیا ہو کر

سر برآورده ہو اُسکو فلک الحیات بھی کہتے ہیں اور فلک ثوابت بھی اُس کا نام ہے
کہ ہر چیز اُس فلک میں ثابت ہوتی ہے خصایل ہر خاص وعام کے اُس میں ہیں
اُس کو فلک کرسی بھی کہتے ہیں اُس سے نیچے سات فلک ہیں اور چار کرہ طبایع
کہ وجود میں آئے ہیں باقی اُن کے فروغ لا تعد ولا تحصیٰ ہیں جیسے وہاں تجلی
ہوتی ہے ہستی کے موافق یہاں ہوتی ہے فلک ثوابت اپنی حرکت میں ثابت ہیں
اُن سے ہر دقیقہ فیض لیکر عالم سفلی کو مفیض کرتا ہے مگر حرکت اُسکی کونیت عالم سے
ہے نہ بیقراری سے شب و روز اطلس کو ایک دورہ ہے ساتھ حرکت عرشی کے اگر
دورہ ہوتا تو مرکز قایم نہ رہتا خطرۂ فاصل ہر شے کا برابر نہ آتا نہ یہہ محسوس ہوتا مگر
کشف کے ساتھ دو فلک کرسی سے ۲۸ منازل ہیں جب اِن ۲۸ منازل کو عرش
پر منقسم کرتے ہیں تو بارہ بروج پیدا ہوتے ہیں اور ہر برج کی طبیعت اور خصلت
جدی جدی ہے جب وہ اپنا عکس منازل میں ڈالتے ہیں تو تاثیرات پیدا ہوتی
ہیں پروردگار عالم نے فی الجملہ کاروبار دُنیا کو اُن کے متعلق کر دیا ہے ہر منزل میں
ہزارہا تاثیرات ہیں عالم شہود پر قدم وجود سے کہ جد وتلاش میں ہے کیونکر دسترس
فہم کی نہیں عنایت ازلی الازل سے ساتھ ماہیت فلک الحیات کے پہونچے اسوقت
اطلاع ہو اور وجودات اسمار آلہی بصورت اسمار کونی وجود میں آکر معنی اسمار آلہی قایم
بذات ہیں جب معلوم تقاضا کرے تو علم حاصل ہو اور معلوم کونی ہو کر علم قایم بالذات
ہو اسمار آلہی افعالی فعل میں آتے ہیں عالم موجود ہوتا ہے اور جب کشف کے سچ
دیکھیے کہ عالم وعلم ومعلوم ایک قبیلہ سے ہیں اور اسمار حق سبحانہٗ تعالےٰ کی ترکیب
۲۸ حروف سے ظاہر ہوئی اور ہر ایک اسم متبرک انہی حروف مذکورہ سے مرکب ہے
مگر خواص کے نزدیک ایک کے معنی جدے جدے ہیں چنانچہ مادہ تمام جہان وجہانیاں
کا انہی ۲۸ حروف کے متعلق ہے اگر یہ نہوتے تو کون ومکان بھی نہ ہوتا بلکہ
جبروت سے ناسوت تک ترکیب حروف کی ہے خواہ کوئی خواہ آلہی تنزل کرکے صورت
کونی پکڑیں اور کوئی صورت اسمار آلہی ہے اسمار آلہی قایم بذات ہیں اور پروردگار
عالم نے اسمار افعالی کو موافق حسن اُن کے تجلی اور خواص بخشے ہیں وجود اُن کا
نہیں ہے صرف آرایش ہے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جب تمام کونی ومکان بجود

ہوکر سجاں خود واثق ہوا پس سالک کو چاہیئے کہ امور مذکورہ پر بخوبی نظر کرے انکو
ذہن نشین کرکے اودھر ملاحظہ کرے کہ جو عالم کبیر میں ہے بے کم وکاست عالم صغیر میں ہے
جس نے اس کی سیر کرکے آگہی پائی اس نے عالم کبیر کو دیکھا اول پروردگار عالم نے
حقیقت انسان پر تجلی کی بعدہ اس میں ظہور لایا مگر اس میں مستور اور عالم کبیر میں ظاہر
اسی واسطے پہلے ترکیب مقامات پر آگہی ہونی چاہیئے تاکہ حقیقت انسان کو بآسانی
پاسکے سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ جو کچھ کہ عرش سے فرش
تک نور وجود میں آیا ہے اور آویگا تمام فیض فلک ثوابت سے ہے اور خاک ثوابت
زیر عرش کے ہے سالک سبکو اپنے میں تصور کرے اور زیر چرم سے تا مغز سر کرسی
فرض کرلے اسواسطے کہ جو کچھ کہ کرسی میں نمایش اور تاثیر ہے تمام معنی سر انسان میں
ہیں ایک ایک تجلی کرتے ہیں جب یہ تمام منازل فہم میں سالک کے آجاتے ہیں تو اسکو
نظر میں دو عالم ایک معلوم ہوتے ہیں جاننا چاہیئے کہ راست پیشانی آفتاب و جانب
چپ ماہتاب او صورت جملہ منازل کی ایک ایک کرکے تصور کرے اسطرح پر کہ اندر
سر کے بصورت منازل ظاہر ہوں اور ترکیب بروج اون منزلوں کی فہم میں لاوے
کہ تمام بروج وحروف حاصل ہوں اور کشف اسماء آلہی بصورت کوئی اس کو روشن
ہوا گر اس حقیقت پر پہونچ گیا یقین جانے کہ عالم اس کے فیضان سے معمور ہوا اور
وہ شخص انسان کبیر ہوا اور مرتبہ اس کا انسانیت سے بڑھجاتا ہے جملہ عالم اسی کے
تاثیرات سے موثر ہوتا ہے عالم کا اثر اسپر نہیں پڑتا حقیقت اس کی حروف وحدت
ہوجاتی ہے تصرف کے ساتھ ہر شخص کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے خواہ یہ ہو یا نہو۔
متصرف حقیقی تصرف کرتا ہے البتہ اسکو روشن ہوجاتا ہے اور قبولیت اس کے
ہاتھ میں دیتے ہیں اس سے باختیار صادر ہو یا بے اختیار یہ مقام قرب فرایض ہے
إِنَّ اللّٰهَ يَنْطِقُ بِلِسَانِ الْفَقِيرِ جو کچھ ماہیت عالم کی ہے اسکو معلوم ہوجاتی
ہے اور تصرف بدنی کو بھی پاتا ہے۔ جب سالک ساتوں مراتب مسطورہ بالا کو طے
کرکے اسپر قادر ہوجاتا ہے تو حال اسکا ایسا ہوتا ہے کہ وہ تمام منازل کو ایک جگہ
تصور کرلے سکتا ہے بحکم اللہ تعالے اگر یہ چاہتا ہے تو تمام منازل کو دیکھنا چاہیے
دیکھے اوسے واسب ہے اگر نہو سکے جہاں پہونچے اسکو استحکام سے فہم میں رکھے

کر اسکے استحکام کے ساتھ آخر تمام منازل کھل جاتی ہیں اجد اسکے یہ کیفیت ہوتی ہو
کہ جملہ کائنات پر ناظر ہوتا ہے اور شعور بشریت نہیں رہتی مگر یہ سوا اسکے مرشد دقیقہ
دوست وثق محرم اسرار پر اسکا اظہار کرنا درست نہیں ہے۔ شناخت اسکی یہ ہے
کہ خلوت خانہ سالک میں جاکر اپنا ہاتھ اس کے بدن پر رکھے بعدہ آہستہ آہستہ
اپنا ہاتھ سالک کے پیر پر کھینچ لے تاکہ وہ ہوشیار رہو اور سات روز مرابنہ نگہبانی
رکھے اور آغاز کار اس سالک سے ایک آواز ایسی پیدا ہوتی ہے کہ انسان و حیوان
جو سنے مدہوش ہو جاتا ہے کچھ خبر نہیں رہتی کہ میں کون اور کہاں ہوں مگر
یہ آواز حرکت افلاک سے ہے بغیر کشف کامل اسکا دریافت کرنا ناممکن ہے۔
فائدہ یہ تدابیر کہ جو مریدوں کی نسبت کہی گئیں اسوقت ہیں کہ جب سالک شعور بشریت
سے جدا ہو کر مقام صمدیت میں پہونچے۔ دوسری تدبیر چولا بدلنے کی کہ اہل ہند
سنکو بل کر بھی کہتے ہیں یعنی اگر سالک چاہے کہ تن مردہ میں نفوذ کرے تو اسکے
سامنے بیٹھ کر تصور کرے یہانتک کہ خود فانی ہوگا اور بحکم پروردگار مردہ زندہ
ہو جائیگا قوی یا ضعیف جیسی حالت اس مردہ کی ہوگی وہی کیفیت اس کی بھی
ہو جائے گی اور وہی خصائل پیدا ہونگے اگر اس جسم سے پھر آنا چاہے تو
بدستور اس میں تصور کرنے سے چھوڑ سکتا ہے یعنی اسکو اختیار ہو جاتا ہے کہ
جب ایک تن گندہ ہو جائے دوسرا بدل لے مگر یہ امر نہایت مشقت سے ہاتھ
آتا ہے اسکے واسطے صحبت استاد کامل و عامل و اپنی مشقت و ترک حیوانات
جلالی و جمالی و صفائی و آلائش دنیا و خلوت و مشغولی و دوام لازم ہے بعد اس کے
جبتک جملہ منازل فلکی کو ساتھ اپنے اعضا کے تصور نہیں کر سکتا اور تمام اعضا
کو ایک وہم سے نہیں دیکھ سکتا یہ عمل میسر نہیں آتا اکثر سادہ اہل ہند اس عمل کو
کرتے ہیں اور یہ حکمت آدمی اور جانور سب
کے جسم پر ہو سکتی ہے۔ اس عمل کا طریقہ
اسطرح ہے کہ جس طرح جا سکتا ہے اسی طرح
آ بھی سکتا ہے شکل ہذا کو بخوبی فہم میں لاوے
غلط نہ ہو جاوے وہ شکل یہ ہے۔
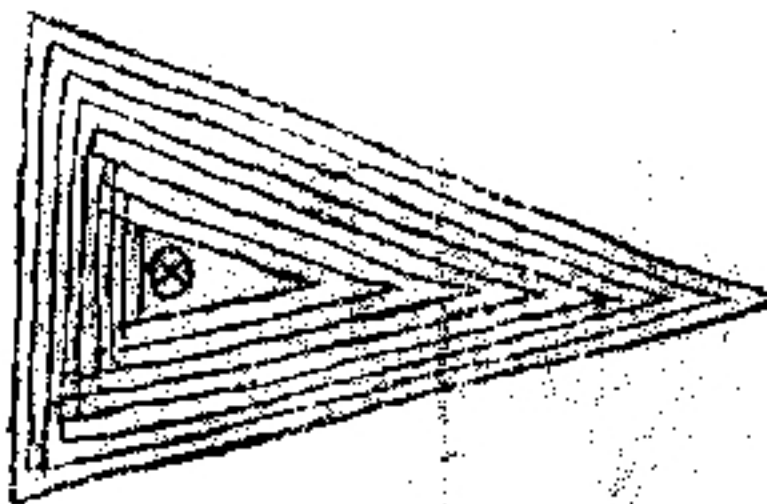
56

آٹھواں باب

معرفت فساد جسد اور ظاہر ہونے علامات میں

جاننا چاہیے کہ معرفت اختلاف عناصر و غلبہ تفاوت مزاج اور ہر ایک کی حدود پہلے اور انتہا سے ہر ایک مفصل معلوم کرے وصل ظہور انسان یا محبت سے ہے جیسا کہ کہا ہے

پس جب محبت سے خودی میں آیا نور ہوا۔ جب نور کو تنزل ہوا نار ہوئی جب نار کو تنزل ہوا ہوا ہوئی۔ جب ہوا کو تنزل ہوا پانی ہوا۔ جب پانی کو تنزل ہوا تینوں منقلب ہو کر جسمانیت خاک پیدا ہوئی اور ایک شکل دوسری دکھائی دی جب اس میں ترقی ہوئی حسن خاک پاک ہوا اور اس نے استعداد جمادی حاصل کی جب وہ حاصل ہوئی تو لازمہ اعضا اور اس کے متعلق اشیا کی نمود ہوئی شروع ہوئی یہانتک صفت نباتی تھی جب اس سے آگے بڑھا حیوان نام پایا جب اپنے اوصاف سے تجاوز کیا نطق ناطق کے قریب ہوا خلق اللّٰہ آدم علی صورتہٖ معنی و صورت قبول کرکے اسوقت وجود انسان — تخلقوا باخلاق اللّٰہ ہوا۔

چنانچہ ہر ایک عناصر ظاہر ہے ان میں اُن کے اختلاف کو معلوم کرنا ضروریات سے ہے یعنی جب خاک میں بیوست حد اعتدال سے زیادہ ہو جاتی ہے تو باد غلبہ کرتی ہے اور وہ آب کو جذب کرتی ہے کہ حیوانیت نہیں رہتی بقدر بالطور رطوبت کے صفت نباتی ہوئی جب صفت نباتی ہوئی تو اسپر کوئی دوا کارگر نہیں ہوتی کسواسطے کہ نباتات پر نباتات کیا اثر کرسکتی ہے۔ حیوانیت پر نباتات فائدہ کرسکتی ہے اور نباتات جبھی ٹھہر سکتی ہے کہ اسکو پانی کا فیض پہونچے جب وہ اپنے کرہ سے تجاوز کرتی ہے تو خشک ہو جاتی ہے کسواسطے اس کے باطن میں آتش ہے وہی سبکو تباہ کردیتی ہے۔ صفت جمادی ہو جاتی ہے جب صفت جمادی ظاہر ہوئی ہر چہار جانب توجہ کے اثر فنا ظاہر ہوا عالم صغیر تاراج ہوا کسواسطے کہ جب اتحاد و اعتدال عناصر میں فرق آجاتا ہے وہ کیفیت کہ جو کیسر و انکسار ارکان حاصل ہوتی ہے اُس کو مزاج

کہتے ہیں وہ بگڑ جاتا ہے اس کے بگڑنے سے حجاب حائل ہوکر قوت ادراک کم
ہوکر چھپ جاتی ہے اگر بفضل ایزدی اعتدال قایم رہتا ہے تو عبادت بھی بخوبی
ہوسکتی ہے تصور بھی بخوبی ہوسکتا ہے اعمال موثر ہوتے ہیں ورنہ اس کی مثال
ایسی ہے کہ جوں جوں چراغ میں سے تیل کم ہوتا جاتا ہے روشنی اوس کی کم
ہو ہوکر آخر کو بجھ جاتا ہے یا بیہودہ وفضول طور پر بتی اوکسانے سے بتی ختم
ہوجاتی ہے چراغ گل ہوجاتا ہے اوسکے ساتھ ہی کسی قدر تیل کم ہوجاتا ہے
یعنی آب منی کو ذرتاً فوقتاً فضول طور پر خرچ کرنا کہ جسکے ساتھ روح بھی خارج
ہوتی ہے موجب فنا کا ہوتا ہے پس لازم ہے کہ اپنی محافظت رکھے اور حق
تعالے کے کرم کا امیدوار رہے اس کی بحث اوپر بیان ہوچکی ہے اور میر واقف
ہوکر کیفیت حدوث عالم صغیر پر اور اس کی نشانیوں پر خوب ایک ایک کرکے
مطلع ہو جب ایک ان سے پیدا ہو ہوشیار رہے اسطرح پر کہ جیسا اوپر بیان ہوا
ہے تو عامل ہوجاتے پس چاہیے کہ اول خصایل ذمیمہ کو رفع دفع کرکے بندگی
پروردگار عالم میں بیشتر قدم رکھ کر مستحکم رہے کہ اسی میں نفع ہے۔

مطلع اول جو شخص اپنا حال خیر وشر سے دریافت کرنا چاہے تو اس کو چاہیے
کہ جبکہ آفتاب ایک نیزہ بلند ہو جنگل میں جاکر ہموار زمین پر کھڑا ہوکر منہ طرف
غرب کے کرکے اپنی نظر کو انگشت پا سے سایہ پر لیجا کے وہاں سے بتدریج
سایہ سر تک پہونچے اور اس سایہ کا تصور کرے سایہ تصور اپنا برابر اپنے ہوا پر
لیجاوے تاکہ بلندی آسمان تک نظر پہونچے مگر اس میں اصلا اعضا کو حرکت نہو
اور دونوں ہاتھ برقرار رہیں۔ دوسری جانب دیکھے بھی نہیں اپنے سایہ پر
ہی نظر جمائے رہے بعد تھوڑی دیر کے ایک سایہ نظر میں آئیگا کہ وہ سایہ
سالک ہی ہے بعد تھوڑی دیر کے اس سایہ میں ایک مرد سپید پوش بزرگ معلوم
ہوگا معلوم کرے کہ ابھی عمر بہت باقی ہے بفراغت تمام عبادت آلہی میں مشغول
رہے اگر اس سایہ میں کوئی دست وپا دیکھے تو معلوم کرے کہ عمر عامل کی پندرہ
روز کی ہے اگر بے کانوں کا دیکھے تین روز کی اور باقی ہے اگر ایک ہاتھ نہو
تو ایکسال کی عمر اور ہے اگر دونو پیر نہ دکھائی دیں تو بھی یہی حکم ہے اگر ایک پیر

نہ معلوم ہو تو دو سال کی اور زندگی جانے اور انگلیوں کا قیاس بھی اسی طرح کیجیے
مطلع دوم یعنی آئینہ صاف لیکر اس میں اپنا عکس دیکھے اگر سایہ یعنی اپنا عکس
نہ معلوم ہو تو معلوم کرے کہ اجل قریب ہے اسی روز مر جائے باقی احتمالات
مثل مطلع اول کے ہیں مطلع سوم اگر بول و براز بے ارادہ آویں تو معلوم
کریں کہ موت نزدیک ہے پس اگر چاہے کہ یہ علامت دور ہو اور اس کو کرے
تو جانب شرق منہ کر کے مربع بیٹھے جیسے کہ باب ریاضت و چلہ میں بیان ہو آئے
اور فکر کو ہر شکل اور موضع و رنگ و صورت پر کرے جس طرح کہ ساتویں باب
میں ذکر ہوا ہے یا شکل و کلمہ سمجھے تا کہ موضع ہفتم کہ راہ ہے سفید و روشن و ریشن
سر چشم دل دیکھے ساتھ فہم درست کے ناف سے اوپر کو کھینچے کہ اوپر تک پہونچ جاوے
جیسا کہ سکھمنا راہ بھی ہوں اسوقت خیال کرے کہ یہ آب حیات برساتی ہیں کہ
آب منی وقت صحبت کے دماغ سے مترشح ہوتی ہے خیال کرے کہ سکھ ہنی و ناد
ہر دو باہم درمیان مل گئے پانی اندر سے باہر پڑتا ہے بدن پر ٹپکاتے ہیں اس
خیال کو شب و روز پیوستہ و مستحکم رکھے کہ رنگ اس علامت کا زائل ہو جس وقت
یہ علامت پیدا ہو عمل مذکورہ میں مشغول ہوں۔ تب لیاس اس کا یہ ہے کہ دل تو
خلوت اختیار کر کے جملہ عوارضات روحانی و جسمانی سے محترز ہو کر شغل حبس دم
کی یہانتک مشق بڑھاوے کہ دم دماغ میں جا کر محبوس ہو جایا کرے جو اس کو
پورا کر لیتا ہے اس کے روح اوسکے اختیار میں ہو جایا کرتی ہے اہل ہنود اسکو
پراناین یام کہتے ہیں۔
ایضاً دونوں انگلیوں سے کان کے سوراخ بند کرے اگر احساس آواز نہ ہو تو
علامت فساد ہے ایضاً ایک ہاتھ کی انگشت شہادت ایک آنکھ پر اور انگشت
دوسرے ہاتھ کا دوسری آنکھ پر رکھ کر دبائے اگر درخشندگی پیدا نہ ہو تو علامت
فساد ہے اگر بغیر کسی مرض کے وسط چیا میں سے گرہ نہ دکھائی دے معلوم کرے
کہ اجل قریب ہے اور یکایک آنکھ کے آگے چیا تک دکھائی دینا بھی علامت بد ہے
اگر یہ نشانیاں پیدا ہوں جان لے کہ اذا جاء اجلھم لایستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون
پہونچ گیا ہے کاروبار معاش سے دست کش ہو کر یاد حق میں عمر صرف کرے

خاتمہ بالخیر ہو ۔ عوذ توقبل ان تموتو کا دھیان کرلے

ایضاً علامت مرض کا دریافت کرنا اسطور پر ہے کہ سر خنصر ناف پر رکھے اور سرا ابہام کو پیرہ پیٹی پر رکھے جبتقدر یعنی چھوٹی ہوگی اتنی ہی عمر کم ہے مگر یہ حکم مرد تنبل کے واسطے نہیں ہے اُس کو چاہیئے کہ دو ہیرکے نرانگشت کو بوسہ دے اگر وسے سکے صحت کلی ہے اور جتنے ہونٹ اُس سے دور ہونگے اتنی ہی بیماری سخت ہے اگر نہایت تنبل ہو سیدہا کھڑا ہوکر ہر دو انگشت برابر رکھے اور متصل نظر ناخن پر کرے اگر دکھائی دیں بے علت ہے اگر نہ دکھائی دیں مریض ہے تنبل یعنی فربہ آدمی ۔۔

نواں باب

تسخیرات کے بیان میں

جب سالک ریاضت و عرفان علم ابدان و معرفت قلب و اجبال انسان و وہم و خیال سے گذرجائے بعدہ دریافت کرنے عالم مثال میں آوے کہ صورت مثال یا ارواح مثال کہ اُس کی تمثیل کس نوع سے ہے اگر چاہے کہ صورت مثال سے روح مثال کو دیکھے تو اُس کو ایسی حکمت چاہیئے کہ وہ جسم مجسم ہوجائے اُس وقت روحکا معاینہ ہو یہ اسوقت تک ناممکن ہے کہ جب تک یہ بشریت اور مقید بہ ہوش و حواس ہے پس چاہیئے کہ پہلے تزکیہ و تصفیہ تن و جان کرے کہ اردا حنا اجسادنا اردا حنا اُسکا حال ہو ساتھ دور ریاضت و تقلیل طعام و تقصیر شرب و اندک کلام و کم خواب و احتراز حیوانات جلالی و جمالی اور اختیار کرنا چند نباتات کا اکل ہیں اور اختیار کرنا خلوت کا اور جامہ بے دوختہ پہنا سر برہنہ رکھنا اگر باہر آوے تو تین چار گز کپڑا اُس سے باندہ کر نکلے اور وقت قراءت عمل کسیکو اپنے پاس دخل نہ دے دو سال برابر خلوت میں رہے رات کو دعوت کبیر دن کو بقدر توجہ کرے مگر شروع ماہ سے شروع کرے اور دوران خلوت میں برابر روزہ رکھے فوت نہ کرے پہلے دن جو شروع کرے اول شب ہر دو عزائم کو دس مرتبہ پڑھے اور چالیس روز تک ہر روز دو نو عزائم کو دس دس بار روز زیادہ کرتا جائے کہ دونوں عزائم آٹھ سو مرتبہ ہوں جب سال بھر کریگا تب اسکو کچھ معلوم ہوگا خلوت میں پانچ مرد شل سایہ کے ظاہر ہونگے ان کی حرکت دکھائی دیگی مگر صورت معلوم

کئی مرتبہ ایسا ہوگا جس وقت کہ ایسی چیزیں ظاہر ہوں تسبیح یعنی عامل باواز بلند کہے
لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ جب چند روز اسی طرح کہے گا صورت سایہ نظر آئے گی چاہیئے
کہ بدستور مشغول رہے دو تین ہفتہ اور کرے کہ عامل کو کوئی چیز دکھائی دیگی اور اگر کچھ نہ ہو تو اپنی تسبیح میں مشغول
رہے اگر تنہا ہی نے دعوت شروع کی اول تو حال اسکا ایسا ہی ہوگا پھر یکایک کسی شب کو اسکے حجرہ میں اسطرح
کا غوغا پیدا ہوگا کہ گویا کسی بادشاہ نے شکست پائی اور خراب ہوا اور دوسری جانب سے
دتار اور قتل و سختی و بے نیازی ہوگی جب ایسا معاملہ گزرے اول تو دہشت
نہ کرے اور اگر ڈر کر اٹھ کھڑا ہوگیا بس چاہیئے کہ ہوشیار رہکر جاکر وضو کرے دوگانہ
تحیۃ الوضو ادا کرے اور جناب سرور کائنات پر درود بھیجے اور پھر اپنی تسبیح میں
مشغول ہو سات شبانہ روز اسی طرح گزارے بعد ساتویں روز وقت صبح ایک مرد
سفید داڑھی والا بوضع مشائخ اس کی خلوت خانہ میں آکر سلام علیک کہیگا تجھ
پر علیک السلام کہے اور دو زانو ہوکر اپنی تسبیح میں مشغول ہو کچھ اس سے بات نہ کرے
اگرچہ وہ کچھ پوچھے بھی تو جواب نہ دے سات روز اسی طرح گزارے ساتویں روز عامل
ایک تھالی یا شکر خوردہ یا لال باہر خلوت خانہ کے دروازہ کے دائیں طرف باہر بیٹھا
باندھکر کھونٹی پر بٹھا دے اور خود ذکر میں مشغول ہوکر وہی پیر مرد حاضر ہوکر سلام علیک
کہہ کر اسکا بات آغاز کریگا اور کہے گا کہ اس زمانہ کے ایسے لوگ ہیں کہ انسانوں کے
مزاج میں رحم نہیں ہے اور نہ احسان نہ آدمیت سوائے نفاق و عداوت کے اور
کچھ نہیں جانتے - جو کچھ جواب نہ دے ذکر میں مشغول رہے تب وہ کہے گا کہ تیرا مقصد کیا
ہے بیان کر کہ تجھکو تیرے مطلب تک پہونچاؤں حکم خدا اسی طرح ہوا ہے تب عامل
باواز نرم کہے کہ مجھکو مسلمان جانتے ہو وہ کہے گا کہ یہی سبب ہے کہ میں تجھکو کچھ
نہیں کہتا ورنہ تمام عالم کو ایک دم میں پامال کرسکتا ہوں پھر یہ کہے کہ حضور اس
قدر سختی سے پوچھنا چاہتے ہیں مجھکو طاقت نہیں کہ کچھ پوچھ سکوں پھر وہ
شکوہ اور تلبیس کریگا اور کہے گا کہ میں کیا کروں تمام ارواح انبیا و اولیا منتظر ہیں کہ
تمکو عامل تک پہونچا ملاقات کرا جو اس کا مدعا ہو توجہ کرکے حضرت الوہیت سے
پورا کرا دیں پھر عامل پوچھے کہ تمھارا نام کیا ہے وہ کہیگا کہ علیقا پھر پوچھا کہ آنحضور
تنہا ہیں یا مصاحب دوسرا بھی ہے مرد روحانی کہے گا کہ ہم دو ہیں پھر پوچھے کہ نام

دوسرے بندکا کیا ہے وہ کہیگا کہ تونہیں دیکھتا - یہ انکار کرے تو پھر وہ مرد روحانی آواز
بلند کہے گا یا اخی مصافحہ کرو اور بیٹھو اور کہے گا کہ اے عامل مقبول حضرت حق تیرا کیا
مدعا ہے جواب نہ دے جب وہ تیسری بار پوچھے کہے کہ میں ارواح علوی و سفلی کو
دیکھنا چاہتا ہوں جسوقت چاہوں حاضر ہوں اور حالات اہل قبور واقعات عالم
مجھکو دکھائی دیں - یہ سنکر دونوں غائب ہوجاوینگے بعد ایک ساعت کے حاضر ہوکر
سلام کہکر بیٹھکر کہیں گے کہ تمہارا مدعا عالی ہے عقل میں نہیں سماتا مگر اللہ تعالے
رحیم وکریم ہے اپنے بندوں کو بہت دوست رکھتا ہے اُس نے اپنے کرم سے تمہارا
سخن قبول فرمایا اوٹھو کہ تم کو ارواح انبیا و اولیا کے روبرو لیجاویں - یہ اوٹھے اور
عرض کرے کہ اگر پردہ بشریت میرے آگے سے اُٹھ جائے تو بہت مناسب ہے ، بے پردہ
دیکھوں یہ سنکر پوچھیں گے کچھ تحفہ بھی رکھتا ہے یہ کہے کہ تم کو معلوم ہے پھر اس سے
پوچھیں گے کہ کیا تحفہ ہے عامل کہے کہ یہ پرند تحفہ ہے وہ اُس کو دیکھکر خوش ہوکر اُس
کو لیکر نظر سے غائب ہوجاوینگے بعد ایک لمحے کے حاضر ہوکر کہیں گے کہ استقبال کرکہ آنحضرت
حضرت رسالت پناہ وجمیع انبیا واولیا تشریف لاتی ہیں عامل دائرہ سے ایک قدم
باہر رکھکر رسالت پناہ آواز بلند اللہ اکبر کہے اسوقت حجاب بالکل اُٹھ جائیگا تمام ارواح
کا مشاہدہ کریگا جو پوچھنا ہو کل پوچھ لے جو مشکل ہو اُس کو حل کرے آخر حضرت رسالت
پناہ اپنا دست مبارک اُس کے شانے پر رکھکر فرماوینگے کہ جو کچھ تماشائے باطنی تھا
سب تو نے دیکھا اب کیا مقصد رکھتا ہے - یہ عرض کرے یا رسول اللہ جب میں
چاہوں زیارت روحانیان سے مشرف ہوں حضرت دیکھیں گے کہ علیقا تمیقا
حاضر ہونگے رسول علیہ السلام ارشاد فرماوینگے کہ جب یہ چاہے اسکی آنکھوں سے
پردہ اوٹھا دیا کرو اور روحانیوں سے ملا دیا کرو وہ دونو قبول کرینگے پھر یہ کہے
کہ یا رسول اللہ کچھ نشانی ہو تو بہتر ہے پھر حضرت علیہ السلام فرماوینگے کہ تم نے بھی
کچھ تحفہ دیا ہے اسپر یہ سکوت کرے وہ موکل کہیں گے کہ ہاں لایا ہے پھر حضرت
موکلوں سے فرماوینگے کہ نشانی دو وہ موکل رسول علیہ السلام کے ہاتھ میں نشانی دینگے
مثل بیضہ کے اُس کو رسول مقبول عامل کے ہاتھ میں دینگے یہ اُس کو فوراً نگل
میں چھپا لے وہ غائب ہوجائیگا عامل نظر بطرف رسول علیہ السلام رکھے پھر حضرت

اسکو فرماوینگے جب توجا ہے گا دونوں ہاتھوں کو ایک جگہ کرکے سات بار عزائم پڑھیگا وہ سینہ پیدا ہوگا اس کو دیکھو اُس کا لکھا پڑھو پس اُس کے پڑھتے ہی تمام عالم ارواح علوی و سفلی حاضر ہونگے اگر پیش اہل قبور جاوے ایسا ہی کیجیو جو شخص تمام عمر میں ایک بار اس عمل کو کرلیتا ہے پھر تا قیامت اُس کو کافی و وافی ہوتا ہے کرم پروردگار عالم سے احوال اہل قبور تمام معلوم ہوجاتا ہے - جو کچھ ہم کو معلوم تھا وہ بیان کیا گیا - اب سند شرائط معلوم کرنی چاہیئے -

طریق دعوت

جب دعوت شروع کرے تو پہلے شرائط بجالائے اُس کے بعد دعوت دے - عروج ماہ میں دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ کو پہلے روزہ رکھے پھر پنجشنبہ کو روزہ رکھکر صبح صادق کے وقت اوٹھے اور غسل پاک کرے اور اُس وضو سے فجر کی نماز پڑھے مگر کسی سے بات چیت نہ کرے اور خلوۃ خانہ میں آکر اپنے معمولی وظائف میں اشراق تک مشغول رہے - پھر اوٹھکر دوگانہ ادا کرے اور اُس کا ثواب بروح پاک سرور لولاک صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و اصحاب کرام اور اپنے اقربا کو پہونچاوے پھر بیٹھکر سو دفعہ درود شریف پڑھے اور تمام اولیا کی ارواح کو فاتحہ کا ثواب پہونچائے - پھر اوٹھکر دوگانہ پڑھکر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور حضرت شیخ نجم الدین کبری اور حضرت سلطان الموحدین شیخ ظہور حاجی حضور کی ارواح کو ثواب پہنچائے اس کے بعد ہاتھ دراز کرکے یہ دعا یا غیاثی عند کل کربت و مجیبتی عند کل دعوت و معاذی عند کل شدۃ و یا رجائی حین تنقطع حیلتی اکیس بار پڑھے - اس کے بعد بہ نیت نصاب چار ہزار چار سو چالیس بار پڑھے اور اس درود کو خواہ ایک روز میں خواہ کئی روز میں ختم کرے - پھر خلوۃ سے باہر آکر شکر روٹی پر رکھکر فقرا کو تقسیم کرے اور اُن سے دعا کراوے - پھر غسل کرکے خلوۃ میں جاوے اور دوگانہ کے طریق جیسا کہ پہلے ادا کرچکا ہے بجالائے - پھر بہ نیت زکوۃ دعوۃ شروع کرے یکشنبہ سے لیکر شنبہ تک شبانہ روز ایک ایک ہزار بار پڑھے پھر یکشنبہ کو خلوت سے باہر آئے

غسل پاک سے مراد یہ ہے کہ غسل جنابت

پھر اسی طرح غسل کر کے دوگانہ بجا لائے اور خلوت میں جا کر بہ نیت عشر تین ہزار پانسو
مرتبہ پڑھے ہر روز یکشنبہ سے چہارشنبہ تک پڑھے۔ پنجشنبہ کی فجر کو حجرہ سے نکل کر
دہی اور شکر روٹی پر رکھ کر اپنے ہاتھ سے فقرا کو تقسیم کرے پھر خلوت خانہ میں جا کر
جیسا کہ اوپر طریق غسل و دوگانہ کا بیان کیا گیا ہے بجا لا کر بہ نیت نقل ایک مجلس میں
تین سو اسٹھ مرتبہ پڑھے اس کے بعد دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے اور دعاء استجابة
خوب دل لگا کر مانگے پھر منہ آسمان کی طرف کر کے اپنے سینہ پر دم کرے۔ دعائے
استجابتہ یہہ ہے یا مفتح الابواب ویا مسبب الاسباب ویا مقلب
القلوب والابصار ویا دلیل المتحیرین ویا غیاث المستغیثین
ویا مخرج المحذونین اغثنی توکلت علیك یا رب قضیت فوضت
امری الیك یا رزاق ویا فتاح ویا
باسط وصلی الله علی خیر خلقه محمد واله
اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین
پھر خلوت سے نکلکر چند جانور بازار سے خریدکر خود اپنے ہاتھ سے چھوڑ دے
اور پھر غسل و دوگانہ ادا کر کے خلوت میں آئے اور بہ نیت دور مدور اکتالیس بار
پڑھے پھر خلوت سے نکلکر چار یا پنچ گز سیاہ کپڑا اپنے ہاتھ سے فقرا کو دے پھر
اسی طرح غسل و دوگانہ ادا کر کے خلوت میں آئے اور بہ نیت بذل موافق اعداد
حروف عمل بحساب ابجد جمع کر کے پڑھے خدا چاہے دعوت مستجاب ہو۔ پھر حجرہ
سے باہر نکل آئے اور فقرا کو شربت یا شکر تقسیم کرے پھر اسی ترتیب و غسل دوگانہ
سے خلوت میں آئے اور بہ نیت ختم ہر حرف ہر اسماء عربی و عبری و ہندی موافق
قاعدہ خذ حرفا قل عشرا یعنی عمل کے ہر ہر حرف کے بدلے دس دس دفعہ
حساب لگا کر پڑھے اس کے بعد تسخیر کے لیئے موافق قاعدہ مذکور کے دعوت دے
اور ایام دعوت میں ہمیشہ صائم رہے اور ایک ذرا سا وقت بھی کسی دوسرے کام
میں لگائے ورنہ دعوت کا حکم باطل ہو جاویگا۔ جو شخص اس دعوت کا سر انجام
دیگا وہ بادشاہ وقت ہوگا تمام ارواح اس کے تصرف میں آ جائیں گی اور صاحب
نفس ہوگا اور تمام دیو و جن اور انس اوس کے حکم سے باہر ہوں گے اور جو مریض

اُس کے پاس آئیگا اور یہ اسیر وہم کردیگا خدا چاہے اچھا ہوجائیگا اور جس نیت سے
پڑھیگا حق تعالےٰ اُسکی حاجت روا کریگا۔ اِس عزیمت کی اسناد میں بارہ ہزار سکتہ قریب
ہیں طوالت کے سبب قلم انداز کردی گئیں دونوں عزیمتوں کی شرط اسناد ایک
ہی طریق پر ہیں اور سند دعوت وہی ہے جو اوپر بیان کی گئی۔ دعائے کبیر یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یاحی حین لاحی فی دیمومۃ
ملکہ وبقاءہ یاحی یا قیوم یا اللہ یا رحمن یا رحیم
یا مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین یاحی
یا قیوم یا اللہ یا رب اوام ھوام رھین نسرین لبری
ای برم ھذسا اوام امرا مجیرا نہ ملکیہ اطلیہ ادابہ امھا
بہ امھابہ واعغا اشمنکا فجروا منکا وشبیکی و
ادی اددیا امھوا کلاما ملوکا اشمین کمانہ بھانہ
مھابہ ھبہ دی تکہ ساکالہ وبلکالہ واجل مرایا
خرا یا ھمنا یا شا یا ونشلیکی یا دی یوا یا دی ی وانا
ھیا میلنا یا یلکنا شمنیہ ک ھم ھمہ ھمعص متہ وتہ
کتلہ تلنہ غلیلنیہ ملطہ وطھیا یا معطا یا دادی
بودی کبد ی کیلنی فتینکا نہ بمکا یا مرنکا شمینی
ملوی ھنا مضا دیوۃ اخبلتہ سکنتہ خیاب اخبلیشہ
حبراحب تولکرا الکری ابرا یا میوما کرا یا شمنکر
فجرا ما شمھیا وازیثا شویہ جربہ ومنکا
خرنکا غرانکا لنکا مھنا ابہ دیوا دریا فنکا
مرنیا فشلینا مرینا عملنا دی فشلیحہ و
ماطلی تماثی جرفی مروثا نبوثا لوتومقد
وثا سراسا ھبرنا ھمینہ شادی منادی
فردایا شا یہ دیوا بریا طغیا سرا حوالفیثا
قمطوشاء

ایضاً - دعائے معظم و مکرم باثبات العزائم - جمیع علم و علم کیمیا و سیمیا و ہیمیا اس میں داخل ہیں۔ جو کوئی اس دعا کا ورد کریگا۔ کرو بیاں اور تمام پرندگان۔ اور چرندگان اُسکے تابعدار ہوجاوینگے - اس دعا کے بہت فواید ہیں - اور جن علوم کا کہ اوپر ذکر آیا ہے اُن کا حصول کا حوالہ اس دعا کے خواص سے بزرگوں نے تجویز فرمایا ہے - جو مسلمان جس علم کے حاصل ہونے کے لیئے عمل کریگا خدا چاہے کامیاب ہوگا - اس جگہ چار عمل بطور اختصار لکھے جاتے ہیں

عمل اول - اگر کوئی چاہے کہ زمین سے آسمان تک تمام خلایق میری تابعدار ہوجائے تو اُس کو چاہیے کہ شب جمعہ میں ایک ہزار ایک بار اس دعا کو پڑھے اور پڑھتے وقت دل کو حاضر رکھے دوسری کسی بات کا خیال دل میں نہ آنے دے اور خوش اعتقادی سے پڑھے خدا چاہے تو کامیاب ہو -

عمل دوم - اگر کوئی شخص اس دعا کو اکتالیس مرتبہ پھول پر پڑھکر آسیب زدہ کو سُنگھاوے اور یہ دعا پڑھنی شروع کرے فی الفور جن حاضر ہو جس طرح یہ کہے اُسی طرح وہ کرے - اگر اُس کو بند کرنا چاہے تو ایک لمبی گردن کا شیشہ لادے اور آسیب زدہ کے ہاتھ کے پاس لاکر یہ کہے کہ تجھکو سلیمان بن داؤد کی سوگند ہے تو اس شیشہ میں آجا اور جب وہ شیشہ میں آئے تو اُس سے دریافت کرے کہ اے دیو - یا پری تو شیشہ میں آلی یا نہیں اور اُس آسیب زدہ سے دریافت کرے کہ تجھکو تیرا ہاتھ ہلکا معلوم ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ کہے کہ ہلکا معلوم ہوتا ہے تو یقین جانے کہ اس میں آگیا پھر شیشہ کا منہ بند کرے اور مہر لگادے اور مہر کرتے وقت تین دفعہ یہ دعا اور چاروں قل اور آیۃ الکرسی ایک ایک دفعہ اُسپر پڑھکر پھونک دے اور اُس کو کسی جگہ میں دفن کردے -

عمل سوم - اگر کسی نے جادو کیا ہو - یا دیوانہ ہوا ہو تو اس دعا کو اکتالیس بار پڑھکر سرسوں کے تیل میں دم کرے اور اُسکو ملنے کا حکم دے خدا چاہے سات دن میں وہ مسحور یا مجنون اچھا ہوجاوے گا -

عمل چہارم - اگر کسی جگہ شیطان یا جن نے کوئی جگہ پکڑ رکھی ہو اور وہ لوگوں کو تکلیف پہنچاتا ہو یا پتھر پھینکتا ہو تو عامل کو لازم ہے کہ ایک پھولوں کا ہار لائے اور اُسپر سات دفعہ یہ دعا پڑھکر اُس جگہ پر لٹکادے پھر تیسرے دن ایک نابالغ لڑکی کو وہاں لیجا کر کھڑا کرے اور اُس کے گلے میں وہ ہار ڈالدے - پھر اُس کو مجمع میں لے آوے اور دعا پڑھنی شروع کرے۔ وہ جن

یا شیطان اُس کے سر پر ہوئیگا اپنا نام بتائیگا پھر اُس کو بدستور عامل شیشہ میں اُتارے اور
بند کرے اور اُس لڑکی سے کہے کہ جو کچھ تو اس شیشہ میں دیکھتی ہے بیان کر وہ بیان کریگی
پھر سوم لگا کر اُس کو بند کر کے کسی جگہ دفن کر دے طوالت کے سبب سے اس دعا کی اسناد نہیں
بیان کی گئی بہتر کلام تھوڑا ہی اچھا ہوتا ہے جیسا کہ کہا ہے خیر الکلام ما قل ودل حسبی اللہ
ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر۔ دعائے بانت العزائم یہ ہے)
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا عزمت علیکم واقسمت علیکم یا
روقائیل ویا جبرئیل ویا میکائیل ویا اسرافیل ویا عنیائیل ویا
سرقیائیل ویا عزرائیل ویا ملائک الارواح ویا بکتالوش ویا قیوطوش
ویا جمیع الملوک الجان والشیاطین بحق یا شلیش ونسیثا علیفوح
فیفوجا بد یعوجا تشلیفا متهلفیفا شفیفشا اهایہ سقور سمیا عاء
وعلیہو انہ لکم لو تعلمون عظیم انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم ان لا تعلموا علی واتونی مسلمین اهیا اشراهیا ادونی اصباوت
یا قوم اجیبوا داعی اللہ وامنوا بہ یغفر لکم من ذنوبکم ویجرکم من
عذاب الیم ومن لا یجب داعی اللہ فلیس بمعجز فی الارض ولیس لہ
من دونہ اولیاء اولئک فی ضلال یا نجبا یا نقبا یا اخیار یا ابدال یا
اوتاد یا عمد یا غوث یا قطب یا سمسار الجبروت ویا سر ھناک اللا
ھوت ویا غوث الملکوت ویا رئیس الغیب ویا رب الانس ویا روح
القدس ویا روح الامر ویا روح الامین ویا روح اللہ ویا عبداللہ
ویا انا العظیم وجنود اللہ ویا رجال اللہ ویا عباد اللہ ویا ملک
الارواح ویا نقیب الاولیاء اجیبوا داعی اللہ واطیعونی بحق خاتم
النبیین محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سما ما سا سا
سما سما سمسون واحضرونی یا اصحاب الارواح باذن اللہ بحق
یا ھو یا من ھو لا الہ الا ھو انما تکونوا للملائکۃ ربی ویا جمیع
الروحانیۃ ویا جمیع الہوا العلویۃ والسفلیین یا ... بکم اللہ جمیعا

مسخرین فی خدمتی وفی طاعتی وفی قضائی حاجتی ان اللہ علی کل
شئ قدیر وکان اللہ یا حی یا قیوم یا علی یا عظیم یا اللہ یا رحمن یا
رحیم یا ملک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین یا حی حین
لا حی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی اجب بالبضا بیل یا اللہ او
ام هوزم دهبین ونسرین بدین الحق برم هنسا ادام اتموا بجر انبیہ
ملکیہ المهکہ اداصہ مہابہ واریا اشمیکا فجر ومنکا دشلبکی وادی
وادر ما امھو کلا ما ملوکا اشمین کنانہ بهانہ هبہ درنکہ سلکاکہ
ویلکاکہ اواجل وامو اما همتا یا شا با وتسبلیکی مبادر یوا یادری
و انا هیا مینا یا بلکنا شمینہ کهہ همسہ همهہ منہ ونہ کمہ شفقتہ عنیقہ
ملطہ وطهیا یا مطایا وادی یودی کنین یکبی فشکنابہ بمطایا
مرنکا شمینی ملوی هتا مهنا دیواۃ اخینہ شکمنہ خیلبجراجبرا الکرا
الکرا ابربرا یا مرا یاکرا یا شمنکی فجرا یا شمهیا وادیثا شوبہ جریہ و
منکا مرنکا غرنکا لمنکا مهنا بہ دیوادر یا سنکا مرتیا فشینا مرتیا
نشینا مرتیا عمنکالہ فشلیخہ وماطی کانی کافی جونی مروثا ثبوثا بوثوا
مقلا ساسرا هین یا هینہ شادی منادی فرد یا شیابہ دیوا بریا
طفلیلس احو کفیشا فموطوشا یا حی یا قیوم یا رحمن یا رحیم یا ملک
یا قدوس یا علی یا عظیم یا کبیر یا متعال یا کافی یا غنی یا فتاح یا
رزاق بجبر جمیثو تا شفا عطوسا یا شا مطرشا یا شاکر درین دونا
جهہ قطر جمقیطر انلیش حمہ بطس جهلطیطلسل لد مینح والدیغ یا
قدوس یا کبیر یا متکبر یا شلیشخا ریا قطرائیل یا شیشفاریا اربائیل
یا ردغائیل وبلتا نوش دیاخل ام هذہ الاسماء بحق تا تعلمونہ من هذہ
الامر سخرتم واسرعتم واطعتم وخدمتم وتضحکتم وتوکلتم لی بجلب جمیع
المنافع والرزق د الخیر ودنع جمیع جمیع المضار عنی وعن جمیع وعما
یحیطہ سفعی دیخی داہ راهہ داهہ یا هہ یا هہ یا هہ اهہ اهہ اهہ
بہ بہ بہ لوہ لوہ لوکا یهوہ یهوہ یاود ودیا ودود یا ودود یا

ذا العرش المجید یا مبدئ یا معید یا فعال لما یرید یا حنان یا منان
یا دیان یا سبحان یا سلطان یا غفران یا برهان یا بدیع السموات
والارض یا ذوالجلال والاکرام یالا اله الا انت اسئلک بسر انت
العزائم یا رب ان تحس قلبی بنور معرفتک یا الله یا الله یا الله وان
تسخرلی جمیع العوالم من العلویۃ والسفلیۃ یا حی یا قیوم یا الله یا رب
یا رحمن یا رحیم یا ملک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین یا مقلب
القلوب والابصار ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار رب انی مسنی
الضر وانت ارحم الراحمین یا سبحان یا رب یا اله یا الله یا رحمن یا رحیم
یا حی یا قیوم یا واحد یا دائم یا صمد یا بار یا کبیر یا بادی یا زکی یا کافی
یا باقی یا حنان یا منان یا دیان یا خالق یا رحیم یا تام یا مبدع یا علام
یا حلیم یا معید یا عزیز یا قاھر یا قریب یا مذل یا نور یا عالی یا قدوس
یا مبدی یا جلیل یا محمود یا کریم یا عظیم یا مجیب یا قریب یا غیاثی عند
کل کربت ومعاذی عند کل شدت ومجیبی عند کل دعوۃ ویا رجائی
حین تنقطع حیلتی یا غیاثی اللھم انی اسئلک بحق سر ھذہ الدعاء
بانت العزائم ان تصلی علی محمد وعلی آل محمد نوزقنا ایمانا وامانا وعافیۃ
من عقوبات الدنیا والاخرۃ فانک قلت واسئل الله من فضلہ
فانی اسئلک من فضلک واسئلک من عطیتک یا حی یا قیوم یا
منان یا ذوالجلال والاکرام برحمتک یا ارحم الراحمین

اس دعا کے اختتام کے بعد اختتام بانت القدر ایک سو تین دفعہ پڑھے تا کہ دہشت ورفع
ادرام امیر اجے سو ھا بطہث سواھا

ایضاً برائے حصار ہر بلیات کے دفع ہونے کے لئے چالیس بار پڑھے اور اپنے ہاتھوں
پر دستک دے اس طرح چالیس روز تک کرے جہانتک دستک کی آواز جائے گی کوئی بلا وغیرہ
دخل نہ کرے گی بفرمان اللہ تعالےٰ۔

ایضاً برائے تسخیر چہار خا ہران روز یکشنبہ اور دوشنبہ اور سہ شنبہ کو روزہ رکھو اور چہارشنبہ کو غسل کر
کرکے جامہ پاک پہنے اور جگہ پاک مقرر کرے اور عطر لگا دے اور اپنے آگے ایک تودہ گل بارکر

رکھے اور ان اسمار عظام کو بلند آواز سے پڑھے چودہ ساعت دن تک ہر روز چار چار ہزار بار پڑھے
پندرہویں روز عامل کے خلوت خانہ میں خوشبو غالب ہو اور وہ حاضر ہوں اور عامل سے
عہد و پیمان کرے اس کے بعد عامل ان کو چاندی کی انگوٹھی دے وہ اس کو پہن لیں مثلاً ان
چاروں کے ایک بیٹے کی انگوٹھی اس عامل کو دے عامل اس کو لیکر اپنے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی
میں پہن لے۔ اور ان کو رخصت کی اجازت دے وہ جاتے وقت اس سے کہیں گے کہ جب تم
اس کو ملاحظہ کرو گے اور سات دفعہ اس دعا کو پڑھو گے ہم اسی وقت حاضر ہونگے اور جو تمہارے
لایق کام ہوگا اس کو انجام دینگے وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم جلیوش مرلوش ادنوش سلموش مرطوش میکوش
البسادرمادر فریون احیون اوامرھا لمہکا کھطلدکیھما ادحما زحما
اوام بطمہ بحت سماھا بسم اللہ ملد ثمان الرحمان ارثمان الرحیم حلیمان

سند اسمائے جلالی جو اسمار عظام سے بقاعدہ ابجد نکالے گئے ہیں

دو اسم اسمار ان میں سے لیکر ہر اسم مقرر کیے گئے ہیں اول جلالی اسم لیا گیا ہے جو تمام اسمائے
جلال سے مناسبت رکھتا ہے۔ ان سب کی اسناد اس میں شامل ہے یہ خاصہ عقربین ورد لیشوع کا
حضرت سلطان الموحدین یہیں جو غریب ہیں شریف لے گئے تھے وہاں انہوں نے اس عمل کو کیا تھا
چونکہ اس نسخہ میں اکثر دعوت پرستی غریب تعین ان کی مناسبت سے یہاں اس کو بھی درج کر دیا گیا۔
ہر عزیمت کی تین تین ہزار اسناد یں ہیں انکی کیفیت مرشد سے معلوم کرے۔

ایضاً- اس اسم کو واسطے افزائش رزق کے تین ہزار تین سو تیرہ مرتبہ ایک شب جا بر پڑھے

ایضاً- دشمن کی تباہی کے لیے سات روز تک روزہ رکھکر پرانی قبروں میں جھیکر ہر روز
ایک ہزار بار بلا ناغہ پڑھے۔ پھر خالی مکان میں آ بیٹھے۔ پڑھتے وقت دشمن کی صورت سرخ
تصور کرے۔ یہاں تک کہ سیاہ ہو جائے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ساتویں دن دشمن مرجاتا ہے
اگر دشمن کو بیمار کرنا چاہے تو سیاہ رنگت اس کی تصور کرے ایک ہفتہ میں خدا چاہے تو بیمار
ہو جاویگا مگر یہ خیال رکھے کہ کسی بیگناہ کے لیے ایسا نہ کرے ورنہ وہ تو ہلاک ہو ہی جاویگا یہ خود بھی
ہلاک ہو جاویگا اور اس کی اسیر تعویذ بیجا ہوگی۔

ایضاً- اگر اس اسم کو [illegible] کوزہ کو مار کر اس کے سینہ میں رکھکر زمین میں دفن کر دیگا اور

✓

وذالمجبار تتقو عزة طہ دیسق دحق لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار

دوسرے اسم کی سند

یہ اسم جلال و جمال دونوں کے جس سے مشترک ہے۔ اگر دشمنوں یا ظالموں کی ہلاکی کے لیئے مع شرایط اکیس روز تک ہزار بار پڑھے بیشک ہلاک ہوں۔

ایضاً اگر یہی اسم پڑھکر اپنے اوپر دم کرلے اور کسی سلطان قاہر یا ظالم جابر کے پاس جائے تو وہاں سے خوش خرم آوے کوئی اس سے کچھ تعرض نہ کرے۔

ایضاً اگر کسی کو عزیز یا ذلیل کرنا چاہے یا تو خود عمل کرے یا کسی سے کرائے لیکن اتنی مواظبت کرے کہ کام بن جائے۔ اگر اس اسم کا تصرف چاہے تو چاہیئے کہ شرایط کبیر بجالاکر تیرہ روز تک سات سات ہزار مرتبہ پڑھے۔ اگر شاہ کو گدا اگدا کو شاہ بنانا چاہے تو یہ اسم عجیب ہے۔ اگر عطارد کو مسخر کرنا چاہے تو ساٹھ دنوں میں چھ لاکھ مرتبہ پڑھے۔ سوائے ضرورت بشری کے حجرہ سے باہر قدم نہ نکالے اور نہ اس اثنا میں کسی اور اسم کی دعوت دے اور اس حجرہ میں ایک تپائی چوب انار یا دارنڈ سے تیار کرکے اسم مذکور کو لکھکر تپائی میں لٹکائے اور اس کے نیچے بخور جلائے۔ بعد تمامی دعوت مسبح ذکر میں مشغول رہے آخر کو دیکھے ایک بڑی صورت باوجاہت و ہیبت کتاب ہاتھ میں لیئے ہوئے دائرہ کے آگے حاضر ہوا در کتاب کو پیش عامل کرکے کہے حب وہ اس سے پوچھے کہ اے صاحب تیرا کیا مطلب ہے عامل جواب دے کہ میری غرض سوائے آپ کی تسخیر کے اور کچھ نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے عہد کرو کہ میری ضرورت کے وقت تم میرے مدد و معاون رہو اور سلاطین عالم کو میرا مسخر کردو اور اپنی اقلیم سے مجھکو آگاہی دو وہ جبر دیکھے گا کہ میں نے سب قبول کیا اور عامل جب بلائیگا تو مجھکو موجود پائیگا۔ اور میرے خدام کو اپنا ملازم پائیگا۔ بعد ان سب کے ایک مہرہ بشکل بیضہ کہ وہ مخطط بسبز خط ہوگا عامل کو دے (کہ نشانی عہدنامہ کی ہے) اور کہے کہ جب تجھکو کوئی ضرورت ہو تو اس مہرہ کو آگے رکھکر اسم پڑھنا پھر میرے آنے میں دیر نہ سمجھنا۔ خدا چاہے فوراً حاضر ہونگا۔ واضح ہو کہ یہ ہیکل یوسف علیہ السلام کا ہے۔

موکل یادویائیل بحق یاعد مولی تفسیرہ یامذل کل جبار عنید نقھو عز بز سلطانہ یامذل جمعہ یاجبرئیل یامیکائیل یا اسرافیل بحق احدیث وسطوت وحدت ومذل کل جبار قاھر

ھو الظاہر والباطن القابض الحافظ المنتقم الضار الممیت والجبر و علمہ و عملہ و نورہ و شہودہ و لبسترا الرحمٰن عسق ن والقلم وما یسطرون اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون

دسواں باب

ایجاد عالم کے بیان میں

کہ عدم سے وجود میں کیونکر آیا - اور ہر صفت کی قابلیت کی استعداد کیونکر پیدا کی - جاننا چاہیئے کہ جوگیان سدھ کہتے ہیں کہ اجل سن یعنے وہ جو تمام علایق و عوائق سے بترا ہے جس کو نرنجن اور لشن کہتے ہیں اصول و فروع میں کسی چیز کو اس میں دخل نہ تھا - کہ اس کا ہونا بیان کرے وہ الکہ یعنے وبے نشان تھا - آپہی ندا کرتا تھا اور صدا سنتا تھا - نہ ندا کی کوئی ابتدا تھی نہ صدا کی کوئی انتہا - کہ یکا یک نیرنگ عشق دکھائی اور اپنے حسن پر آپ ہی مبتلا ہوگیا - اپنے حسن پر مبتلا ہونا تھا کہ ندا صدا کے لباس میں آگئی - اس میں نکتہ یہ ہے کہ ندا کی ابتدا نہ تھی انتہا تھی - اور صدا کی ابتدا تھی انتہا نہ تھی - جب ندا صدا بنی تو اس میں ابتدا کی صفت بھی آگئی - اب ندا جب ابتدا انتہا دونوں صفتوں سے موصوف ہوئی تو آغاز کا سلسلہ دراز ہوا ؎

ہمہ عالم صدائے نغمۂ اوست کہ شنید ایں چنیں صدا ئے دراز پھر غلبہ محبت سے عشق کی صدا بلند ہوئی اور سلطنت سلاہت پر برہان قائم ہوئی - قبا و کلاہ وجود جس کا عدم وجود بمابر ہے صدا کو عنایت کی صدا نے (اس عطیہ سے سرفراز ہوکر) اس لباس میں ظہور کیا - صدا - ندا - کی حقیقت اور ماہیت یہ ہے کہ صدا حقیقت میں محتاج ہے اور ندا محتاج الیہ اس لئے کہ صدا پر تجلی ایک صورت ہے اور ندا اس کے معنی جیسے لفظ معنی کا محتاج ہوتا ہے - ایسے ہی صدا - ندا - کی محتاج ہے - صدا بغیر ندا کے نہیں ہوتی، ندا بغیر صدا کے ہوسکتی ہے - ندا کا وجود حقیقی ہے - مگر چونکہ بے چگونگی کے بنا ہے بغیر اس کے کہ صدا کی لباس میں آئے ظاہر نہیں ہوسکتا - اور صدا کا وجود چگونگی سے ہے اور اس میں چون و چرا کو دخل ہے - کیونکہ یہ صورت ہے اور ظل ضلالت صور سے وابستہ ہے - اس لیئے - اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ سے

اشارہ کیا گیا ہے ۔ ... جب ندا صوت کی طرف منتقل ہوتی ہے تو اُس کے محل سے جدا
ہوتی ہے سو ہزار ... پیدا ہوتی ہے ۔ جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ ندا میں معنی سر کے پائے
جاتے ہیں ۔ اور ... معنی علانیہ کے ظاہر ہوتے ہیں تو جاننا چاہیے کہ آغاز کار کیونکر
ہوا ۔ اور مدت انجام انجام کیونکر محصور ہوئی ۔ مخفی نہ رہے کہ بفحوائے کُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا
اصل خفی تھی ۔ یعنے اُس کی ذات اُس کی ماہیت سے اُسی میں مخفی تھی اور یہ ظاہر ہے کہ
معدوم وجود نہیں ہوتا ۔ جب وقت آیا تو اُس کا وجود عین ذات ظاہر ہوا اور ایک
ہستی وجود ہوئی جس میں کوئی کیفیت نہ تھی ۔ پھر محبت کی کشش نے ہر چیز میں سرایت
کر کے ایک اجمالی صورت قایم کی اور اپنا وصف آپ ہی بدل دیا اس انقلاب کے بعد
اپنے نور سے خود منور ہوا اور جب چیزیں قابلیت کا مادہ تھا وہ راہ پر آئی اور مضمون
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا کا معائنہ کیا ۔ اور اَلْعِشْقُ نَارُ اللّٰهِ اِذَا وَقَعَ فِي قَلْبِ
عَارِفٍ فَيُحْرِقُ مَا سِوَى الْمَحْبُوبِ یعنی عشق ایک اللہ کی آگ ہے ۔ جب عارف
کے قلب میں واقع ہوتی ہے تو سوائے محبوب سب کو جلا دیتی ہے) ایک وسیع محیط
میں آگیا اور چھپا اور دروازہ بند ہوگیا کہ کسی کا گذر نہو ۔ لیکن ہوا [illegible] مِنْ
نَفَسُ الرَّحْمٰنِ اندر چلا آئی اور اُس کو دوسرے لباس میں لائی ۔ اور وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ
كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ نے سب کو گھیر لیا ۔ یعنے سب نے حیات کا مضمون قبول کیا ۔ اس میں
رمز وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ پوشیدہ تھی ۔ جب اس ہستی میں اطلاق کو اطلاقت تصور کیا
اور اس کی جانب اطلاق پر نظر کی تو وہ سب سے الگ تھا اور جب ظاہر ہوا تو تقید صورت
اور اشتراک کو دیکھا ۔ دونوں کا عبارةً اور حقیقةً اس ہستی نام رکھدیا ۔ اب چونکہ تمامی
موجودات اُس میں مجمل تھیں اپنی ہستی کو پانی کی صورت میں نمودار کیا ۔
جس کو جوگی اور تمام علماء و حکماء کفار اس کو ... کہتے ہیں ۔ یعنی آب بیکران و
بے نشان ۔ ایک مدت تک اُس پانی کی صورت ویسی ہی رہی ۔ پھر اُس کا رنگ سیاہ ہوگیا
پھر سبز ہوا اور چند روز اُس طرح رہا ۔ پھر اُس پانی میں ایک درخت نیلوفری ! چار برگ
مثل غنچہ سربستہ پیدا ہوا پھر اُس کا موکل میکائیل ظاہر ہوا ۔ اُس کے پیدا ہوتے ہی
پانی کی ساری ... رہی ۔ کتنی مدت وہ غنچہ سربستہ رہا اور ... بند رہا اور
اپنے ... ماہیت ... کی سیر کرتا رہا ۔ جب وہ علم قدیم سے دانا ہوا خود بخود

کھل پڑا اور اُس سے ایک نورانی ہیبت پیدا ہوئی یعنے ذات باری تعالےٰ۔ پھر
اُس ذات وحدہ لا نے اُس درخت نیلوفری کو ہلایا۔ اُس کی جنبش سے دریا جوش میں
آیا پھر اُس سے بخارات پیدا ہوئے اور اُن کے دود سے بنکر عرش بنا اور وہ محدد الجہات
ہوا۔ پھر وہ اُس میں سمایا۔ پھر سات دفعہ اُس درخت نیلوفری کو ہلایا اور ہر بار
دریا جوش میں آیا اور ساتوں افلاک پیدا ہو گئے۔ پھر آٹھویں دفعہ اُس کو ہلایا
تو اُس سے شرارے پیدا ہوئے اُن شراروں سے کواکب پیدا ہوئے پھر وہ اپنی اپنی
جگہ پر پہونچ گئے۔ پھر اُس نے درخت نیلوفری کو ہلایا اُس کی حرکت سے عرش
حرکت میں آیا اور اُس نے پانی پر قرار پایا وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ اسی سے
اشارہ ہے چونکہ عرش کو جو اب تک حرکت ہے یہ اُس دریا کی جنبش سے ہے۔ پھر
اُس نے درخت نیلوفری کو ہلایا اُس سے عنصر چار پیدا ہوئے یعنی زبان آتش
پیدا ہوئی۔ پھر اُس درخت سے نیلوفر پیدا ہوا اور وہ جو زمین و آسمان ایک
جا تھے جدا جدا ہوئے۔ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا وہ شقیں ہوئیں۔ پھر اُس
درخت کو ایسا ہلایا کہ اُس سے تمام پانی مکدر ہو گیا۔ اُس سے ایک یاقوت پیدا
ہوا۔ مگر پانی مکدر ہی رہا۔ پھر وہ آب بصورت دُنیا بنا اور وہ ہلانے والا فریفتہ ہوا
پھر یاقوت نے اُس درخت نیلوفری کو ہلایا وہ سب پانی جم گیا اور ربع مسکون پیدا
ہوا اور درخت نیلوفر پوشیدہ ہو گیا اور اُس کے ساتھ ہی وہ ہلانے والا
بھی چھپ گیا۔ پھر چند مدت کے بعد بصورت عورت ظاہر ہوا اُس عورت نے اُس
یاقوت کو اُٹھالیا اور اپنے ہاتھوں میں لے کر اُس کو خوب ہلایا یہانتک کہ وہ جوہر محو
ہو گیا اور اُس کی ہتیلی میں تین آبلے پیدا ہوئے اُس نے اُن تینوں کو آواز دی
اُن آبلوں میں سے ایک ایک شکل انسان اس نام کی ظاہر ہوئی برہما بشن مہیش
اُنہوں نے خوب ریاضت کی اور وہ آبی جو شکل عورت ظاہر ہوئی تھی غائب ہو گئی
اُنہوں نے ایسی ریاضت کی کہ کوئی جگہ اُن سے خالی نہ بچی۔ جب وہ سلوک
کی ہر منزل سے گذر چکے تو ماہیت اصلی کو پہونچے اور مقرب حضرت عزت ہوئے
چونکہ وہ وجود طبایع رکھتے تھے اس لیئے وہ گم ہو کر اپنی اصل سے جا ملے اور
دُنیا کو چھوڑ دیا۔

پھر ایک مدت کے بعد ایک درخت لکھمن اُس جگہ پیدا ہوا جہاں وہ درخت نیلو فر تھا۔ پھر وہ درخت بعد تین سو اکسٹھ سال کے دو پھل لایا۔ ایک تنہ درخت میں لگا دوسرا اُس کی جڑ میں۔ جو تنہ درخت میں تھا اُس سے پھٹ کر ایک بوزنہ پیدا ہوا۔ پھر چالیس دن کے بعد دوسرا پھل شگفتہ ہوا اور اُس سے تین صورتیں انسانی پیدا ہوئیں رَج تَم سَتم رَج نے اپنے کو برہما کہا۔ تَم نے اپنے کو بشن کہا۔ سَتم نے اپنے کو مہیش کہا۔ اِن تینوں شخصوں نے اُس درخت کے نیچے پرورش پائی۔

واضح ہو کہ رَج اصطلاح میں تمامی احکام شرع کو کہتے ہیں۔ اُس مرد نے تمام احکام خدا کو ظاہر کیئے۔

تَم سطوت وجود کو کہتے ہیں کہ قوت جلال عظمت سے موجود کے وجود میں لایا۔ اور سَتم اُن کی اصطلاح میں برابر کو کہتے ہیں۔ جو کچھ کہ حد اعتدال تھی اُس کے طفیل سے ظاہر ہوئی اور قرار پکڑی۔

برہما و بشن نے چند مدت کے بعد غلت اختیار کی۔

مہیش نے ناپیدائی سے مُنہ باہر نکالا اور نظارہ کر کے اپنے آپ پر فریفتہ ہو کر عاشق ہو گیا۔ چند مدت بیقرار رہا۔ پھر بفرمان خدا اُس کے پہلوے چپ سے جس پر وہ عاشق ہوا تھا ظاہر ہوئی۔ اور یہ ہوشیار ہوا اور اُس کو آنکھ اُٹھا کر دیکھا۔ پھر ایسی ٹکٹکی باندھی کہ ستر ہزار برس تک اُس کو دیکھتا رہا۔ پھر ایک مدت بعد اپنے ہوش میں آیا۔ پھر وہ درخت وقواق یعنی لکھمن بار آور ہوا اور اُس سے ایک تخم نکلا اور وہ دنیا میں بھیجا گیا جس سے سب قسم کے درخت پیدا ہوئے۔ پھر وہ درخت بار آور ہوئے۔ اور اُس سے تمام جنس حیوان کے ثمر پیدا ہوئے۔ جب وہ کمال کو پہونچے تو پھٹ کر تمامی حیوان اُس سے ظاہر ہوئے اور جو کچھ کہ مادہ ایجاد عالم کہ جنس موالید ثلثہ سے تھا ظہور میں آیا۔ اب وہ درخت بہشت میں ہے اور اُس کا پھل یہ انسان ہے جو کچھ کہ فیض تھا تمام ہوا +

لطائف الحق

ترجمہ اردو

نکات الحق

یہ وہ مفید اور نتائج خیز کتاب ہے جس مین اون اسرار و نکاہتا کا کافی طور پر حل کیا گیا ہے جو فلاسفر صوفیہ کا بہت بڑا معرکہ گاہ ہے ۔ جو اصول صوفیہ خفا کے پردہ مین چھپے ہوئے تھے اور جنپر آج تک فیلسوف فلسفیون کی عقول کا قابو نہ چلا تہا وہ اِس چھوٹی سی کتاب مین بڑی آن بان کے ساتہ مفصل و مشرح مندرج ہین جسکے مطالعہ سے ہر ایک حیثیت کا آدمی اپنے مذاق کے مطابق اس شریف علم سے کافی حصہ لے سکتا اور ایک بڑی دلچسپی حاصل کرسکتا ہے کیون نہین ایک فاضل اجل عالم بے بدل کے عرالیس افکار کا نتیجہ یہی ہے ۔ کس کا؟ جناب قدوۃ العلما رشیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا ۔ کس زبان مین؟ ۔ فارسی مین ۔ جسے خادم قوم نے رفاہ عام کے لئے دہلی کی ٹکسالی زبان مین ایک مشہور و معروف مترجم سے ترجمہ کراکے بڑی عمدگی اور ستہرائی کیساتہ چھاپا ہی اسکی پوری کیفیت مطالع سے معلوم ہوسکتی ہی قیمت علاوہ محصول (۶ر)

اطلاع

— ❖ —